

میر میر

RARE BOOK
CHECKED - ISSUED

Checked
1987

ایک لکھ سو اسی ہزار روپے

اردو زبان کی صاف ستھری اچھوتی پاکیزہ و جامعہ نظم میں تعلیم نسوان کی

۲۰۰۶
۱۳۳۸



پہلی کتابی

ریاض فیض

مکتوبہ

تثنوی کا ۱۹۱۳ء

مفت خواجہ شمس الدین عظیمی

طبع لاہور

CHECKED 1995

NOT TO BE ISSUED

4
A5
B5
A4

ذرا دیر بھی توجہ فرماتے

مستقر ناظرین یا میری چھپائی اور علمی کا انداز تو آپ نے اس ناخیر پہ پہ کھانہ اور ملاحظہ
 معلوم کر لیا ہوگا۔ اب میں آپ کی عالیجنابت میں اس قدر عرض کر چکی اور جرات کرتا ہوں کہ
 زمانیکے رنگ کی موافق ایک تسمہ میں حسرت و افسوس آمیز حالت موجودہ اسلام
 باطلہا مناسب دیگر فرقہ ہاں مقلدین پر بھی نہایت آزادانہ خیالات اور بلا تعصب پر
 میں لکھتا ہوں اور گویا قریب ختم ہو چکے تقریر یا چہ سو بند ہونگے۔ صرف چھپنے
 دیر ہی جبکہ سی کاغذی ہی تقطیع ہی چھپائی ہی خط ہوگا۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ
 ملاحظہ فرمائیگا۔ زیادہ چٹین چٹان تو میں اس کی نسبت بیکار محض سمجھتا ہوں الا
 کہ آپ انشاء اللہ اسے بہت پسند فرمائیں گے کیونکہ ع۔ رنگ خود بول اٹھکا گیا
 اچھا ہے۔ اور زبان کے متعلق تو اسی قدر عرض کرنا کافی ہے کہ میں ابتدائیں جناب
 صاحب محرم موصوفی ارشد تلامذہ جناب میر تقی میر صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ کا اور ان کے بعد آخر
 جناب میر خورشید صاحب محرم موصوفی کا شاگرد رہا ہوں جن صاحب کو اسکا اشتیاق
 اطلاع دینا کہ بوقت شائع ہو کر ان کی خدمت میں ارسال ہو قیمت بد پیشگی سواری ۱۲
 روپیہ ہوگی اور اگر حصہ کر کے چھپو تو بد پیشگی ۴ روپیہ یا بعدہ ۶ روپیہ ایک دوسری شنی بھی
 مفید مضمون کہ یہ میں لکھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ بھی بعد سے جس پر یہ ناظرین ہوگی۔
 اگر تمہارا گستاخ خواجہ شہر حسین بشیر مضمون قصیدہ نور عالم اور دیگر کتابیں لکھیں گے

فوق تصنیف محفوظین کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھائینگے

۲۰۰۱ شوال ۱۳۳۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله والمنته درین ایام فرخنده فرجام کتاب

سایه فیض انوار

معروف بہ

مثنوی کا شمار

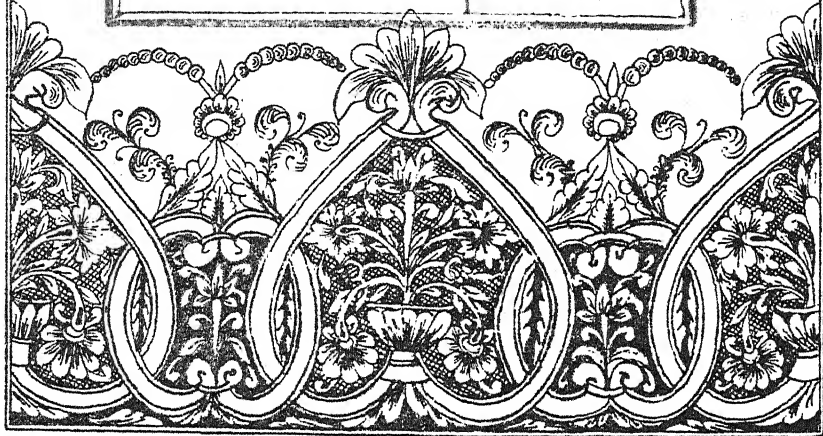
مصنفہ خواجہ بخش حسین مختص بشیر نکیبوی

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْوَثِقُ الْكَافِي

یہ سنانہ اور بلا خط
جرات کرتا ہوں کہ
ت موجودہ اسلام
نا اور بلا تعصب پر
ہونگے۔ صرف چہ
ت بہت جلد آپ
س سمجھتا ہوں اللہ
بول اچھیکا کہ
ابتدائیں خیاب میں
اس کا اور کو بعد آخر
جن کو اسکا اشتیاق
بیشکی سواری
بدری مثنوی بھی
یہ ناظرین ہوگی
ناپناگ ضلع بک

ول بار ۵۰۰ جلد جس کتاب پر مصنف کی مہر و تختہ نمونہ و مال سرودہ ہر کسی خریداری و تصانیب لازم ہو (علاوہ معمولی)

۱۸۱۴۶	داغ نمبر
۲۵۱ ح ۲	فن نمبر
۷۷۶۷	کتاب نمبر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>کیا بھلا جرات کرو نہیں جہد کی قاصر و سکی مدح میں ہر زبان کیا کوئی جانے صفات کبیریا وصفِ امجد جب کرے رب العلا اس سے بھی ماہر نہیں کوئی ذرا ایسے ہی مدح امیر المومنین کب کوئی اس سفر سے آگاہ ہی مدح آل پاک بھی آسان نہیں اون کا خود مداح ہر رب و دود</p>	<p>چھوٹا منہ اور بات ہی کتنی بڑی خالق یحیون کہان انسان کہان بس میں واقف مصطفیٰ یا مرتضیٰ میں ہوں سرگرم شاکیا منہ مرا دو جہان میں جبر خدا و مرتضیٰ ہی بہت دشوار و مشکل شک نہیں یا نبی واقف ہیں یا اللہ ہی میں وہ سب مقبول رب العالمین سب کو ٹھنڈا چاہتی اون پر درود</p>
---	--

سبب تصنیف و عرض مصنف

عاجزانه بعد تسلیمات کے
 نشر کا قصہ تھا اک یہ پیشتر
 ویکھ کر اسکو مفید خاص عوام
 نظم ہو کر یہ بطور مشنوی
 ذی شرف احباب سے خوشوار
 تو وہ سب خوش ہو کے فرمایا
 پھر تو اون احباب کا سکر مقال
 چند روز نہیں بغض کیا
 ملک میں جو لوگ دانشمند ہیں
 از رہ الطاف وہ سب ذی عقول
 لکھتوں میں جاری فرمائیں اسے
 پائیں کچھ اسمیں کیجا اگر قصور
 قدر دان سرکار عالی جاہ بھی
 ڈاکٹر کٹر ہیں جواب تعلیم کے
 اگر توجہ خاص وہ فرمایا
 عرض ہوا باب صدق و علم سے
 ناگہان اسپر پڑی میری نظر
 اس ارادہ نے کیا دلین قیام
 تو سوار غبت ہو خاص عوام کی
 مینے اپنے اس ارادہ کا لیا
 اسکو مشفق جسد پورا کیجئے
 ہو گیا ادونا مجھے اسکا خیال
 مشنوی میں نظم اسکو کر دیا
 اونسے اب امید یہ رکھتا ہوں میں
 کر کے اس ناچیز زہد کو قبول
 لڑکیوں لڑکوں سے پڑھوائیں اسے
 عفو فرمائیں بہ الطاف و سرور
 ہی یقین چشم کرم فرمایا گی
 بین خلیق و عالم و فاضل ٹرے
 تو مطالب دے سب برائے ننگے

اختیار اسکا ہے بس حاصل انہیں
 پھر تو عام و خاص اس کے کر کے پسند
 دن بدن مقبولیت ہوگی سوا
 عاقلہ کی عقل آرائی کا حال
 کوئی صاحب ہوں جو اہل نکتہ چیز
 میں نہ شاعر ہوں نہ شاعر کا پر
 جانتے ہیں علم والے سب مجھے
 تھی جو کچھ موزون طبیعت قدرتی
 حسن کچھ اسمیں نہ رنگینی ذرا
 جیسا لطف شاعرانہ چاہتے
 کیونکہ یہ کچھ درد کا قصہ نہیں
 نہ کہانی ہے یہ وصل و مجر کی
 ہاں مگر ہے کار آمد اک کتاب
 گو کہ ہے ظاہر میں قصہ سرسبز
 میں مطالب اسکے ساری سووند
 گر کہیں کچھ ہوزبان کے برخلاف
 روزمرے ہوزبان و انون کی کہیں

جز تو تسلیم مدار سبھی کرین
 فائدے اسکے ہونگے بھر مند
 شوق پھیلے گا حصول علم کا
 ہوگا دستور العمل اک ہمیشہ
 شاعری کا کچھ مجھے دعویٰ نہیں
 نہ عرضی قاعدوں سے باخبر
 کچھ نہیں ہو سکتا کو بہر علم سے
 اسلئے نگینہ کی ہے واقعی
 نے صنائع نے بدائع مطلقا
 وہ کہیں ہرگز نہ اسمیں پائے
 اسمیں مطلق عشق کا جھگڑا نہیں
 نہ کہیں کچھ عاشقانہ دلگی
 جسمیں ہیں طرز تمدن لا جواب
 پر بہ باطن ہی یہ اک کان گہر
 جنکو سب فرمائینگے دل سے پسند
 از رہ الطاف فرمائیں معاف
 حاشا للہ اونسے ناواقف ہوں

مین زبان والا نہ ساکن اونین کا سادہ دل ہوں اک میں قہسالی بشہ ہر حکمت اک جو قصبہ ہند میں قبچون سی فرما کے ہر جا در گذر یہ غرض اس سے نہیں حاصل ہونا نہ زبان دانوں کی خدمت میں رہا بے تکلف بے تصنع سر بسر اوس کا ساکن ہوں نظر سپر کرین بس کہیں اسکے مطالب پر نظر بلکہ پائین فائدہ سب خاص عام	
--	--

انعام داستان

اب سین اک داستان بنجام عالم وہاں پہ اک تاج تھا با سامان خست روز و شب کرتا تھا یاد کردگار تھی اوسے ہر طرح کی راحت بہم لیکن اک یہ فکر رہتی تھی سدا روز و شب ہوتا تھا اس غم میں بلول کہتا تھا دولت تو کی تو نے عطا دولت و شمت عنایت کی ہو گر تا وہ لطف زندگی ہو سر بسر راندن وہ سوچا کرتا تھا مال	ہند میں اک خطہ ہے کشمیر نام نام نامی جس کا تھا فیروز بخت چل رہا تھا خوب اوس کا کاروبار دل میں کچھ رکھتا تھا دنیا کا غم کوئی بیٹا تھا نہ بیٹی مطلقاً عیش و راحت سر گیا تھا دل سے بھول اس کا وارث پر نہیں اکو بریا تو مجھے دے فضل سے اپنے پسر نہ شطرم دولت کا ہو لب پیر کا ہش جان تھا اوس کا خیال
---	--

کرچکا اٹھسارین وجہ سلال
 تاجرون کا قافلہ اک ناگہان
 یہ بھی اسباب تجارت اپنا تب
 ساتھ اونکے بے تامل ہو گیا
 روز و شب جاتا تھا وہ سب قافلہ
 چلتے چلتے راستے میں ناگہان
 تھا جو شاداب و وسیع و خوش فضا
 دیکھا جب فیروز نے یہ بوستان
 طبع اسکی رنگ پر شاغل ہوئی
 جتنے تھے خند اہل کا دان
 بے تامل ستے ہی اس حکم کے
 تھے تھکے ماندی بہت اہل سفر
 صبح کو فیروز بخت پارسا
 ساتھ لے کر پھر فقیون کو کام
 دیکھ کر صناعتی پروردگار
 واہ وا کیا کار سازی عجیبان
 صبح کا عالم عجب ہی نور کا

اب ذرا آگے سنیں سب کا حال
 روم کو بہر تجارت تھا روان
 بار اوٹون پر کر کر سب کا سب
 اور امیر کاروان بھی یہ ہوا
 کاٹا منزل منزل راستہ
 ملک یا رشک ارم اک بوستان
 جسکی راحت خیر تھی آب و ہوا
 پھر گیا نظرون میں جنت کا سامان
 سیر کو بیساختہ بادل موعی
 حکم شب باشی دیاسب کو وہان
 خیمے سب یک تخت برپا ہو گئے
 رات کی وہاں سب نے اسے بے
 اوٹھکے یا دیکھ کر یا کرنے لگا
 سیر گلشن کو چلا وہ نیک نام
 کہتا جاتا تھا یہ سب بار بار
 کیا سہانا وقت ہی اور کیا سنا
 جس سے غم کا فور ہو رنجور کا

ال
 ن
 ب
 ہوا
 استہ
 ان
 و ہوا
 مان
 ح ہونی
 وہاں
 پانچو
 کے بس
 نے لگا
 نام
 بار بار
 لیا سنا
 ور کا

مشک بنیر و عنبرین ہر سب ہوا
 چل رہی ہے ناز سے باد نسیم
 ہے عجب دلچسپ گلشن کا سماں
 دو نون آنکھوں میں طراوت ہے نور
 صبح خیزی سبزہ خواہید کی
 کیا المکنے کی ہر کوسون تک بہا
 سبزہ پر شبنم کے قطرے ہیں عیان
 جاجا پانی کی نہرین میں روان
 میں درختوں کی قطارین ہر طرف
 جھوکر شاخیں درختوں کی تمام
 سرو آزادانہ ہی سیدھا کھڑا
 پتے ہلتے ہیں ہوا سے ہر گہری
 سبب و بہ آمرو و تارنج و انار
 جاجا پھولوں کی نیل رنگی سی بھی
 نسترن - بیلا - چنیلی - موتیا
 ہر گلچہ باقاعدہ ہیں زیرِ باغ
 پہنے ہیں پھولوں کا گہنا ڈالیاں
 جان و دل جہر سے ہوتے ہیں فدا
 مست ہے رفتار آزاد نسیم
 گر گیا نظروں سے گلزارِ جنان
 روح میں بھی تازگی کا ہے وفور
 طالع بیدار کی سہم ہوئی
 فرش محفل کا سماں ہو آشکار
 یا ہوا ہی ابر رحمت و رفشان
 جھنڈے ہی شاداب سارا بوستان
 سبز پوشانِ جنان ہیں صاف بھف
 کر رہی ہیں سجدۂ رب کرام
 صانع نیکتا کا دیتا ہے پتا
 ہی پھولوں سے باغ کی زینت بڑی
 چار سو ہونکے رنگوں کی بہار
 باغین اک آگ سی ہر لگ ہی
 سوسن - وجوہی - گلاب - کیوٹا
 جنکی خوشبو سے معطر ہیں دماغ
 میں شرابِ حسن سے متوالیاں

<p>پچھے بیل کے ہیں سب دلفریب فاختہ - دراج - مینا - اور لوے ہر کسی جانب صدائی پی کہان ایک سمت آوازہ حق سرہ رہتا مرغ سحر کا شور ہے ناز سے پھرتے ہیں کیا ایک ہی حسن و خوبی سے ہر صحر اسنیال</p>	<p>ستے ہی جنگو اوڑے صبر و شکیب کیا پیاری بولیاں ہیں بولتے او کہیں یا ہو کے نعرہ دستان اک طرف جاری زبان پر تو ہی تو وجد میں رقص ہر اک مور ہے خوشخرامی پر فدا جسکے پری پھر رہی میں چو کڑی بھرتے غزال</p>
--	--

اشنامی سیر باغین فیروزخت کی اتفاقہ ایک فقیر خدا
 سیکے ملاقات ہونا اور زبانی اوسکے شردہ پیدائش
 دہتر سکر وطن کو مراجعت کرنا اور پھر قبل فقیر ہو ہوتا ہونا

<p>مچھو کر ان غرض وہ دیشعور دور پہنچے قافلہ سے ایک بار دیکھا ہی اک خانہ خشیوش ومان متقی پرینر کار و حق شناس</p>	<p>دیکھتے سب صنم صانع کا ظہور پایا نورانی مقام اک پر بہار پیر مرداوسین میں اک جلوہ کنان تن میں نورانی فقیر ایل لباس</p>
--	--

غرق بحر معرفت میں جان و تن
سر کئے نچا و زانو با ادب
رخسے ہیں روشن بزرگی کے نشان
میں ملک بیت بشر بے اشتباہ
ساری تلکے میں ہر جلوہ طور کا
دیکھ کر فیروز نے حال تمام
چونک اویھے القصد وہ عالی جناب
سے کہاں تیرا مکان کیا نام ہے
کیون بیان تکلیف کی ایسی حب
بولا وہ فیروز ہے عاجز کا نام
فضل ہو کر ناتی تیوم کا
دیکھ کر یہ سبزہ اور ٹھنڈی ہوا
پانی جو اس دم ہوائے خوشگوار
دیکھتا قدرت کی سب صنایع ان
خوش نصیبی سے زیارت ہو گئی
سنکے یہ بولا وہ پیر نامور
تیری آنیسے طبیعت خوش ہوئی

تسلم حیرت میں بید غوطہ زن
کرتے ہیں خاموش بیٹھے یاد رب
سر سیر عرب و جلال حق عیان
نیک یوں چٹکی بشرہ ہی گواہ
رحمت حق سے ہر عالم نور کا
سامنے آکر کب جھک کر سلام
سراوٹھا کر یوں کیا اوس خطاب
کسی جگہ کا قصد ہی کیا کام ہے
سرفرازی گدا کا کیا سبب
خطہ کشید رہنے کا مقام
قصد ہے بہر تجارت روم کا
کل سے یہاں اوترا ہوا ہی قافلا
نکلا فرحت کے لئے یہ خاکسار
خدمت سامی میں پہنچا ناگہان
آپ جیسے اولیاء اللہ کی
کی کرم بخشی گدا کے حالیہ
رکھے رب زندہ تجھے با صد خوشی

لیکن اس ناچیس کو اسی پارسا
 اولیا کے ہوتے ہیں درجے بلند
 اپنے کو لائق نہ پایا جب ذرا
 سسکے یہ فیروز بولا اسی جناب
 کوہ و صحرا میں ہیں جو نامدار
 بولا وہ تیرا اگر ہے یہ چنیال
 بلکہ جو دنیا میں رہتے ہیں فقیر
 اور جو کوہ و دشت میں آکر رخصا
 جب نہ پایا نفس پر قابو کچھ آہ
 بولا بیہ صحرا کے ہیں جو راہگیر
 بولا وہ کامل تو ہوتے ہیں مگر
 صحبت احباب سے بھی بلغیب
 بولا دنیا میں جو ہیں مقبول رب
 بولا وہاں ہیں وہ ایسے ہی فقیر
 مرتبے اونکے بڑی ہیں پیش رب
 اور وہ باوصفیکہ دنیا دار ہیں
 خواہشات نفس سے ہیں بھاگتے

تو نے اتنی اولیا آئند کہا
 ہے نکتہ ایہ گدا اسی رحمت
 چھوڑا دنیا کو بھیان آکر رہا
 اولیا تو اون کا ہوتا ہی خطاب
 اور کرین غفلت میں یاد کر دو گار
 واقعی راہ خطا پر ہے کمال
 میں وہ بے نفس و شجاع و دستگیر
 ہٹی انزول وہی اسے پارسا
 چھوڑ کر دنیا کو لی جنگل کی راہ
 کیا وہ کچھ کامل نہیں ہوتے فقیر
 باہمہ و بے ہمہ سے بی خبر
 اور سب فیض بھی ہیں احمیب
 کیا زن و اولاد والے ہیں سب
 ظاہر احتجاج باطن میں ایسے
 طاعت خالق میں ہیں مشغول سب
 حرص دنیا سے مگر سیرار میں
 دیدہ و دل بھی ہیں اونکے جاگتے

صبر و تسلیم و رضا پر استوار
 اہل دل ابرار ز اہل مدنی
 کتخ دانی کا ہر اونکے یہ سبب
 پیدا ہوں جائز طریقے سے پس
 سیکھیں وہ دینی و دنیاوی علوم
 علموں کا ہو عیان ہر بات سے
 سنکے یہ فیروز نے کی عرض پو
 بلتھی ہوں میں کہ خدائیں رہوں
 طاعت خالق ہر اب دس قبول
 بولاتب و رویش ای عالی نسب
 کیا رہیگا ساکن صحر کے ساتھ
 و معان نہارون بندگان کبیرا
 حق تعالیٰ کی یوں ہی دولت عطا
 عرض کی اسنے کہ شکر ذوالجلال
 پر کوئی وارث نہیں ایسا مرا
 بندگان حق کی جو خدمت کرے
 اسلئے اب یہ ارادہ ہی مرا

شکر خالق ہر مصائب میں شعار
 ہر غرض ہر طرح سے کمال وہ ہی
 تا ادا ہو سنت محبوب رب
 ہو زیادہ امت خیر البشر
 ہر طرف اونکی دو عالم میں ہر موسم
 فیض ہو دنیا میں اونکی ذات سے
 راست ہی یہ بات پر ای ذی فنون
 کیا ہو دنیا میں اُدھر جو رخ کروں
 نعمتیں عقیقی کی ہوں تہا سب قبول
 کہ چکا ہوں میں ابھی تجھے سبب
 حق پرستی خوب ہو دنیا کے ساتھ
 فیض تجھے پاتے ہیں صبح و مسا
 تاکہ ہو تجھے غیر ہوں کا بھلا
 بخشنا ہو مجھ کو بہت مال و منال
 منتظم اس کا جو ہو بعد فنا
 نام میرا جس سے دنیا میں چلے
 راہ حق میں دون یہ دولت لٹا

س
 ر
 ل
 ر
 ب
 و
 ک
 ا
 ر
 م
 ا
 ل
 ت
 گ
 ی
 س
 ا
 ہ
 کی
 راہ
 ن
 ف
 ق
 ی
 ر
 س
 ی
 ب
 ہ
 ب
 ی
 س
 ب
 ی
 م
 ج
 ا
 ت
 ج
 ت
 ج
 ت

چھوڑ کر دنیا کو خدمت میں رہوں
سنکے اسکی ناپسندی کا یہ حال
استغریب دل نہوای خوش نصیب
رحم ہو گا تجھ پہ حق کا عنقریب
سہ لہتا اقبال مند و دوی علوم
پائے شہرت عاقلہ کے نام سے
ہونگے اوس سے ایسے ایسے نظام
سنتے ہی بہہ مژدہ جان بخش تب
فرط شادی سے بڑھا خون بدن
کہتا تھا حق سب کا ہی حاجت روا
آج کے دن کی خوشی میرے لہو
حاضر خدمت ہو کیا یہ غلام
خوب خوشخبری سنائی آپ نے
سنکے یہ بولادعا و بکرگدا
پھر تو مجھ پر ایہ نصبت ہو کر تب
قافلہ کے ساتھ شب بھر وہاں ہا
الغرض فیروز بخت نیک نام

آپ کے ہمراہ یا وحق کروں ؟
اس طرح گویا ہوا وہ نیک فال
شکر یہ حالت میں کراست کا
ایک بیٹی پائیگا تو خوش نصیب
ہوگی جسکے حسن کی عالم میں وہوم
بادشہ بیگم جوانی میں بنے
جسے راحت پائیگی خلقت تمام
ہوگئی فیروز کی حالت عجب
پھولا جامہ میں سنا تھا نہ تن
شکر کس منہ سے کروں اوسکا او
کم نہیں کہ پہ شادی نورور سے
و انکے مقصد ہو گئے حاصل تمام
عرب گذریگی اطمینان سے
اچھا بیٹا اب زیادہ مت سنا
آگیا خیمے میں اپنے باطرب
بھروسہ نہ صبح ہوتے ہی ہوا
نامور شہر و نہیں پھر کس صبح و شام

ہر جگہ بیس و شر کرتا ہوا
 جگہی تھی تن پہ جو گرو سرف
 راہ خالق میں بہت سامان و زر
 کر کے یار و نکو شریک دل لگی
 لطف نواح اور رنگ کا ہوتا رہا
 شام سے جا یہ تھا آراستہ
 خاصہ گہرین سے کیا با طلب
 دس بجے شرب کے اونھیں بخت کیا
 تھا عجب فیروز ایکم وکیل
 پہنچی تھی سیر چل سالہ بھی
 فی الحقیقت تھی وہ اس درجہ حسین
 حسن و لکش اور ایسی پارسا
 دونوں کو آپس میں الفت تھی کمال
 جب ہوا بیت الشرف میں جلو گر
 سار کے لہجہ میں بی بی نے کہا
 اب کے یہ کس طور سے گذر اس سفر
 ہر جگہ کیسا رہا بیس و شر

آخر اپنے گہر کو واپس آگیا
 غسل کر کے بدلی پوشاک و گر
 بانٹا محتاجین کو دل کھول کر
 رات کو محفلِ پیکی جشن کی
 دسے اندوہ سفر دہوتا رہا
 نوی بجے شب کے کیا برخاستہ
 تھے مصاحب بھی شریک نوش و شرب
 اوٹھ کے پہر باہری گہرین کو چلا
 فضل حق سے رکھتا تھا حسن جمیل
 رکھتا تھا زو جہ بھی اک شک پی
 جس سے شرمندہ ہو خورشید مبین
 بامروت نیک خدمت با حیا
 ہر دم اک کو دوسرے کا تھا خیال
 اپنی بی بی سے ملا دل کھو لکر
 حال تو کہنے مزاج پاک کا
 اور ہوا کس کس ولایت میں گذر
 نفع کیا مال تجارت سے ہوا

<p> پیار کی باتیں سنی اوسنے چیب مین بغضِ رب بہت اچھا رہا راحت و آرام سے گزرا سفر ملکِ مصر و روم و ایران و حلب کم خریدا سال اور تھوڑا بکا بولی اک حیرت سے تب وہ نیک فال مہربانی حال پر ہوگی مرے پیش آیا ایکے کیا ایسا سبب ہنسکے تب فیروز نے اوس سے کہا تو میں اک خردہ سناؤں دلیر روح کو حاصل ہو فرحت اور سرور سنکے یہ بولی وہ مشتاق نوید جو مری چیزیں ہیں وہ ہیں آپ کی سوچ کر یہ میں بہت حیران ہوں گو کسی قابل نہیں بے بود ہوں خوش ہوا فیروز یہ سنکر کمال گھر کی چیزیں جتنی ہیں اسی سے لے </p>	<p> اس طرح کہنے لگا میں ورتب شکر خالق ہو نہیں سکتا ادا کامیابی و خوشی سے آیا گھر اس سفر میں کہو نہ ڈالے سیکے سب فائدہ حاصل کرے حد ہوا مجھ کو یہ سنکر تعجب ہی کمال سطلع کیجے مجھے اس بات سے آپ کے اوپر ہوا جو فضلِ رب کچھ اگر انعام دواؤں سے لقا جسکو سنکر دلو ہو حاصل شکیب رنج سب کا فور ہوا سے دلشور مجھ سے کس شے کی ہو صاحب کو لید ایکلی چیزیں جو ہیں وہ ہیں مری آگے کیا چیزیں ہیں انعامِ دون پھر بھی میں ہر طرح سے موجود ہوں بولا کیا الفت بھرا ہی یہ پتال ہیں میان بی بی کی سہیں شک ہو کیا </p>
---	---

جس سے ہمدردی الفت ہو بیان
 عزت و حرمت کا بی بی کی کمال
 ہاں کچھ اب حال سفر تکھے بیان
 اس طرح کہنے لگا بی بی سو حال
 اک ملا شاداب و نورم بوستان
 جو نہایت برگزیدہ تھا فقیہ
 بیٹی دیگا تجھ کو اک رب علا
 سلطنت بھی پائیگی اک دن ضرور
 ہو گئے اسکے رخ خوان میں خاص عام
 پائیکا قول گدا اک دن ظہور
 اس سفر میں منفعت سجد ہوئی
 کھل گئی گل کی طرح وہ پار سا
 اپنے جامے میں سما سکتی نہ تھی
 پیار کی باتیں تھیں شوہر سے عجب
 گزری عیش و راحت و فرحت کیساتھ
 ہو گئی حاصل اویسی شب کو امید
 ہو گئے سامان شادی و طرب

چاہتے بی بی کو ایسا ہی گمان
 مرد کو بھی چاہتے ہر دم خیال
 بولی تب اصرار سے وہ خوش بیان
 سنکے یہ فیروز بخت خوش خصال
 جھکوا شنائے سفر میں ناگہان
 او میں دکھلائی دیا اک مرد میر
 دل سے دی ہو اس نے مجھ کو یہ دعا
 ہوگی جو اقبال مند و ذی شعور
 عاقلہ شہو ہوگا اوسکا نام
 سولہ قین دکھو مرے ہی یہ ضرور
 وجہ یہ اس شگون نیک کی
 مژدہ راحت فرما یہ جب سنا
 پھولی ایسی اس خوشی سے اوس گہری
 استقدرد لکو ہو حاصل طرب
 مختصر یہ ہے کہ دونوں کو وہ رات
 راوی لکھتا ہے یہ مضمون نوید
 نو مہینے میں ہوا یہ فضل رب

نب
 مادا
 س
 سب
 مد ہوا
 ال
 تے
 ب
 لقا
 ب
 شور
 الوید
 سری
 ون
 ہون
 سال
 ہو کیا

<p> اختر بیج حمل پیدا ہوا ہر طرف اوس شہر میں یہ غل اٹھا شاد و خورم ہو گئے چھوٹے بڑے گھیریں چپ چاگیت کانیکا ہوا سطر زہرہ جبین گانے لگے سلسلہ خیرات کا جاری ہوا جو کوئی تھا دلین اپنے شاد تھا سب کو تھی ایسی خوشی بے انتہا اب سناؤں آپکو لڑکی کا حال پرورش کو دایان مامور تھیں تھا ہر ایک کو اس قدر اسکا خیال کرتی تھی جو شے طلب بان باپ سے </p>	<p> گو صبر و جنت سنا لگیا حق نے کی فیروز کو مٹی عطا شادیاں جشن کے بچنے لگے رقص کی محفل ہوتی باہر سپا شادمان انعام سب پانیلکے مال محتاجین کو بٹنے لگا ہر طرف شور مبارکباد تھا جشن کا سامان مہینوں تک ہا پل رہی تھی ناز و نعمت میں کمال سب کو اسکی خاطرین منظور تھیں دل پہ کچھ میل آنے پا ہی کیا مجال ہوتی تھی موجود اس کے واسطے </p>
---	--

ذکر تعلیم اور فواید تعلیم

<p> ایک دن کا یون لکھا ہی ماجرا باپ کے حجرے کو آئی مسجد م تنہی بچشتا تھا جو اسکو عقل و ہوش </p>	<p> ہشت سال حب ہوتی وہ مر لقا لکھ رہا تھا کچھ وہ مرد ذی ہم بعد تہیات بیٹھی وہ نہوش </p>
---	---

یا
طا
لکے

یا
بلکے

لکا

ما دتھا

ما

نکال

وتین

یا محال

واسطے

وہ مر لقا

ذی ہم

موش

اور پھر کوئی نہ اوسنے بات کی
جبکہ وہ تحریر سے فارغ ہوا
اچھے ابا جان میں تپ پڑا
پیارے اوسنے دیا اوسکو جواب
بولی وہ لکھنا ہی کیا شے امی پیر
اسکی خوبی کی زمانہ میں ہی دہوم
ہم ہمیں تباہین خاص اسکا مال
بولی یہ ہی لکھنے پڑھنے کا جو کام
بولات ب فیر و مر و نیک پے
جسکے بن دنیا کا کوئی کام بھی
پڑھنا آنے سے فقط انسان کو
ابتدائے دہر سے جو حال ہیں
یا کہ قرآن اور احکام خدا
یا قوانین شہانِ عزمین
بس کتابوں میں یہ سب مرقوم ہیں
لکھنا آنے سے یہ ہوتا ہی مال
کہو لقا ہی دوسرے انسان پر

غور سے تحریر کو تکستی رہی
اسطرح کہنے لگی وہ مر لقا
یہ کہو اسوقت تم کرتے تھی کیا
بیٹی میں یہ لکھ رہا تھا کچھ حساب
بولا وہ بیٹی بڑا ہی بیہوش
بس یہ ہی فن تو ہی بنیا علوم
گر نہ لکھنا تو پڑھنا ہی محال
سیکھتی یہ کیوں اسوقت تمام
بیٹی لکھنا پڑھنا ایسی چیز ہی
بادرستی چل نہیں سکتا کبھی
مادہ حاصل یہ ہوتا ہی سنو
یا احادیثِ نبوی و آلِ حسین
یا اموراتِ شریعت کا پتا
کیا کھون تفصیل اسدم سکی میں
جاننے والے ہی کو معلوم ہیں
ہر شر اپنے دل مضطر کا حال
چاہے لاکھوں کو بس یہ ہوا سکا گھر

اور جو باتیں طول و مشکل میں کمال
اون کو اپنے یاد آنیکے لئے
یا کہیں تاریخ کے حالات سے
جو کہ قابل یاد گار عام ہو
لکھتا ہی اوسکو بھی کوئی ذی ہنر
الغرض لکھنے ہی پڑنے کے سبب
عاقلاً کہنے لگی یہ سنکے تب
بولادہ بیٹی تمہاری امی جان
بولی بھولے پن سے تب وہ دلربا
بولایہ فیروز تختِ ذی ہنر
چلتے ہیں مردوں سے اونکو سارے کام
مرد باہر سے کما کر لاتے ہیں
کیا غرض اونکو جو وہ لکھیں پڑیں
بولی ہوں عورت ہی جس گہر میں گر
تو وہ ہوتی ہوگی محتاج و غریب
مادہ اتنا کہاں حاصل انھیں
سنکے یہ فیروز تختِ خوشحال

یاد رہ سکتی نہیں جو بے خیال
درج ہر اک کرتا ہی جب تک جسے
واقعہ سرزد کوئی ہو نیلگے
جسکے لکھنے سے کہ روشن نام ہو
تا کہ آیتِ رہ ہوں واقف سب بشیر
کام طے ہوتے ہیں اس دنیا کی سب
لکھنا پڑتا ہے امان کو کب
بے پڑ ہی لکھی ہیں بیشک اکیلا
کام اونکے کیسے چلتے ہیں بھلا
عورتیں ہوتی ہیں جاہل شہتر
گھر میں بیٹھی رہتی ہیں وہ نیک نام
بیٹھ کر ہمراہ اونکے کہاتے ہیں
جب کیا آزاد مردوں نے انھیں
اور نشان آئے نہ مردوں کا نظر
جبکہ علم و فن سے ہیں سب نصیب
انتظامِ خانہ داری جو کریں
خوش ہوا بیٹی کی باتوں سے کمال

واہ و اشا باش اور خستہ حال
 عورتیں بے علم و نیکی کے سبب
 ناقص العقلی سے رہتی ہیں خراب
 بابا جان بتلائے حکو یہ اب
 منع ہے کیا کچھ شرعیت میں بھلا
 عورتیں بھی علم کو یکھیں تمام
 عورتیں جاہل جو رہی جاتی ہیں سب
 کیا رواج ملک بھی کچھ فرض ہے
 پاک ہو اس امر شرع میں
 سیکھتی ہیں علم سے باخبر و شان
 قدر ہوتی ہے لیاقت کے سبب
 ملتی ہے امداد و آسائش بڑی
 ہیں زنانِ ہند بے علم و خراب
 ظاہر معلوم کچھ ہوتی نہیں
 تو یہی دکھلائی دیتا ہے آل
 عورتوں کو عیش سے بھلائی میں
 مفت کی کسو اسطے محنت کریں

بولا کیا اچھے تمہاری میں خیال
 تمنے بیشک خوب سوچا ہی یہ اب
 پائی ہیں سب بیوقوفی کا خطاب
 عاقلہ افسوس سے بولی یہ تب
 عورتوں کو لکھنا پڑھنا سیکھنا
 بولا ہی یہ شرع میں تو حکم عام
 پر رواج ملک کا ہے یہ سبب
 بولی وہ تو اب یہ میری عرض ہے
 بولا وہ بیٹی یہ کچھ واجب نہیں
 بلکہ یورپ کی توس اور لیڈیان
 کرتی ہیں وہ انتظامی کام سب
 شوہر و نکو اونکے اونسے ہر گھری
 بولی وہ تو وجہ کیا ہی اسے خباب
 بولا اسکی خاص وجہ دلنشین
 پر جہان تک بھی میں کرتا ہوں خیال
 مرد باہر سے کما کر لاتے ہیں
 پھر غرض کیا ہو کہ وہ لکھتیں پڑھیں

یال
 بے جے
 لکے
 نام ہو
 شبہ
 سب
 کوکب
 بیان
 بھلا
 شتہ
 نام
 تہین
 یحین
 کا نظر
 بے نصیب
 مرین
 کمال

بولی تب فیروز سے وہ نیک ہے
 عورتیں محنت سے بچنے کیلئے
 مفت میں محروم ہو کر سرکف
 ناقص العقل کی کا پاتی ہیں خطاب
 عمر وہ سب کر کے ناحق رائگان
 میں تو یہ حالت سمجھتی ہوں دلیل
 اوکو کیوں یہ زندگی مرغوب ہے
 خوش ہوا فیروز اس گفتار سے
 بوسہ پیشانی کا الفت سے لیا
 بیٹی تم تو ہو نہایت ہو نہار
 عمر یہ اور اس قدر عالی خیال
 بولی اوس دم عجز کر کے عاقلا
 اتروے دل مرہی برلائے
 شاد ہو کر بولا تب وہ دلشور
 بولی وہ تو اب مجھے ہی یہ خیال
 آپ جاتے ہیں سفر میں بارہا
 سنکے یہ گفتار وہ کہنے لگا

اب بڑے افسوس کی یہ بات ہے
 ایسے عمدہ کار آمد علم سے
 تیر بدنامی کا ہوتی ہیں ہدف
 رہتی ہیں محنت و سکین و خراب
 ہوتی ہیں دنیا میں کیونکر شادمان
 کاہلی اور بے حیائی کی دلیل
 ایسے جینے سے تو مرنا خوب ہے
 گو دین بٹھلایا اوسکو پیار سے
 اور مخاطب ہو کے یہ اوس سے کہا
 فضل حق سے ہو فہیم و ہوشیار
 چشم بد میں سے بچائے ذوالجلال
 میرے بابا جان میں تم پر خدا
 لکھنا پڑھنا مجھ کو بھی سکھلائے
 اچھا ہم تم کو پڑھائینگے ضرور
 آپ کو فرصت کا ملنا ہی محال
 گھر پہ کم ہوتا ہے رہنا آپ کا
 میں نے جو اسم پڑھانیا کو کہا

اس سے یہ ہرگز مر مطلب نہیں بلکہ اوستانی رکھوں گا ہوشیار عاقلہ خوش ہو کے تب کہنہ لگی جلد رسا مان یہ فرمائے	خود پڑھاؤں گا تجھے ایوان زمین جو پڑھائیگی تجھے لیل و نہار آپسے راضی ہوا اب میرا جی مجھ کو پڑھنے کیلئے بٹھلائے
--	--

ذکر مکتب عاقلہ اور تعلیم و تہذیب اور یکوشش عاقلہ کا عام
لڑکیوں کو مکتب میں پڑھنے کیلئے بٹھلانا

انگریز فیروز بخت نیک حال جستجوئین کچھ دنوں جو خوب کین پارسا پر سپہ نگار مستحق اونچی دانائی کی تھی عالم میں دہوم قاری علم عروض و قافیہ فلسفہ اور حکمت و علم ادب نیک ساعت میں غرض نام خدا بعد تقسیم شیرینی ہوئی اقربا کی دعوتیں ہفتون بہن	رکھتا تھا اس بات کا ہر دم خیال تو اسے لائق اک اوستائی ملین رہنے والی تھیں جو بلاک غیر کی خوب تھیں وہ ماہر علم علوم ہندسہ - تاریخ اور جغرافیہ سینے کے گنجینے میں نہاں تھیں عاقلہ کا دھوم سے مکتب ہوا ہر جگہ تہذیب کی دھوم تھی سب سے اس مکتب کی خوشیاں کیں
---	--

یہ
سے
ان
اب
بان
ل
بہر
سے
کھا
نیار
لال
دا
نے
غزو
ل
پکا
کہا

خاندان کیا بلکہ اپنی قوم کی وہ
 جسے مکتب میں قدم اپنا رکھا
 تھی مگر ایسی زمین و علاقہ
 وہ ہی نہیں یہ فضل حق ہوا
 علاقہ کو چونکہ تھا دستگیر
 اسلئے اسکی طبیعت ہر گہری
 پاک کے اوستانی کو اکدن شادشا
 شوق کو محبو ہی لکھنے پڑھنے کا
 بولیں وہ یہ تو خوشی کی بات ہی
 لڑکیوں میں اپنے کئے کی تمام
 شوق علم اول جسے پیدا ہوا
 پر طبیعت کے نہ لگنے کا سبب
 بولی وہ اسکا یہ باعث ہے جناب
 لڑکیاں مکتب میں ہوتیں اور گر
 بڑھتا اور علمی ارادہ اونکے تھا
 ساتھ کی بھولیاں بھی ہوتیں سب
 بولی وہ بیشک تمہارا چنیال

علاقہ وہ پہلی لڑکی نیک تھی
 اور کی پڑھنے کی اول ابتدا
 جو پڑھا وہ یاد فوراً کر لیا
 قاعدہ بنی دہی سارا پڑھ لیا
 ہور فائدہ عام مجھے بیشتر
 پڑھنے سے تنہائی کے گہیراتی تھی
 عرض یوں کر نیلگی وہ خوش نہاد
 پر نہیں لگتا ہی جی میرا ذرا
 شوق لکھنے پڑھنے کا ذرات ہی
 پھلی اک لڑکی ہو وہ تم لاکلام
 فخر ہے جو اپنی ساری قوم کا
 عاتقہ ہر خدا بنلا و اب
 پڑھتی ہوں تنہا جو میں میٹھی کتاب
 وہ بھی میرے پاس پڑھتیں بے خطر
 دھن بھی کھلتا زیادہ اونکے تھا
 ہوتا دل کے بھی پہلنے کا سبب
 کار آمد اور مناسب ہر حال

میرے دلکا بھی یہی مقصود ہے
والدین اسپر تمہارے بہرہ چین
لڑکیاں کتب میں آئیں شوق سے
بولی وہ یہ تو نہیں کچھ ایسی بات
بلکہ محب کو تو یقین ہوا ہے حضور
اٹھتے اس دم آپین دونوں چلین
موقع بھی بہتر نظر آتا ہے اب
کھانا جب تک کھائینگے وہ وشو
سانے دونوں کے ہوگی گفتگو
سنکے بہرہ ساتھ اس کے اُستانی اوپر
دیکھ کر فیروز نے اوس دم کہا
پڑھنے میں بھی جی لگاتی ہیں یہ کچھ
آپسے کیا کیا سبق میں پڑھ چکین
بولی اوستانی کہ نصف ماہ تھا
پارہ عم کو یہ اب کرتی ہیں طو
سنکے بہرہ فیروز کو حیرت ہوئی
پر یہ طرہ ہو کہ سطق انکا جی

عالم و دانا مرا مسبود ہے
راضی گر ہوئیں تو کچھ مشکل نہیں
اور تمہاری ہم سبق ہوں وقتے
جو خلاف اونکے ہوا میں عالی صفات
وہ بھی اسکو مان جائینگے ضرور
گفتگو اس باب میں اوسو کرین
خاصہ آبا جان کرتے ہیں طلب
امان اونکے پاس بیٹھینگے ضرور
کچھ نکل آئے گا انخام نکو
خدمت فیروز میں دونوں گئیں
کہنے بی اوستانی حال عاقلا
یا ذکر کے بھی سناتی ہیں یہ کچھ
آج کل کس چیز کو میں پڑھ رہیں
قاعدہ تو سب انھوں نے پڑھ لیا
ماشا اللہ وہ بھی تڑختہ ہیں
بولیں اوستانی بڑی میں بڑکی
پڑھنے لکھنے پر نہیں لگتا ابھی

تھی
ابتدا
ایا
علیا
بشیر
فی بھی
انہا
را ذرا
یت ہی
لا کلام
م کا
اب
تلاب
خطر
مشتا
باب
ال

ورنہ یہ اتنے دنوں میں بالیقین
 بولا وہ اس دم تعجب ہی مجھے
 انکو تو اسکی کمنا آپ تھی
 بولیں انکے شوق میں تو شک نہیں
 بولا وہ فرمائے ہی کیا سبب
 عاقلہ سے پھر کیا اسنے خطاب
 اپنی تنہائی سے ہوئیں دل کیاب
 تو میں سب کنبے کی اپنی لڑکیاں
 تارپن مکتب میں وہ مونس مری
 بولا وہ دل تو ہلچلے گا مان
 اور اوستانی کا سارا وقت بھی
 وہ مہساری ہی پڑھائیں اگر
 اسنے کہ تم ابھی ہو تبدی
 بولی اوستانی نہیں تو امی حضور
 جو پڑھاتی ہوں انھیں میں ابکیار
 خوش ہوا فیروز سنکر یہ کلام
 لڑکیاں کنبے کی سب عالم نہیں

دوسرا پارہ کوچی پڑھ ڈالتین
 عاقلہ پڑھتیں نہیں میں شوق سے
 پڑھنے کیون انکا اوتا تاہی جی
 بیدی کی وجہ ہر اک بالیقین
 بولیں وہ یہ خود کنبے کی منہ سے اب
 عرض یوں کرنے لگی وہ باحجاب
 آپ کی اگر ہوا اجازت ایجناب
 ساتھ پڑھنے کیلئے بلواؤں بھان
 ساتھ میں انکے بہلجا بیگما جی
 کھیل کا کھٹکا بھی ہوا میری جان
 کیون ہوا درون کی سبق میں منقذی
 گذرے تو ہونفع اسکا ہمیشہ
 یہ پڑھاتی ہونگی تم کو ہر گھڑی
 یہ تو ایسی ہیں زمین و دلشعور
 حفظ ہو جاتا ہی خود تقصیل وار
 اور کہا یہ تو خوشی کا ہی مقام
 اور لیاقت علم سے حاصل کریں

ہوا اجازت آپ کو اس امر کی *
 میں بھی سہمی ہو گا اسکا لاکلام
 چونکہ تھا فیروز مر و پاکباز
 جانتے تھے لوگ اوسکو باتمیز
 پس ہوا تحریک کرنا کارگر
 بی بیان جتنی تھیں عالی خاندان
 کی یہہ اوستمانی سے سب نے التجا
 پاکے اپنی ہمسنون کو عاقلا
 سبکی خاطرین وہ یون مصروف تھی
 پہلے سبکے بیٹھنے کی فکر کی
 خاندان پانون کا بھی اک جا سجا
 بیٹھیں اوستمانی مقام صدر پر
 بی بیان جتنی یہ آئین تھیں بہان
 دیکھ کر سب عاقل کا اہتمام
 جبکہ تکریم و تواضع ہو چکی
 رسم بسم اللہ کی پہلے ادا
 جتنی شیرینی کی قابین آئین تھیں

داخل مکتب کرو اور ون کو بھی
 تاکہ مکتب کی ترقی ہو مدام
 قوم میں اپنی نہایت سرفراز
 فضل حق سے سب میں تھا ہرگز
 اور ہوا ترغیب دینا پڑا اثر
 بہر تعلیم انی لائین لڑکیان
 مکتب انکا کیجئے بہر خفا
 دلیمن اپنے خوش ہوئی بے اتہا
 تلو الگستاخانہ اوسکا اک گھڑی
 صاف کمرہ بھی مکلف فرش بھی
 پیک دان کو بھی قرینے سو کہا
 دل سے تھی تعلیم پراون کی نظر
 تھیں مغرر خاندان کی بیگمان
 کیسی خوش تھیں عورتین دلیمن تمام
 تو پراوستمانی نے بھی باصدا خوشی
 پھر سبق سب کو الف بے کا دیا
 فاتحہ دیکر وہ سب تقسیم کین

ڈالتین
 بنو قسے
 آتا ہر جی
 بالیقین
 صہ سواب
 باحجاب
 حجاب
 ن بھان
 بگا جی *
 بیر بھان
 میں نقضی
 ریشتر
 ہر گھڑی
 دلشعور
 مل وار
 مقام
 اکرین

بعد اسکے اٹھکے اوستانی وہاں سب یہہ کرنے لگیں مضمون بیان

مضمون بانی اوستانی نسبت فوائد تعلیم نسوان ۲

آج یہہ کیا دن ہوا ہو جلوہ گر
خیم ہر اک لڑکی پئے تسلیم ہی
فضل خالق سے معزز بی بیان
شوقِ تعلیم آپ کو پیہا ہوا
عائقہ کو خوش رکھے رت ہدا
ہم سب جھونکو شرم کا ہی یہہ مقام
بیوقوفی کا بھی دیتے ہیں خطاب
ماوہ ایسا نہیں ہم کو نصیب
قوتِ تقریر بھی حاصل نہیں
راے صائب کوئی جب اونکو دین
کالی بھی ہم میں ہر اتنی بڑی ہے
وجہ ہر ان سب نقائص کی یہی
علم کو سمجھے ہوئی ہیں حوا رہم
مردوزن دونو ہی کو اللہ نے

سب کو اس دلی خوشی ہویشہ
ابتدائی جلسہ تسلیم ہے
جمع میں اسوقت یہاں باغ و نشان
کرتی ہوں شکریہ میں سب کا ادا
اوسنے اس مکتب کی ڈالی ہو بنا
مرد کہتے ہیں ہمیں جاہل تمام
ناقص العقلی سے ہیں ہم سب خرا
جو کرین ظاہر خیالات عجیب
سامنے مردونکے ہیں ہم شیر لکین
کچھ دلائل بھی بیان ہم کر سکیں
بیٹھے ہی رہتے ہیں گھیر میں ہر گھری
قدر کچھ ہم کو نہیں ہو علم کی
لکھنا پڑھنا جانتی ہیں عار ہم
دہرین انسان کیا ہو فضل سے

ایک کا حق دوسرے پر ہو رکھا
مرد تو سب قابل و لائق بنیں
عورتیں بھی گرہوں شائق علم کی
وہ بھی مردوں کی طرح ہوں باجمال
اونکا یہ کہن کہیں پردہ نشین
کس طرح غمِ علم کو حاصل کریں
کچھ بھی تو تسلیم کے قابل نہیں
رسم پردہ ہی شیر فونین جہان
ہر جگہ جو لوگ دانشمند ہیں
شرع میں اسکی ہوتا کید اکید
عاقلوں نے بھی جہاں تک غور کی
عورتوں کی اس سے عقل و حیا
پردہ داری عورتوں کے واسطے
سب اسی پردہ نشینی میں اگر
علم حاصل کرنا پردہ دار کو
اسکی یہ مکتب ہی خود ہو گا نظیر
علم کی دولت اگر تھکولے

علم بھی دونوں کو ہی یکساں دیا
عورتیں سب جاہل و احمق نہیں
تو وہ مردوں سے نہ کم ہوں واقعی
زیرک و ذی حوصلہ عالی خیال
باہر آزادی سے جاسکتی نہیں
اور مردوں کی طرح لائق بنیں
رسم پردہ علم کی حامل نہیں
ہی مفید و کار آمد بے گمان
رسم پردہ کے بڑے پابند ہیں
جانتے ہیں سب شریف اسکو مفید
بس یہی سوچا کہ بہتر یہی
رہتی ہو فتاحم بہ افضال خدا
اک شرافت کا ہی تمنہ دیکھتے
علم سیکھیں تو ہونا فاعیشہ
سہل ہی مشکل نہیں کچھ پیو
ہو گیا کچھ بھی اگر فضل قدیر
تو ہوں حاصل پھر تھیں اس کے صلہ

نہ بیان

ان

بیشتر

ہم ہے

و شان

کا ادا

باہر بنا

سام

بہ خراب

ب

مکین

مکین

مکین

مکین

مکین

مکین

مکین

قوت دہنتی میسر ہو تمام
 جنکے باعث گھروں میں بٹھکر
 اپنے اپنے مرتبے پر ہر کوئی
 دیکھنے کیا عورتیں تھیں بمثال
 و نون فضل خالق سبحان سے
 سلطنت کے اپنی اپنی انتظام
 حال کی ہی دیتی ہوئیں اک مثال
 وہاں ہیں سلطان جہان سلیم امیر
 منتقی ذی حرم فیاض و خلیق
 کام جتنے ہیں ریاست کے وہ سب
 اونکے دم سے اوس یا ستمین ذری
 وہ تو ہیں سندیہ زیب و رین سے
 انسداد ایسا جسے راعم کا کیا
 سونا چاندی گراوچھا لورہ میں
 بس در انصاف ایسا باز ہی
 استثناء کرتے ہیں جو آن کر
 علم کی شائق ہیں بیگم صاحبہ

اور دماغی قوتیں بھی لا کلام
 انتظام خانہ داری ہر گھر
 خوب کر سکتی ہو تم سب اتنی
 چاندی گم اور غنیمت کی فال
 حکمرانی کر گئیں کس شان سے
 و نون نے ایسے کی ابتک ہونا
 اک ریاست ہی بیان بھوپال تال
 حکمرانوں میں جہان کے بے نظیر
 ظلم کی دشمن غریبوں پر شفیق
 دیتی ہیں انجام اونکو روز و شب
 ایک بد نظمی نہیں ہوتی کبھی
 سوتی ہو ساری رعایا چین سے
 بھول کر کوئی نہیں کرتا خطا
 چھیننے والا نہ دیکھو راہ سین
 شیر برکری کیلئے دسار ہی
 واو وہ پاتے ہیں پورے طور پر
 لائق و فائق ہیں بیگم صاحبہ

چند اودن میں سے گریہ لڑکیاں
یعنی کلثوم و زبیدہ - صالحہ
ہر گھڑی آپس میں تھیں سیہ فوق
بلتیں جلتیں سب تو مانوسی کیا تھ
دل لگا کر اتدن محنت جو کی
بعد چک جبکہ یہ صوت ہوئی
تو پھر اوستانی کو تنہا گھڑی
اس غرض سے عاقلہ کی رات پر
دس دینے کی سہولت کیلئے
پانچویں درجے سے کر کے ابتدا
بس انت کی تھی اوسمیں خواندگی
چوتھے درجے میں تھا قرآن و ف
تیسرے میں تھا نظم کا فیہ
تھی عرب کے علم کی بھی ابتدا
دوسرے درجے میں تھا سب کچھ بہر
پہلے درجے میں مقرر تھی یہ بات
سبکو چھ مضمون سناے در شب

تحفینِ مرثیہ اور معرِ خاندان
حافظہ - زیب النساء اور عابدہ
دسے تھی ہر ایک اک اک کی فریق
لکھنئیں پڑھتیں تو بڑی خوبی کیساتھ
اس سے پیدا کچھ لیاقت ہو گئی
لڑکیوں کی خوب ہی کثرت ہوئی
درس دینے میں بڑی وقت ہوئی
ہو گیا یہ انتظام اک جلد تر
مدرسے کے بانیچ درجے کو دئے
سلسلہ تعلیم کا قائم کیا
تانبہ کچھ وقت اٹھاے بتدی
ابتدائی فارسی مشقِ حروف
مہندسہ - تاریخ - اور جغرافیہ
انشاء - اور املا بھی لکھنا پڑتا تھا
ختم تھی علمِ عرب کی انتہا
یعنی ہر اک عالمہ عالی صفات
اور بیانات مفید و پر عجب

روز و شب پوری اولوالعزمی کیساتھ سبکی تسلیم نہ کو ہونے لگی پھر دماغ عاقلہ میں ماسوا	ہمت فخری و جانکاہی کے ساتھ بحث علمی و بروہو نے لگی انظام اک دوسرا پیدا ہوا
--	--

تعلیم فن صنعت و حرفت لڑکیوں کے تہذیب

بولی استانی سے اکدن عاقلہ عورتوں کے واسطے بھی بے تلاش تا وقت احتیاج پڑا اور شریفانہ طریقہ پر تمام لڑکیں اپنے واسطے فکر معاش سنکے استانی نے یہ اوس سے کہا چاہتی ہوں میں بھی یہ ای خوش فاش ایسے ہوں تعلیم انکو کچھ نہ وقت نازک میں ہوں ہرگز نکل کیونکہ یہہ بچا پران پر وہ نشین نوکری تو کر نہیں سکتیں بھلا عاقلہ بولی کہ صاحب آپ نے	سوچتی ہوں بات یہ میں بار بار کوئی ہونی چاہئے وجہ معاش صینہ محتاجی سے پائیں ہنجر بیٹھ کر اپنے گھروں میں لاکلام بے تامل بے تجسس بے تلاش مجاو بھی یہ فکر ہر اسے مرجا لڑکیوں کی ہو کوئی وجہ معاش جنسے یہ اپنے گھر و نہیں بیٹھکر اپنی اپنی روزیاں کر لیں حصول میں رواج قوم سے اندر نگین کچھ تو ہوا انکے لئے بھی آسرا بات سوچی کوئی بھی انکے لئے
--	---

بولی
عزیز
یہ نہ
جائے
کرتے
اس
تفق
بولی
جو میں
تب
عاقلہ
اوس
پھر تو
فیتہ
پاسا
سب
رفتہ رفتہ

اسے تم ظاہر کرو اور ذی منہ
 صنعت و حرفہ سکھاتو جائیں سب
 کیا کروں اور کیا صفت اس وقت میں
 گھیریں بیٹھے بیٹھے با اعزاز میں
 پائے تین قیمت میں مال و زر کشید
 فائدہ سے لڑکیاں ہوں باخبر
 تو میں اسکی منتظم ہوں جس قدر
 ہی بہت النسب تمہارا یہ خیال
 پوچھ لو اونسے بھی بلو اگر یہاں
 عرض کی سب نے بہت اچھا بجا
 کر لیا چند دیو میں سرمایہ گران
 لڑکیوں کے واسطے منگوائی سب
 کامدانی۔ بیل۔ بوٹے۔ اور چکن
 کارچوبی ٹوپیاں اور صدیاں
 توتیاں۔ بنیاں۔ اور جالی کی جال
 ہوش اہل فن کے بھی کھونٹے
 ہو گئیں ہشیار اکثر لڑکیاں

بولیں استانی کہ مجھے پیشتر
 عرض کی میری تو یہ مرضی ہوا ب
 بہن سنو نہ صرف ایسی چیز ہیں
 جاننے والے بڑے ممتاز ہیں
 کرتے ہیں تیار اثیاب نے نظم
 اسلئے معلوم ہوں گریہ منہ
 متفق اس سے ہوں آپ گ
 بولیں وہ خوش ہو کے تباہ و تھن
 جو ہیں بکتب کی معزز لڑکیاں
 تب بلا کر اونسے بھی پوچھا گیا
 عاقلہ نے مستعد ہو کر دھان
 اوس سے پھر ہر قسم کے سامان تب
 پھر توجہ دینے پر دیکھے تھے فن
 فیتہ۔ گوٹہ۔ لیس۔ جھار۔ کرتیاں
 پائتے۔ موری۔ دستانی۔ رومال
 سب کے سب معلوم وہاں ہونے لگے
 رفتہ رفتہ کچھ دنوں کے درمیان

ساتھ
 نے لگی
 یاد ہوا

بین

ن بارہا
 ش
 بن بفر
 ن لکلام
 نلاش
 مرحبا
 ش
 ن ٹھیکر
 مول
 ن لین
 آسرا
 ے لئے

بد چشمتہ شوق یہ حاصل ہوتی
صاف و عمدہ کام سب ہونے لگا
جس قدر تیار چیزیں ہوتی تھیں
بھیجی جاتی تھیں بہ ظم خوب تر
وہاں سے قیمت نقد جمد آتی تھی
جو کہ تھی اک خرچ و آمد کی کتاب
پر وہاں مکتب کی ہر اک وجہ کا
سارے درجوں کا حساب ناموار
تھا در سہ کا جو سرمایہ تمام
پہنچا پھر تو چند سالوں میں یہ حال
اک بڑا یہ کارخانہ ہو گیا
ہو گیا جب جمع سرمایہ کثیر
اک مکان مکتب کا بنوایا وسیع
اوسکے بعد اوسنے کیا یہ انتظام
لڑکیاں جو ہوتی تھیں بے آسرا
اور جو لڑکیاں عالی دماغ
اپنی گرفتاری شادی کے سبب

لڑکی مکتب کی ہر اک کارل ہوتی
قابل توصیف و تعریف و ثنا
ہر مہینے کی یکم کو بالیقین
تاجران شہر کی دوکانوں پر
سب بیامہ بین وہ لکھی جاتی تھی
جس میں تحایع و شرا کا حساب
نخرج و آمد کا بیامہ تھا جدا
دیکھتی تھی عاقلہ با صد وقار
اوس پہ بھی نت ابنش ہی تھی لاکھ
صنعت و حرفت کے دکھایا کمال
نفع حاصل ہشتہ سو نے لگا
تو پھر اوس عاقلہ نے بے مشیر
تھا جو قابل دید و مضبوط وسیع
درہ کا اپنے باحسن تمام
اونکو مکتب سے و طیفہ ملتا تھا
علم کی تحصیل سے پاکرواغ
ہوتی تھیں اکتب سے وہاں تحصیل

توانہا
کچھ کینہ
اتنا
پاس
لیکن
یعنی جو
ماسواہ
اب
الغرض

عاقلہ
وقت
حوص
گھر کی
خانہ دار
عاقلہ کو

<p>توانہ میں پوشش کا جوڑا خستی کچھ کمینہ بھی رکھیں سرمایہ سے اب تک امتیازی جو تنخواہ تھی پاس سے فیروز اپنے کرتا تھا لیکن اب یوں عاقلہ کی رائی پر یعنی جو تنخواہ میں اور اصراف تھے ماسوا جو لڑکیاں ذی علم تھیں اب یہہ مکتب عام و دائم ہو گیا الغرض سب عاقلہ کا انتظام</p>	<p>لتا تھا اک چرکٹ اوس گھڑی لڑکیوں کے کام خدمت کیلئے یا کہ جو اصراف مکتب تھے سہی اسلئے وہ خاص مکتب اُسکا تھا عام مکتب ہو گیا وہ جلد تر اُسکے سرمایہ سے سب سے نیلگے اتوان تنخواہ پر ہونے لگیں اپنے سرمایہ سے قائم ہو گیا ہو گیا اس شہر میں مشہور عام</p>
--	---

انتظام خانہ داری و غیرہ

<p>عاقلہ طرح جب قابل ہوئی قوت ذہنی میں جو دت آگئی حوصلہ عالی ہوا جرات بلند گھر کی بد نظمی پہ کی جسد نظم خانہ داری پر بھر کرتی تھی غور عاقلہ کو بچ تھا اس کا بڑا</p>	<p>پڑھ پڑھا کر عالم فاضل ہوئی فہم و دانش بھی ترقی پائی عقل کامل ہو گئی بہت بلند ہو گئی غرقِ تحسین سرسبز ہر طرف تھا ابتہری کا دور دورہ تھا منے والا کوئی گھر کا نہ تھا</p>
--	--

قابل ہوئی
 نہ دینا
 قسین
 قانون پر
 قی تھی
 حساب
 خفا جدا
 روتار
 بھی لا کلا
 علیا کمال
 نے لگا
 بے مشیر
 نزع
 تمام
 نا تھا
 پاکر داغ
 طلب

مان تو تھی کم فہم یہ اندیشہ تھا
 ایسا ذی فرصت تھا کب نہ نکنام
 عاقلہ کی پڑتی تھی حجامت
 چند تہین گو نوکریں اور لونڈیاں
 جا کوئی ایسی فرینے کی نہ تھی
 خاص صورت سے کوئی کارسرا
 گرچہ ساری لونڈیاں آپ آپ کو
 پرکھی ہر پینین پڑ جاتی تھی
 یہ تغلب اور اصراف فضول
 سب تھے اسکی مانگے غفلت کے سبب
 گو کہ یہ لڑکی اسی مادر کی تھی ✽
 رکھتی تھی جو ماہ عقل گران
 ایک دن کچھ اپنے دل میں سوچ کر
 پیار سے اسوقت پوچھا باپ نے
 عرض کی اک عرض کرنی ہی حضور
 بولادہ کیا ہی کہو جان پدر
 عرض کی یوں آئی ہی یہ خاکسار

باپ تھا سو وہ تجارت پیشہ تھا
 خانہ داری کا جو کرتا انتظام
 گھر میں تھی بے انتظامی سب
 پر پڑا رہتا تھا بے جھاڑو مکان
 جو وہاں آیا گیا بیٹھے کوئی
 ایک لونڈی کی سپردی میں تھا
 ایک کے سود میں کر لیتی تھیں دو
 وقت دیگر بھر دوبارہ آتی تھی
 عاقلہ کا دل ہوا جسے بلول
 اور کینہ و نکی خیانت کے سبب
 پر بڑی داناؤ پر فطرت ہوئی
 شاق ہوتی تھیں اسے بد نظمیان
 بیٹھی لب بستم وہ نزدیک پدر
 آج کیون تکلیف اٹھائی اپنے
 عفو کر فرمائے میرا قصور
 ہم بجا لائیں جو ہی بد نظم
 کہو یا بد نظمی نے گھر کا اعتبار

شیتہ تھا
سام
ی سبر
کان
کوئی
سا
بن دو
تھی
دل
بب
ہوئی
سیان
پدر
پنے
نصو
ر
سبا

گو بھری بین لونڈیاں گھر میں تمام
صحن خانہ میں صفائی بھی نہیں
دیکھ کر جسکو خوشی ہو مہمان
گو میں خوش وضع مکان و نشہ نشین
ہی اسیلوں کے تغلب کا یہ حال
صرف ہو پیسہ تو دو بتلاتی ہیں
بولایہ فیروز اسے زہر جبین
میں مگر تنہا ہوں باہر و ریشہ
تمسے بیٹی ہو سکے گراستہ تمام
عاقلہ یہہ سنکے بولی اسے پدر
سنکے یہہ فیروز بولا مہربا
میں خوشی سے دیتا ہوں اذن تمام
بعدہ بی بی کو بولوا یا وہاں
وہ بھی سنکر خوش ہوئی بے انتہا
عاقلہ نے سوچ کر پہلے سال ڈ
یہہ بر سنکر بہت سی ہوشیار
اوسنے بعد غور و فکر بے حساب

پھر بھی تو اچھا نہیں ہو کوئی کام
خروج وافر پھر لائی بھی نہیں
یا کوئی آیا گیا بیٹھے وہاں
عہدگی سے کوئی کمرہ بھی نہیں
گویا ہر سودا ہی اٹکا نصف مال
کھا کے مال مفت کیا اٹھلاتی ہیں
اتری از حد ہی گھر میں شک نہیں
منظم ایسی تمہاری ماں میں کب
تو کرو تم سارے گھر کا انتظام
دین خوشی سے اذن اتان بھی اگر
اور کیا اس سے خوشی ہوگی سوا
شوق سے بیٹا کرو تم گھر کا کام
سائے اُسکے کیا سارا بیان
اذن اُسنے بھی خوشی سے دیدیا
سب اسیلون کو دیا گھر سیکال
اور اسیلین آئین بر سر درگاہ
رکھلین چھہ ما مابین کر کے انتخاب

نام تھے جنکے ذکیہ۔ طیب
تھیں وہ عالی فہم و باعصمت تمام
خوش مزاج و خیر خواہ و با وفا
عاقلاً نے حکم یہ سب کو دیا
طیبہ دار و غہ مطہر بنے
کام زمینت کے تعلق یہ رہے
ہر جمیلہ کا یہ کارِ منصبی
پیش خدمت کام میں جو رور کے
جیسے غسل و پوشش و نوش طعام
اور ذکیہ کے تعلق میں یہ کام
روزمرہ خرچ و آمد کا حساب
سب اصبان سکودہ گھر کا کام لے
مہمان گھر میں اگر آئے کوئی
گھر کی زیبائی و زینت کا خیال
اپنے قبضہ میں رکھے وہ نیکو
ہر شیر کار میری ناطق
ذوقون ذی علم ہر سب سے وہی

راحت و زینت۔ جمیلہ ناظمہ
 و نشعور و باطاعت نیک نام
 جان نثار و محنتی بے انتہا
 کارِ تقسیم ہی ہر اک لائے بجا
 راحت او سکو ہر طرح امداد کے
 صاف گھر رکھا کرے جار و بس
 پان دے سکو طلب ہو جسکٹھی
 خومیون کے ساتھ سب انجام دے
 یا پلنگ اور فرش کا ہی اہتمام
 جنس خانہ داری منگوائے تمام
 ناظمہ کے پاس لکھوائے شتاب
 کھانا خاصہ کا بھی پکوا یا کرے
 او سکی بھی خاطر بجا لائے وہی
 شیشہ و آلات کی بھی دیکھ بھال
 ہوش سے اسکو سننے غافل نہ ہو
 عہدہ دار و غلی او سکودیا
 اس سب سے او سکی خاطر ہی بڑی

فیش پاکیزہ صحت سوام
 باویانتہ جو وہ عالی و تار
 ساری آداو سکے قبضہ میں رہے
 لکھکے سارا خرچ و آمد کا حساب
 بعدہ ترکاری و اجناس کے
 پھر موجب انکے سب اجناس ہی
 دال و گندم اور چانول قیمتی
 کھجی نمک، چرچ و مصالحہ بھی منگا
 آتا پسوانیکا بھی اک انتظام
 خرچ روزانہ بھی ہر اک چیز کا
 گوشت دالے اور کنجڑوں کو بلا
 اس قدر روزانہ ترکاری و قسم
 اور تنبولی سے بھی بہہ کھلا دیا
 ناظمہ کو پھر بلا کر سامنے
 جو ہوان سب کا حساب باہوار
 بعدہ مکمل تحفہ و شیرینیان
 اسنے بنوا کر نفاست سے عجب

عام کاموں کا کرے سب انتظام
 اسلئے محکومت ہی اعتبار
 خرچ روزانہ ذکیہ کو وہ دے
 روز و کھلاتی رہے ہیکوشتاب
 خرچ نامے سارے منگوائی گئے
 خرچ ششماہی کو ہون جو مکتنفی
 ہر طرح کی جنس منگوا کر رکھی
 مودی خانہ میں سبھی رکھوا دیا
 کرویا معقول و باحسن تمام
 سب ذکیہ کو الگ سمجھا دیا
 عاقلہ نے آپ ہی یہ کہہ دیا
 تم دیکھو جاو یہاں بے چرک و شرم
 پان روزانہ دوا تنے پوصفا
 کمدیا او سنے بڑی تاکید سے
 پاک تم کرتی رہو تفصیل وار
 خوش مزہ حلوے مرے چٹیان
 مرتبانو نہیں رکھا کسی کے سب

ناظمہ
 سنام
 بہ انتہا
 نے بجا
 ادو کے
 وہ سے
 بکھری
 بام و
 نام
 تمام
 تاب
 کے
 وہی
 بال
 نہو
 لودیا
 می

تا ضرورت میں یہ چیزیں ہر گز
 جب ہوئے یہ سب تفکر ہر طرف
 جھجکے ٹوٹا ہوا پایا مکان
 جب مہرمت گھر وہ سارا ہو گیا
 اک بڑا کمرہ مناسب وضع کا
 کمرہ خاص اپنا رکھا تھا وہاں
 تا الگ سیر کتب کرتی رہے
 ایک کمرہ خاصہ کھانے کا سجا
 ایک کمرہ توشی خانہ کو دیا
 الغرض اوسنے کئے وہ انتظام
 ساتھ محرمات کے گذر ہونگلی
 عاقلہ کی قوم میں اب تک ذرا
 اب معزز خاندان سے جب کبھی
 تو ذکیہ۔ ناظمہ۔ باعزت و شان
 پیش کرتیں اوسکے اگر عطر و پان
 عاقلہ اور مادِ عالی صفات
 دیکھ کر یہ خلق حسن انتظام

سب لگائی جائیں دسترخوان پر
 پھر مڑی گھر کی صفائی کی طرف
 اوسکو نبوایا بطر زینک وہاں
 فرش ہر کمرہ میں بچھوایا جڑا
 عام لوگوں کے لئے سجوا دیا
 تھیں کتابوں کی جہان الماریاں
 اوسجگہ آکر نہ کوئی جنس دک
 جیسے اکل و شراب کا سامان تھا
 غسل خانہ اوسکے پھلوں میں رکھا
 جسے تھوڑے خرچ میں باخیر و نام
 عمر و مت سے بسر ہونے لگی
 گھر کی زینت سے کوئی اقص نہ تھا
 بی بی ملنے کے لئے آتی کوئی
 لاکے مندر پر بٹھاتیں تھیں وہاں
 بہر خاطر رہتیں پیش مہمان
 کرتی تھیں لطف و مدار اوسکے ساتھ
 بی بیان ہوتی تھیں خوش دہن تمام

اپنا
 عا
 تھا
 کرتی
 بعد
 پھر
 خواہ
 ہنجر
 طیبہ
 وقت
 الغرض
 کہنے
 یو پیر
 وہ
 لگے

وایسا ہی سامان کرتی تھیں سوہی
کیون نہ آتا مہمانوں کو پسند
مٹھ اندھیرے اٹھکے نینت محل
جیسے دل ارباب علم و صدق کا
صاف کرتی فروش پہلے جلد تر
اک توہینے سے لگاتی رہتی تھی
غسل خانہ کا بیہ کرتی انتظام
لاس کے رکھ دیتی سہ صابون و د
جلد رکھ دیتیں پکا کر ناشتہ
گھر میں ہر اک کو کھلاتی تھی مدام
وقت پر پا جاتے تھے انجام سب
اہلخانہ کو نہ وقت ہوتی تھی
فرق کچھ ان میں نہ ہوتا تھا مدام

اپنی اپنے گھر میں بھر جاتی تھیں جب
عاقلہ کا دیکھ کر نظم لب بند
تھا کنیز و نکاہ و دستور عمل
کرتی یوں جادو بگ گھر کو صفا
بعد از ان اوٹھ کر حمیلہ ہر سحر
پھر وہ چیرین موقعہ موقعہ پر بھی
خاصدان پانوں سے پر کر کے تمام
تبخن و مسواک آب گرم و سرد
طیبہ راحت جو تھیں آراستہ
وقت پر او کو حمیلہ نیک نام
الغرض خوبی سے گھر کے کام سب
کہنے سنی کی نہ حاجت ہوتی تھی
یوہین ہوتے روزمرہ ساری کام

وفات پانا قیر کا او عاقلہ کا غم و الم میں گھبرا جانا
مگر اہم کام کارخانوں کے لئے غور و خوض کرنا

سترخان پر
ناظر
وہان
جدا
بجوادیا
لماریان
مل د
سامان تھا
بین رکھا
انہی وہان
نے لگی
وقت تھا
تی کوئی
وہان
جان
لے ساتھ
میں تمام

ناگہان فیروز بختِ با خدا
 گو ہوا صد ہا طبیوں کا علاج
 آگئی یکبارگی اوسکو قضا
 پیٹنے رونیکا سب میں غل و ٹھا
 ساری خادم سب عزیز و اقربا
 اسطرح اس غم میں تھو سب رہی
 عاقلہ بد حال تھی سب سے سوا
 اوس پہ برقِ ناگہانی کی طرح
 دفعتاً کوہِ تیسہی گر پڑا
 ہوش ابھی اسے بنبھالا بھی نہ تھا
 اسکی مانگی غم سے یہ حالت ہوئی
 تھی حواسو نہیں نہ اپنے زمیندار
 تھی نہ اوسکے عاقلہ کے ماسوا
 الغرض یہ غم تھا ایسا پراثر
 اتنے عرصہ میں بڑی اک ابتہری
 اسلئے سب کام ابتہر ہو گیا
 عاقلہ کی مان تھی سو بیکار تھی

ہو گیا مہلک مرض میں مبتلا
 پر نہ آیا کچھ سہولت پر مزاج
 ہو گیا وہ راہی ملک بقا
 ساری گھر میں اک قیامت تھی پرا
 گلِ غلام اور سب کینرین با وفا
 کچھ بجا ہوش و حواس کے نہ تھے
 اوسکو غم دلور تھا فیروز کا
 اور بلائے آسمانی کی شرح
 ہو گئی رنج و الم میں مبتلا
 باپ کا جو سر سے سایہ اٹھ گیا
 جیتے جی گویا کھین گئی
 پھرتی تھی سب گھبریں بن یوانہ وار
 کوئی لڑکی اونٹ لڑکا دوسرا
 دو مہینے تک رہی سب بے خبر
 کارخانوں میں تجارت کے پڑی
 تھا منے والا کوئی اوسکا نہ تھا
 غم میں وارث کو وہ مجنون ہوا تھی

ماسو
 کارخانہ
 عاقلہ
 آگیا
 رنج
 فکر
 کیونکہ
 کارخانہ
 ملکوں
 جس جگہ
 کوئی
 عاقلہ
 کیونکہ
 کسطہ
 اور اگر
 مختصر
 الغرض

ماسوا اسکے وہ جاہل تھی بڑی *
 کارخانوں کا جو کرتی انتظام
 عاقلہ گواہ اسل استقلال تھی
 آگیا اوسکو جو مابین سلال
 بچ سے گھبرا کے بڑ پر چونک اٹھی
 فکر اجرائے تجارت کی جو کی *
 کیونکہ کل سرمایہ اسکے باپ کا
 کارخانہ اوس کا گو چھوٹا سا تھا
 ملگون ملگون پیرتا تھا شام و پگاہ
 جس جگہ جو چیز ازان دیکھتا
 کوئی کوٹھی جو کہ مین قائم تھی
 عاقلہ کو یک یک آیا خیال *
 کیونکہ مین عورت ہوں ایک پیشین
 کس طرح سے ہو گا اب بیع و شرا
 اور اگر کرتی نہیں کچھ انتظام
 محبتیں برسوں کی میری باپ کی
 الغرض یہ حیص و حیص میری

مادہ ایسا وہ رکھتی ہی نہ تھی
 اپنی تدبیر و نسے باحسن تمام
 باپ کے غم مین مگر بے حال تھی
 کارخانوں کی تباہی کا خیال
 مضطر و حیران ہو کر چونک اٹھی
 اک بڑے خوض و تردد مین پڑی
 نصف لکھ کا بس معدا سبب تھا
 پر عقیل اور منظم تھا وہ بڑا
 منزلیں کرتا تھا اٹے مانند ماہ
 سمجھتا لے جا کے اوسکو اور جا
 وجہ بس اسکی تھی کم سرمایگی
 میرا تو باہر نکلتا ہی محال
 شہروں شہروں مین پھرتی تھیں
 کارخانوں کا تجارت کے بھلا
 تو بگڑتا ہے بنا یہ سارا کام
 خاک مین ملتی مین اکدم مین بھی
 دسے اوسکو چند ساعت تک رہی

بن مبتلا
 بر مزاج
 بقا
 نہ تھی پیا
 نہ با وفا
 نہ تھے
 بروز کا
 سرح
 نلا
 ڈھکیا
 گڑ گئی
 یوانہ وار
 سرا
 بے خبر
 پڑی
 نہ تھا
 اٹھی

پر وہ تھی چونکہ عقیدہ شیعہ	رکھتی تھی اپنا مزاج مستقل
اس لئے اسکو تردد و کچھ ہوا	ظاہر اسمین نہیں کرنا پڑا
پر رکھا درپیش غور و خوض بھی	منضبط کچھ قاعدہ کرتی رہی

محنت ایک ذریعہ حاصل کرنیکا اور عین ایدہ
کے خراج مکتفی نہیں ہو سکتا

ایک دن چلے قلعہ فتحہ حال	دلین ہم کرنے لگی اپنے خیال
مال جتنا ہی بہت کراپ کا	سبکی مالک ہیں جناب والدہ
بے اجازت کا خانوئین کہیں	مجھ کو تاب دست اندازی نہیں
گو نہ مانع ہونگی کچھ وہ ذمی شعور	پر اجازت بھی ہی لے لینی ضرر
عاقلہ یہہ دلین اپنے سوچکر	خدمتِ مادرین پہنچی جلد تر
دیکھ کر مان نے یہ گھبرا کر کھا	اس گھڑی چہرہ ہی کیوں اتر اہوا
خیر تو ہے جانِ مادر جلد کہہ	کیا تجھے حاجت ہی دلبر جلد کہہ
کوئی شے گر چاہئے منگو اونہیں	خواہش نہ ہو تو وہی لاؤ نہیں
سنکے وہ بولی خدا کی فضل سے	کچھ کسی شے کی نہیں حاجت تجھے
میری حاجت کی تو خیر نکا خیال	آپ کو رہتا ہی ہر دم بے سوال

پس
بولو
عاق
باب
آپ
بولو
باب
اب
کون
جستہ
زندہ
عاق
بہ
وجہ
عاق
بولو

تراج مستقل
نہیں کرنا پڑا
کرتی رہی

زبیر

میں خیال

یہ والدہ

بازی نہیں

لے لینی ضرور

بلد تر

ن اوزار ہوا

یہ جلد کہہ

لاؤ نہیں

جیتے جیتے

ہو سوال

فضل خالق کے سوا کیا چاہتے
جلد تدا حجب کو اسے عالی نسب
حال مادر سے کہا یوں اپنا سب
ابتر و برباد ہے اسے ذی وقار
سوچی اپنی رائے سے کچھ شکل بھی
اس نزد دین ہو بیٹی تم فضول
وہ تجارت کرتے تھے امی ذی صفات
مرد اس گھر میں نہیں کوئی رہا
ہم جو ہیں تو عورتیں میں پردہ دار
دونوں کو بے شبہ کافی ہو ضرور
یہ ترڈو تم کو کیوں ہی اس قدر
خج بے اد کے کرنا ہی غضب
گر ہو قارون کا خزانہ ہو تمام
چل نہیں سکتا ہی کیوں یہ کاروبار
مرد اسکا کارکن کوئی نہیں
امر یہ مانع نہیں اسکو ذرا
بولی یہ ہم آپ ہونگے ہتھم

پس مجھے اسے والدہ کیا چاہتے
بولی وہ تو اب ترڈو کا سبب
عاقلہ نے آبدیدہ ہو کے تب
باپ کے مرنے سے سارا کاروبار
آپ نے اجرائے کاروبار کی
بولی رور و کر و غمگین و ملول
یاپ جب تک کہ تہار ہی تھی حیات
اب لیا حق نے او نہیں سہرا اٹھا
کون ہی جواب چلائے کاروبار
جس قدر یہ مال ہے امی ذی شعور
زندگی سب عیش سے ہو گی بسر
عاقلہ افسوس سے بولی یہ تب
بیٹھے بیٹھے کہا نے کو بی انتظام
وجہ اسکی کہنے تو امی ذی وقار
سنکے وہ کہنے لگی امی یہ حسین
عاقلہ بولی جناب والدہ
بولی پھر وہ کون ہو گا منصرم

مان تعجب سے یہ تب کہنے لگی
 بیٹی ہم عورات پر وہ داریا
 کیونکہ ملکوں ملکوں جانا پڑتا ہے
 عاقلہ بولی کہ امان کیا کہا
 جس سے ہر شکل سے مشکل کام تک
 علم سے ہر امر نیک انجام ہے
 قوت عقلیتہ دیگر رکھ
 میں نے بھی اسکو یوں حاصل کیا
 آپ اس درجہ نہیں منتشر
 دیکھتے پھر کیسے کیسے انتظام
 کسطرح عمدہ طریقہ سے شباب
 نوکر و چاکر تغلب کر کرین
 ایک پیسہ کا کوئی گیارن نہو
 پورا پورا نفع خاطر خواہ سب
 فضل حق سے ہو یہ بیشی رات دن
 مان نے اسکی جبکہ یہ باتیں سنیں
 بولی لہجہ میں خوشی کے وہ شباب

مجھ کو تم سے سُنکے یہ حیرت ہوئی
 منتظم ہونگے تجارت کے بھلا
 شہروں شہروں زر کمانا پڑتا ہے
 حق نے کی وہ علم کو قوت عطا
 سہل ہو جاتا ہر دم میں ایک بیک
 یہ تجارت تو اک ادنیٰ کام ہے
 علم سے پاتی ہیں عالی مرتبا
 تا مجھے بھی کچھ ملے اسکا صلا
 اذن کی بس آپکے ہوں منتظر
 بیٹھے بیٹھے گھر میں کرتی ہوں تمام
 کار و بار اپنا چلاتی ہوں جناب
 تو وہ بس فوراً ہی ظاہر ہو جائیں
 ایک کوڑی کا کبھی نقصان نہو
 آپ کو ملتارے گا روز و شب
 ہو ترقی پر ترقی رات دن
 دونوں باچھین فرط شاد و کھیلین
 عاقلہ تم ہو بڑی ہمت تاب

<p>عقل و فہم و حلم پر ختم ہے سنکے یہ باتیں تہا رہی اس گھڑی وہ دئے اللہ نے جو تہہ دین کیون نہ خوش ہو کر مین مگواؤں دن جس طرح چاہو کرو تم انتظام عاقلہ نے تب یہ خوش ہو کر کہا سارے گھر بھری مین مالک آپ ہی مین بطور اک مہتمم کے کام سب</p>	<p>سب طرح کا علم تم پر ختم ہے ہر طرح سے مطمئن مین ہو گئی فوق ہر دس مین بیٹو نہ پتہ مین مالک کل کا رخسانہ کرتی ہوں اب حوالہ مین تہا رہے سار کام آپ مان جان کہتی مین کس مین تو اک ادنی ہوں لونڈی آپ کی مشورہ سے دو لگی اب انجام سب</p>
--	--

عاقلہ کا کاروبار تجارت کو سنبھالتا

<p>دوسرے دن صبح کو بید نماز آج کے دن یہ سارا کاروبار اپنے رحم و فضل سے اے کبیرا اسکا سر دو گرم تیری ہاتھ ہے بعد اسکے عاقلہ باغ و شان پہلے جو جو تھے ملازم شہر کے اونکے نام اجرا کیا اس حکم کو</p>	<p>کی دعا او سننے کہ رب بے نیاز یہی ہے ہاتھو مین اپنی خاکسار نیک کر انجام تو اس کام کا رکھنا میری شرم تیری ہاتھ ہے خاص کمرہ مین ہوئی جلوہ کنان یا کہ دیگر شہرون مین مامور تھے ای مری ہاتھو سب آگاہ ہوئے</p>
---	---

آج سے اس اپنے کاروبار کی
 دیکھتے ہی یہہ نوشتہ لاکلام
 آکے دوسب حاضری کی اطلاع
 حکم تحریری ہر اک پھر یا نیگا
 واجب التعمیل ہوگا حکم وہ
 پھر تو تحریری ذریعہ سے مدام
 الغرض اس حکم سب اہلکار
 حاضری کی غرضی دی ہر ایک نے
 عاقلہ کون کر تھی انجہام کی
 منضبط پھر کر کے کام ایک ایک کا
 بعد ازان ہر ایک کو خدمت کیا
 نرختامے ساری چیزوں کے منگا
 کر دیا آگے کو بھی یہہ انتظام
 بعد چن دے پھر نیا مہتابان
 باپ کی اسکے تھی جسے رسم و راہ
 ہند کے شہر و نگر بنو وائے تھے
 مثل روم و مصر و ایران و عرب

مہتمم ہوں مستقل میں واقعی
 حاضر آؤاں تانہ پرستام
 اپنے کار منجسی کی اطلاع
 کام اک اک کو بتایا گیا
 لائق تعمیل ہوگا حکم وہ
 پائے گا ہر ایک حکم خاص و عام
 آگئے دولتکدہ پر برق و ار
 اطلاع عہدہ کی ہر ایک نے
 لکھ لی اک فہرست سب کے نام کی
 حکم تحریری سے سب سمجھا دیا
 دی مگر نخواہ ماہانہ بتا
 دیکھے اسنے غور سے پھر بار بار
 نرختامے روز آتے اسکے نام
 اس نے لکھ لکھ کر کئے نام و روان
 فی زمانہ جو کہ تھے ذمی عز و جاہ
 یا وہ باشندہ تھے ملک غیر کے
 چین و ترکستان و جاپان و حلب

نامے سچے سبکواسنے حبقتد
تھا یہی مضمون ہر اک کا بے خطر

نقل نامہ ہفت سلا با نامہ ہران ملک

آپ کو خوش رکھے اللہ ہر زمان
گوش دل سے سنئے گا ای نیکے
نام مشہور جہان ہے عاقلہ
باپ نے میک کر کیا ہوا انتقال
نسل میں فیروز کے کوئی نہیں
یا سنبھالے اوسکا سب یہ کاروبار
پر وہ کی پابند بھی بے انتہا
اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہتمام
والد مرحوم کے اوپر جو تھی
اسلئے خدمت میں ہوں میں ملجی
ویسے ہی رسم قدیمانہ رہے
آپ ہوینگے معین ہر کام کے
مثل رولی چہرہ و غلہ شال و سن
آپ کو سچا کروں اسے مہربان

میکر محسن میکر سچے مہربان
بعد تسلیمات کے یہ عرض ہے
لڑکی ہے فیروز کی بیہ نادہ
عوضہ کچھ گذرا کہ پنچ پایہ ملال
احقر کے ماسوا اب جانشین
جو کرے بعد اوسکے وہ ابرائے کار
گو کہ عورت ذات ہی بیہ عابرا
پر تو گل پر خدا کے لاکلام
اب وہ الطاف و عنایت آپ کی
مجلو بھی یاد آگئی ہے اسگھڑی
مجھ پہ بھی چشم کریمانہ رہے
مجھ کو ابید قوی ہو آپ سے
چاہتی ہوں میں کہ اشیا و وطن
آپ کو مان سہ جواران میں یہ مان

باقی
سام
ملاع
امیگا
م وہ
عام
وار
نے
ہام کی
ادیا
سا
پارما
نام
مان
جاہ
بر کے
ملب

اور جو اشیا ایسی ہیں انہیں تک نام
 شیشہ و آلات کے اقسام سے
 آپ میرے پاس بھیجا کیجئے
 یہ بھی ہو ممکن جو میں ایسا کروں
 پر کسی باعث سے گرتا خیر ہو
 وقت پر قیمت مہیا ہوگی جو
 بس یہی تھی عرض میری والسلام
 سب یہ اوسکے نامہ ہاؤر فشان
 دیکھ کر فیروز کے مزید حال
 کیونکہ سب اخلاص و الفت رکھتے تھے
 آدمی فیروز یا اخلاق تھا
 راستی اوس کا عمل تھا رات دن
 پر وہ سب فیروز کے جین حیات
 حوصلہ عالی دماغی حُسن و عام
 اب جو پہنچے عاقلہ کے نامہ جات
 عاقلہ کے پاس کو لکھا جواب

آپ کے ہاں سے گران میں اس مقام
 یا کہ ہر ہر نوع کے ہیں پارچے
 قیمت اونکی مل پہ اپنی لیجئے
 ساری قیمت پیشگی ہی سجدوں
 تو خیال اوسکا نہ دامن گیر ہو
 بھیج دی جایا کریگی آپ کو
 راقم اسکی عاقلہ ہو لا کلام
 جسکٹھی پہنچے کہ نرد و تاجران
 سب کو لاحق ہوگی رنج و ملال
 ہر طرح قلبی محبت رکھتے تھے
 نیکیوں میں شہرہ آفاق تھا
 تاجران ملک تھے سب مطمئن
 سن چکے تھے عاقلہ کے بھی صفات
 عقلمندی راست بازی انتظام
 تو ہر اک نے شفقت و الفت کے ساتھ
 سب کا اک مضمون تھا یہ آب و تاب

منقل نامہ تاجران بجواب نامہ عاقلہ

تھام
چے
لیجئے
رون
نیر
بکو
لام
جران
لال
تھے
ن تھا
طن
صفا
تھام
ساتھ
ناب

اے ذکیہ باتیرہ عاقلہ
تم سے ہو راضی خدای دو جہان
اب دعا کے بعد یہ معلوم ہو
کر گئے فیروز بھائی انتقال
حق تعالیٰ مغفرت اذکی کری
راست بازی اذکی تھی اس سرب
جانتے تھے اذکی بھائی ہم ہدام
خوش ہوئی اس بات سے ہمیشہ
کام تھا یہ گو کہ دشوار و اہم
آفرین مت کو کہ لڑکی ہو مگر
اسمین کچھ والدہ جائی شک نہیں
لاکھ کی دو لاکھ کی جو شے لکھو
پیشگی قیمت کی کچھ حاجت نہیں
ہو جن اشیا کی ضرورت اس جگہ
ہر بھلائی کو تمہارے واسطی
اب ہر اس خط کا دعا پر اختتام
عاقلہ نے پائی جب یہ خط تمام

ناظمہ ہر دل عزیزہ عاقلہ
زندہ رکھتے اور ہمیشہ شادمان
خط تمہارا آیا بھان امی نیکو
دیگئے ہم کو بہت رنج و ملال
آدمی کیا خوب باخلاق تھے
جسکی ہم لوگوں کے دلمین تھی جگہ
تم بھی بیٹی کی جگہ ہو لا کلام
تم نے خود تھا نیا جو اپنا کاروبار
پر رکھا ہے مئے ہمت کا قدم
باندھی ہے ہمت کی مردانہ کمر
ہر طرح سے ہم تمہاری بین معین
ہم بیان سے بیچدین امی نیکو
بیچدین باپ کرا می معین
ہم کو لکھو جبکہ تم اے عاقلہ
ہر طرح موجود ہیں ہم ہر گھڑی
تم کو خوش رکھتے خدائے فوالکرام
تھے اسی مضمون کے جو سب لا کلام

ہو گئی بٹاش پڑھ کر وہ کمال
 کام اطمینان سے کرنے لگی
 چھوٹے چھوٹے تاجران سے تب
 اون کو اپنے پاس بلوا کر کھا
 چرم و غلہ رولی سن یا غیر آن
 خود ہی دیجا یا کرو تم بے طلب
 جس گھڑی جو چیز ہو جتنی بہم
 نرخ روزانہ پر ہر اک چیز کے
 الغرض سمجھا چکی یا تین حیب
 پھر مکان بنوائی کچھ عالی نشان
 ہو گئے اوس شہر میں جو تندر
 قبضہ و دیہات کے تاجر تمام
 ایک افسر رہتا تھا اس کام پر
 جو خریدی جاتیں وہاں اشیاء عام
 پیش کرتا عاقلہ کے سامنے
 افسر اک اور کچھ سپاہی مرتھے
 رہے جو ہر دم مسلح اس مقام

دل سے سب جاتا رہا رنج و ملال
 بعد چپ کے فکر اک اوسنے یہ کی
 شہر ہی میں رہتے تھے جو بیشتر
 اسے گروہ تاجران باصفا
 لاکے تم سچا کرو و خوف بیان
 نقد بلجیا یا کریں گے دام سب
 کوٹھی پر تلوا دو لاکر بیش و کم
 دام کٹ جایا کریں گے کوٹھی سے
 سب کو پھر نصرت کیا با صطرب
 مال اور اجناس رکھنے کو وہاں
 اور بطور کارخانہ نام نہ
 سیچتے وہاں لاکو سب اشیاء عام
 جس کا کار منصبی تھا یہ سب مگر
 لکھ کے رذرانہ حربہ پر تمام
 دام دلواتا تھا سب کے مال کے
 مال خانہ کی حفاظت کے لئے
 رات دن سب دیتے تھے پھر وہ دام

الغرض گذرے جو مین دو تین ماہ
 مال اتنا ہو گیا تھا جمع وصال
 عاقلہ نے دیکھی جب اتنی متاع
 لکھی خواہش جسے جس چیز کی
 بل بھی ہر اک کو روانہ کر دیا
 قیمت و وزن وعدہ بھی تھا لکھا
 یہ بھی ہر تاجر کو خط میں لکھ دیا
 وہاں کی اشیاء ضروری سجدین
 جو کمی بیشی ہوا زروئے حساب
 الغرض مال اسکا سب ہو کر وان
 دیکھی جو ہر ایک نے فرد حساب
 عاقلہ نے دام ہر اک چیز کے
 کیونکہ وہاں ان چیزوں کا جو خرچ تھا
 اسلئے سب عاقلہ سے خوش ہوئے
 عاقلہ عورت دیانت دار ہو
 پس سبھوں نے خرچ فرد مرسل
 مال موصولہ کی قیمت کا جو تھا

کا رستہ نہ پر ہوا فضل اللہ
 جو کئی لکھ کا تھا بے ریب گمان
 تاجرون کو ہر جگہ دی اطلاع
 شو وہی استغنیہ ہاں سے بیجری
 جسمین نام و نرخ ہر شے درج تھا
 خرچ بھی تحریر تھا ارسال کا
 آپ یہاں کو حسب فرد مرسل
 اونکے دام اس مال سے جبر اکریں
 مطلع کیجئے مجھے اوس سفتاب
 کچھ دنوں میں پہنچا نزد تاجران
 تو ہوا روشن سی با آب و تاب
 نفع اپنا کم لگا کر مین لکھے
 نفع اوس سے بیشتر ثابت ہوا
 اپنے دلبین دفعتاً کہنے لگے
 مستعد ہے قابل و ہشیار ہے
 شیشہ و آلات و قسم پارچہ
 اپنے ہاں سے بھی روانہ کر دیا

لال
 کی
 تر
 صفا
 بان
 ا
 لم
 سے
 ب
 ت
 تر
 م
 تر
 م
 م
 م
 م

<p> وجہ جسکی سب نے یہ تحریر کی وہ نہایت ہی منافع سے بلکین نفع اپنا آپ نے تھا کم رکھا سیر چشمی و دیانت دیکھ کر اسکی اشیا اور سچو سامت مال کی قیمتیں ہم نے سجدین تو ہمیں خط سچو اس مضمون کا بل سے روشن ہوگا سبب آفتاب عاقلہ کے پاس پہنچے جگہ ٹھی اور دیابے حد تجارت کو بڑھا آئی میں اشیا ہماری بشمار یا وہ ہر ہر نوع کے ہیں پارچے غیر ملکوں کی نہایت پھنسا نفع دینگی جو یہاں پر بیشتر جستقد رچاہے خریدے مخیر ہر جگہ خلوق و دیانت میں سوا تاجرانِ شیشمار آنے لگے </p>	<p> اور کئی لکھ نقد بھیجے پیشگی آپ نے جو جو کہ اشیا بھی تھیں جس سے ہم پر مرہن ثابت ہوا پس ہوئے خوش آپ سے ہم بیشتر اسلئے جو ہے یہ نقد مرسلہ جو جو اشیا آپ کو مطلوب تھیں اگر ضرورت اور ہوا سکے سوا جو ہر اک شے کا تفصیلی حساب مال و نامے اور کئی لکھ پیشگی تو بہت اوسنے کیا شکر خدا بعد چند دیوید یا یہ اشتہار مثل تسم شیشہ و آلات کے دیگر اشیا بھی میں انکے پاس جنکی قیمت کم رکھی ہو جانکر پس ہر اک تاجر یہاں پر آنکر چونکہ شہرت پا گئی تھی عاقلہ اسلئے ہر شہر اور قصبات کے </p>
--	---

کر لیا ایک شی کا سودا بعض نے
الغرض یو دین یہ عالمی مرتبہ
یہاں کی اشیا اور جات بھی بیعتی
نفع کم لینے سے اسکا مال سب
یہاں کی ہر شے مول لیتی جیگر می
بیعتی پھر اسکو ملک غیر کو
اس سے اسکی آمد ماحسانہ کی
بعد چندے یہ صوا فضل خدا
پھر تو اسنے کی یہ عالمی ہتی
لندن و امریکہ روم و چین سے
تھیں کلین کچھ کپڑے کیلئے
کچھ مین کاغذ بنتا تھا صاف و دبیر
اسنے پھر اک انتظام خاص سے
افسر اک ہر کارخانہ مین بڑا
پر ہزاروں آدمی ماتحت تھا
تھے یہ سب افسر ولایت غیر کے
اب کلون کے کارخانوں مین تمام

نصف لکھتہ تک کا خرید بعض نے
جاری رکھتی تھی ہمیشہ سلسلہ
غیر ملکوں کی منگاتی ہتی تھی
جلد بجاتا تھا دم مین بے تعب
جمع فوراً لاکھوں کی ہو جاتی تھی
نفع کی ایسے پروہ نیک خو
دن بدن لاکھوں کی نوبت ہوئی
بیشمار اسکا جتنے پڑ ہوا
سب کلین منگو آئین ہر ہتھم کی
مول بھی سبکا لگا لاکھوں کے
کچھ کتابین چھاپ نیک واسطے
باقیوں مین مختلف اور اور چیز
کارخانے کل کے سب جاری کئے
رکھا تھا نوکر بڑی متسخاہ کا
افسر ہر کارخانہ کا جدا
کل کے سب کاموں سے خوب آگاہ تھے
جتنی بھی دنیا کی تھیں اشیا عام

رات دن تیار رہے ہوں لگین
 روز اس کثرت سے چیزیں بنتی تھیں
 وہاں پہ سوداگر ہر اک اقلیم کے
 کاغذات و پارچہ یا غیہ لڑن
 تو ہر اک تاجر دکھاتا تھا یہ سا کھ
 عاقل نے یہ کیا تھا اہتمام
 مسہینہ کی یکم تاریخ کو
 کارخانوں کے رجسٹر و کمپکر
 جتنی باقی ہوتی مال و نقد کی
 یہ نہ تھا مقدور اسکے سامنے
 لائق و شایا تھی بے انتہا
 کرتا کوئی کچھ بھی گربشی کمی
 الغرض جب کر چکی یہ نیک نام
 یعنی اسکے کارخانے بشمار
 تو کچھ عرصہ میں بہ افضال خدا
 پھر تو اسنے مطمئن ہویشتر

ہوش اہل دید کے کھونے لگین
 مالیت میں جو کروڑوں ہی کی تھیں
 مال آا کر کثرت لیتے تھے
 لیتا تھا جسم گروہ تاجران
 نقد قیمت دیتا تھا دس ہزار لاکھ
 روز بلجاتا حساب اسکو تمام
 آمد و خرچ و منافع ہوتا جو
 جانچتی تھی غور سے وہ ذی ہنر
 کو ٹھہرو نہیں جا کے خود پر تالیتی
 جو کوئی نوکر تغلب کر سکے
 لیتی روزانہ حساب ایک ایک کا
 اسپہ ہو جاتا تھا فوراً منجلی
 کارخانوں کا بھی اپنی انتظام
 ستقل قائم ہو ویل و نہار
 جمع بے پایان خزانہ ہو گیا
 کی توجہ اپنے دیگر امور پر

سخاوت و اخلاق و احسانات

ایک دن بیٹھی تھی یہ ذی حوصلہ
میں نے اب تک جتنی کوشش کر کی
پر نہ مجھ سے حق کے بندوں کی کبھی
جس سے خوشنودی اللہ و رسول
اہل دنیا میں بھی ہوتا میں انعام
پس مجھے یہ کام کرنا چاہئے
کر کے اوسنے یہ خیال انکے تیب
رہنے والے تھے جو ملک غیر کے
دیکھے نقشے حکم سب کو یہ دیا
ایک بین اگر فروش ہوں عوام
عمرگی سے کام ہوئی سب کے صاف
پاتے ہی اس حکم کو با صدرب
کرو یا تیار سب نے جلد تر
جو مسافر خانہ تھا ہر عوام
ایک کمرہ میں بورچی خانہ تھا

ناگہ سان آیا خیال اس امر کا
مال و زر کے جمع کرنے میں وہ تھی
کچھ مدارات و تواضع ہو سکی
آخرت کی واسطے ہوتی حصول
تا قیامت یاد کرتے خاص و عام
عاقبت سے بھی تو ڈرنا چاہئے
کچھ کتنے معمار و کاریگر طلب
کام میں اپنے بہت ہتھیار تھے
دو مسافر خانے ایسے ہوں بنا
دوسرا ہو خاص لوگوں کا مقام
پر نہ ان نقشوں کے ہو کچھ خلاف
ہو گئے تعمیر میں مشغول سب
اون مسافر خانوں کو با صدرب نہر
یوں کیا تھا اوس میں اوسنے اہتمام
اک ظروف و جنس کے کہہ رہے کا

کہانا کھانیکا تھا کمرا اک جدا
 ماسوارحت کے کمرے بشمار
 غسلخانے بھی کئی تھے ایک جا
 جو کہ خاصون کا مسافر خانہ تھا
 اوسکا بھی عمدہ بورچی خانہ تھا
 جبین دنیا کی سبھی نعمات تھیں
 اک بڑی کوٹھی تھی از حد خوشنما
 جسکے صدمہ کمرو اک خوب لی کیٹھا
 ہر جگہ کی جنین اشیا عجیب
 کوٹھی کے چاروں طرف اک باغ تھا
 خوشنما حمام بھی تھا اک جدا
 عاقلہ نے یہ کیا تھا اہتمام
 جو مساکین و مسافریا غریب
 اسکے نوکرا کے ٹھہراتے انھیں
 تین دن تک اک بڑا خلاق سے
 ناشتہ اک دیکر بعد ازان
 آتے تھے گرتا جران ذی وقار

خوشنما از حد وسیع و پھنسا
 تھے صفائی سے نہایت پر بہار
 دور پاخانے تھے کچرے سے جدا
 اوسکی زمینت میں تکلف تھا بڑا
 متصل ہی اوسکے بودی خانہ تھا
 اعلیٰ اعلیٰ قسم کی سوغات تھیں
 اتراحت کو نہایت پھنسا
 سب عزیزین تھے خوش اسلوبی کیٹھا
 رکھیں تھیں ہر موقع بہ موقع سب
 خوش فضا شاو اب از حد دلکشا
 دور پاخانہ بھی تھا اک پُر صفا
 اپنی تدبیرات سے بہر عوام
 شہر میں ہوتے تھے دار و مصیب
 عام لوگوں کے مسافر خانہ میں
 سبکی خاطر اور ضیافت کرتے تھے
 کرتے تھے نصرت بعد از روشن
 یا کہ سیاحان عالی اقدار

شہر کی سیر و سیاحت کے لئے
تو اونھیں اسکے مقرر محرم و دار
لاکے کوٹھی پر فروکش کرتے تھے
پھر کچھ حرمی و ہانپر آنکے
تاسفر کی ماندگی ہو جائے دور
جب نہا نیسے فراغت ہوتی تھی
اسلئے سب خانسا مان ذی ہنر
جسکے پہلے سے دسترخوان پر
میوے سارے اور فواکھ بھی تمام
اک قرینے سے چُنے ہو تو وہاں
بعد اکل و شرب خدمتگا راونھیں
جسکے ہر قسم کا سامان عیش
یومین پھر شبکو بھی دسترخوان پر
زروہ - قیرٹی و شیر و شیر مال
خشک و نمکینی - پلاؤ و قورمہ
عمدہ عمدہ قسم کے نامی کباب
نعمتیں دنیا کی ہر اک قسم کی

یا کسی اپنی ضرورت کے لئے
خلق سے پیش آ کے باغ و تار
خاطر مہمان کا دم بھرتے تھے
غسل کو حمام میں لیجاتے تھے
سارے تنہیں تازگی کا ہو و فوہ
تو معاً کھانکی چاہت ہوتی تھی
خاصے کے کمرہ میں لاتے میخطر
حلوے اور چٹنی مرے سر بر
چار بسکٹ ہر طر حکے سب طعام
دیکھ کر حب کو ہو مہمان شادمان
لاتے وہاں سے کمرہ آرام میں
رہتا تھا حاضر پرے خوابان عیش
ہر طر حکے کھانے ہوتے تزیہ تر
شولہ بریانی - شجن - چندال
نان اور پولا پراٹھا - شوربہ
چٹھے اپنے فری میں لاجواب
ہوتی تھیں لایق امیر و نئے سمجھی

خوش تیزی سے کہلاؤ تھے طعام
 خواہ گاہ میں لاتے تھے باکروں پر
 ٹیلیوں کا خس کی رہتا اہتمام
 ہر گھڑی نیکم ہلانیکے لئے
 خواہ گاہ کے متصل سلگی ہوئی
 مہمان سب خواب راحت کرتے تھے
 رہتی یقین حاضر سواری نوبہ نو
 بگھی جوڑی اور فٹن ملک کے
 شہر کی سیر و سیاحت کرتے تھے
 عاقلہ اون کو بصد اعزاز و شان
 کرتی تھی اون سبکی خاطر بھی بڑی
 حشمت و ہمدردی سے باطن زینکو
 خاص مہمانوں میں سے جو ہوتے تھے
 نام شاہ وقت کا رسم عوام
 سیر نشی سے لکھا کرو بکھستی
 مجتمع تاریخین کرتی رہتی تھی
 ہوتے تھے نعت بصد اعزاز و شان

سب ملازم کر کے اچھا اہتمام
 بعد کھانا کھانیکے وہ خوش سیر
 جب گھم گری کے موسم میں تمام
 چند وہ مہمان نوکر مقرر رہتے تھے
 فصل سرما میں انکٹھی ہوتی تھی
 الغرض اس بڑی آرام سے
 واسطے مہمان کے سیر شہر کو
 مثل اسپان صبارفتار کے
 اونپہ وہ ہو کر سوار آرام سے
 جو غریبوں سے ہوتے مہمان
 گھیر میں پردہ کر کے بلوالیتی تھی
 پوچھتی اونکے مزاج و حال کو
 تاجر و سیاح ملک غیر کے
 اونکے ملکوں کا طریق و انتظام
 نیز ہر مہمان کے حالات بھی
 اس طریقہ سے وہ ہر ملک کی
 تین دن کے بعد ساری مہمان

<p>ہوتی تھی گر مہمان خاص کو تو وہ چرچہ اعلیٰ بحیثیت بیہہ اگر ملک مناسب جانتی گفت گو کرتی بہت اشفاق سے شفقت و مہمان نوازی سحر پھر تو ہر اک ملک میں شہرہ ہوا شہرہ بیہ سن سنکے شہزاد کے شیر خود بخود بے انتہا اشتاق ہو ملکے اوس سخن نہایت ہو گئے گھر پہ جا کر مدح کرتے تھے بڑی</p>	<p>عاقلہ سے ملنے کی خود آرزو لکھنا تھا باعث بھی اپنی ملنے کا تو پس پردہ او سے بلوائی تھی پیش آتی تھی بڑے اخلاق سے کچھ دنوں میں جب ہوئی بے انتہا عامتہ کے خلوق کا عادات کا اور نواب و امیران کبیر دور سے آتے تھے اوسکے پاس کو دعوتیں کہا کھا کر رخصت ہو گئے عاقلہ کے انتظام و حُسن کی</p>
---	--

دین داری اسلام

<p>ایک شب کو عاقلہ اللہ کی جو و فور خوف حق سے قدائی طاعت حق مغفرت کا ہی سبب ساری بندی ہوں اگر طاعت گزار سب اگر ہو جائیں کافر سرسبز</p>	<p>طاعت و تسبیح میں مشغول تھی بات اوسکے دلیں پیدا یہ ہوئی ورنہ طاعت سے غنی ہی ذات پر نفع حق کو کچھ نہیں ہی نہ ہزار کچھ نہیں اوسکی خدائی کو ضرر</p>
--	--

ختم طعام
کرو فر
ہتمام
لئے
ہوئی
نی تھے
نوبہ نو
کے
تھے
مان
بی
م
بی
ان

مالدار اوسنے جو بعضون کو کیا
 تاخیر اون سب کی لین وہ خوش نصیب
 اونکی راحت کے کرین سامان کل
 بالعموم آرا نگہ بنوائین وہ
 بر طریق عام رہ میں جا بجا
 پس خدا نے اپنی فضل و لطف سے
 دین بھی سچا اسلام ہے
 چونکہ سب دینوں میں ہی بہتند
 رونق اسکو دینا مجہد فرض ہی
 بندگان حق کی آسائش کا بھی
 حیف اب تک میں نے محتاجین کی
 اپنی غفلت سے خبر تک بھی نہ لی
 کل بروز خشر کیا دونگی جواب
 ان خیالوں سے وہ کچھ ایسی دُش
 خوف حق سے کانپتی تھراتی تھی
 روکے درگاہِ خدا میں پھر شتاب
 جس طرح دنیا میں اپنی فضل سے

ظاہر اوس سے یہی ہے
 عام بندے میں جو محتاج و غریب
 نہرو دریا کے کرین تعمیر پل
 چشمہ و تالاب و چھ بنوائین وہ
 مسجدین محتاج خانو دین بنا
 دولت و حشمت عطا کی ہی مجھے
 جسکا باقی تا قیامت نام ہے
 محکو کرنا چاہئے اسکی مدد
 ہو وہ حامی یہ خدا سے عرض ہی
 سعی کرنا مجہد ہے اب واجب
 جنگی حق نے یہ امانت سونپی تھی
 قرۃ اللہ خدست کچھ نہ کی
 اس امانت کا میں کیا دونگی حساب
 قلب میں طاری بڑی قوت ہوئی
 اور صد اجاری تھی استغفار کی
 عرض یوں کرنے لگی وہ با حجاب
 کر کے بند و نکا امین بھیجا مجھے

ویسے ہی دنیا سے امیرِ ربِ غفور
 الغرض یومین اوسے اوس جا پر
 صبح معماران و کارِ یگر بلا
 شہر میں خود جا کے موقعہ موقعہ پر
 مسجد جامع کو بنواؤ و صہان
 ہوں کئی محتاج خانے بھی بنا
 الغرض کوشش سے تھوڑی عرصہ میں
 پھر توجو عالم تھے یا فاضلِ بڑے
 تا ہمیشہ وہ نصلح و عطا و پند
 درسِ دینیات و احکامِ خدا
 عام مخلوقات کو ہر دم سکھاتین
 اک مینادی پھر کرائی یہ عجیب
 اندھی بہری۔ لنگڑی۔ تو لے۔ یا پھر
 پارچے ہر فصل کے وہ او طعمام
 پھر تو محتاجوں کی یہ کثرت ہوئی
 سب پہ بخش ہوئی از راہِ خدا
 بر طریقِ عام خیرات و زکوٰۃ

عاجیہ کو تو اٹھنا بے قصو
شب ہوئی ورد و وظائف میں بسر
حکم اوسنے افسر و نکویہ دیا
مسجدین بنوا و کچھ اب جلد تر
جو کہ موقعہ شکر ہو درمیان
جنت کو خود بنوائیں اس پر لا
بنگئے محتاج خانے مسجدین
مسجدوں کے واسطے تو گر کھے
امر و تہی شرع قول سود مند
طاعت پیغمبر ہر دوسرا
اور نماز باجماعت بھی پڑھائیں
جو کہ بین اشخاص محتاج و غریب
آئین سب محتاج خانوں میں کثیر
پائینگے محتاج خانوں سے دام
کچھ نہ جامعہ حاج خانوں ہی
ماسوا اسکے یہ جاری فیض تھا
بستی رہتی چاہی دن ہو چاہی رات

<p>کرنے کو سب انتظام اس کام کا اب دعا عاقلہ کا سر پر دین داری کی ترقی ہو گئی سب مسلمان اک طریق عام سے ماسوا تحصیل دینیات کا پڑھ پڑھا کر اپنی شوق و ذوق سے الغرض مشکور ہو کر خاص و عام ہر جگہ ہر ملک میں شہرہ ہوا</p>	<p>محکمہ پورا مستر ہو گیا یہ اثر طہا ہر ہوا تھا جلد تر چرچا گھر گھر تھی نہ اور وہ کی تھے بڑے پابند امر و نہی کے سبکے و لمین شوق پیدا ہو گیا عالم و فاضل بہت سی ہو گئے عاقلہ کے تھے معترف بالتمام عاقلہ کے خلق و بخشش کا بڑا</p>
--	---

عاقلہ کی شادی کا حال

<p>تذکرہ جب اسکے سب و صاف کا تو او سے سن سنکے شاہانِ جہان خاص کر شاہِ بجنار انو جوان یعنی حسن و فیض و وجود و خلق عام زیر کی تدبیر صائب اور نجا غائبانہ اس پہ عاشق ہو گیا قادری طلق نے اپنی فضل سے</p>	<p>ملکوں ملکوں عام لوگوں میں ہوا ہوتے تھے بے انتہا شب و امان سنکے اسکی سب صفات و خوبیاں حوصلہ عالی و داعی انتظام ہمت و شیرین کلامی عطا ولمیں اپنے خوریہ کرنے لگا خلق کین عورات مرد و نیکے لئے</p>
---	---

تادہ اونکی سوس و غنوار ہوں
 پر یہ جب ہی ہوں اگر وہ منتظم
 کیونکہ ایسی ہوں تو اونکی ذات سے
 جتنے بھی کہنے کی ہوں چھوڑی
 ماسوا مردوں کی بھی سب زندگی
 اور اگر قسمت کے مردوں کو پڑے
 جو کہ ہوں بے عقل و جاہل عیب
 تو بس ان سے ساری مردوں کی حیات
 خاندان بہرین بھی دانستہ تفاق
 عورتوں سے ایسی اکثر روز و شب
 کم سنی میں لڑکے کی جو والدین
 کچھ غرض اس سے نہیں ہوتی انہیں
 وہ تو بس یہ دیکھتے ہیں موبہ ہو
 تا نکالیں اپنے دل کی حسرتیں
 نیک ہی چاہے وہ بد انجام ہی
 نیک گرنے کی وجہ سے بھلا
 شوہر و زوجہ میں پڑتا ہے بگاڑ

روز و شب ہر دم شیر کار ہوں
 قابل و عاقل مدبر ہستم
 بہنچین سارے خاندان کو فائدہ
 سبکی ہوا اصلاح اونکے فیض سے
 گزری اونکے ساتھ باعیش و خوشی
 سابقہ دنیا میں اون عورت سے
 مفد و بد خواہا کا پر خطا
 تلخ ہو جاتی ہی دن ہو یا کہ رات
 ڈالتی ہیں وہ عس و اتفاق
 سابقہ پڑنیکا ہی اک یہ سبب
 شادی کر دیتے ہیں با صدیر و نین
 دیکھیں جوڑ کی کی خواہ عاقتیں
 کہنے کی اپنے ہو چھوٹی سی ہو
 گھر میں چلتے پھرتے اوسکو دیکھیں
 اونکو تو چاہت سے اپنی کام ہی
 بد ہوتی تو گھر وہ دوزخ ہو گیا
 عمر کا کٹنا بھی ہوتا ہے پہاڑ

سرد ہو گیا
 اجلہ تر
 ساؤر و قی
 نہی کے
 پیدا ہو گیا
 ہی ہو گئے
 زلف بال تمام
 ش کا بڑا

و نہیں ہوا
 شادمان
 بخویان
 تنظیم
 و ط
 نے لگا
 نے

رفتہ رفتہ کنبے میں بھی تقیر باتیں دلیں سوچ کر یہ شاہ کا چاہے کچھ ہوا اپنی شادی بہر نام عاقلہ گو کوئی شہزادی نہیں جس سے شاہان جہان پر آجکل یہ تصور کر کے دلیں نہر	ڈالتی ہو وہ اوٹھا کر صف دقت اعظم ہونے لگا عاقلہ ہی سے کرونگا لا کلام پر لیاقت اسکی ہو وہ بالیقین گوئے سبقت لیگئی ہو فی المثل اک خط شوقیہ لکھا جلد تر
---	---

نامہ شوق بنام عاتلہ منجان شاہ بخارا

ای ذکی وزیر کی ذی حوصلہ آپ کو معلوم ہو بعد سلام زیر کی و نیک نامی آپ کی میں بھی یہاں شکرت خور ہوں اگر کچھ مانع نہو گر آپ کو تو خوشی سے اذن دواؤ ذی فنون آگے شوق دید پر ہو اختتام نامہ یہ لے کر سفیر تیر پا تو بحسب قاعدہ اعزاز سے	فضل حق سے اور رتبہ ہو ہوا آپ کا شہرہ ہو عالم میں تمام حوصلہ خوش انتظامی آپ کی اسلئے ملنے کا خواہش مند ہوں اور خلاف طبع اقدس بھی نہو آپ سے میں تاویں آکر ملوں لکھتا ہے شاہ بخارا و السلام جسگٹھی کشمیر میں داخل ہوا عاقلہ کے آدمی لے کر چلے
---	--

جو کہ خاصون کا ساقی خانہ تھا
 مستعد تھے ہر دم اُسکے کام میں
 لیکن بحسب قاعدہ ہر رنگ میں
 اُسکو سب دکھلائی سیرِ شہر بھی
 شادمان سجد ہوا وہ نیک نام
 اسلئے تعریف وہ کرنے لگا
 اُسے تب اپنی تین طاہریا
 میں ہوں ایک شاہِ بخارا کا سفیر
 نامہ شوقیہ اُسکا لایا ہوں *
 پیش اُسکو خود کرون میں آنکر
 زرب و زینت کا کیا کچھ اہتمام
 شیشہ و آلات سے پیراستہ
 پیچھے پردہ کے بلا کر بات کی
 لیکے خط پڑھنے لگی وہ خوش
 جسکایہ مضمون تھا با بعد آب و تاب

اُسجگہ سب نے اُسے مہمان کیا
 غسل کو داخل کیا حتماً میں
 تین دن تک پُر تکلف دعوتیں
 اک سواری پر بٹھا کر روزہ ہی *
 کارخانے بھی دکھائے بالتمام
 انتظامِ عاقلہ اچھا جو تھا
 تین دن تک سیرِ حب وہ کر چکا
 عاقلہ کو دی حسبِ وقتِ اخیر
 آپ کی خدمت میں بھیجا آیا ہوں
 آپ اجازت دین حضور کی اگر
 عاقلہ نے شکے اُسکایہ پیام
 سب مکانوں کو کیا آراستہ
 ویکے اسکے بعد اذنِ حاضری
 پوچھ کر اقل مزاج و حال سب
 پڑھکے فوراً ہی لکھا اُسکا جواب

جوابِ نامہ شاہِ بخارا منجانبِ عاقلہ

اکرم
 تم ہو گیا
 لا کلام
 ہا بالیقین
 ہونی امثل
 اجلد تر

بخارا

تنبہ ہو سوا
 میں تمام
 سامی آپ کی
 مند ہوں
 میں بھی نہو
 کر ملوں
 سلام
 جی اعلیٰ مولیٰ
 رچلے

خلق پرور امی شہ عا دل بان
 حق تعالیٰ آپ کو قائم رکھے
 پہلے ہی حمد خدا لغت رسول
 حق جسے چاہی سنہ ازالت کی دی
 بین خدا کا شکر کرتی ہوں سوا
 کفش خانہ گو کہ اس قابل نہیں
 غیرت و ربا حرم ہو جائیگا
 اگر غایت سے متفخر کیجئے
 جسکٹری بھی ہو مگر قصد حضور
 آگے اب حد ادب کا ہی مقام
 دیکھے یہ نامہ سفیر شاہ کو
 کچھ پئے نذر شہ والا نشان
 ساختہ سب سے پاکت بکودے
 ہو کے نصرت عاقلہ سوشل تیر
 شاہ کے دربار میں حاضر ہوا
 استمانہ بوس ہو کر اُسنے تب
 پیش شہ مداح تھا بے انتہا
 شوکت و شمت پناہ و سیکر ان
 دولت و اقبال بھی دائم رکھے
 ہوئے پھر تسلیم خدمتین قبول
 جسکو بھی چاہی عطا عزت کری
 جو ہوا عزم شریف اس سمت کا
 پر قدم سمیت سے بالیقین
 رشک گلزار ارم ہو جائیگا
 تو نہ سے قسمت نہ ہی طالع مرے
 احقرہ کو مٹ سلح کیجئے ضرور
 راقم اسکی عاقلہ سے لاکلام
 فخرہ خلعت دیا اک رو برو
 عمدہ عمدہ تحفہ جات و لسان
 کچھ جواہر قیمتی بھی دیدئے
 پہنچا پھر شہر بخارا میں سفیر
 لایا آداب شہانہ بھی بجا
 پیش نامہ کو کیا با صد ادب
 عاقلہ کے انتظام و خلق کا

ہر گھڑی ہر لحظہ حق اور وزیران
 پڑھکے اُسکو شاد و خورم ہو گیا
 حکم تیار ہی سامان سفر
 شاہ دور اندیش نے منگوا لیا
 آپ فرمایا میں نہ کچھ رحمت ذرا
 سیر کی نیت سے ہوتا ہوں ان
 اطلاع مدت و تاریخ کا
 پڑھکے وہ کرنے لگی دلیں قیاس
 باشکوہ و باسپاہ و باسور
 جو کہ شاہوں کے لئے شایان ہو
 اہتمام اس عاقلہ نے یہ کیا
 آئینہ بندی کا بھیجا حکم عام
 جا بجا پھاٹک لگاے قیمتی
 ہر طرح کی زیب و زینت سے سجے
 نمایاں لگوائیں تھیں باکر و فر
 قمقمے بلور کے ہر شاخ پر
 مدح کی قابل نہایت خوشنما

دعوت و مہمان نوازی کا بیان
 حال شکر شاہ نے نامہ پڑھا
 بس معاصا در کیا باکر و فر
 پر اجازت نامہ شاہ بہن کا
 احتیاطاً یہ بھی شدہ کو لکھ دیا
 بین فقط کشمیر تک امیر مہربان
 عاقلہ کے نام پھر نامہ لکھا
 جس گھڑی نامہ یہ پہنچا اُسکے پاس
 آئینکے شاہ بخارا اب ضرور
 اب یہ نہ رہا ہے کہ وہ سامان ہو
 اپنے شاہ وقت سے لیکر رضا
 شہرین پھلے صفائی کی تمام
 سب گلی کو چوئین اور مٹر کونپہ بھی
 تھے جو نقلی طور پر اچھے بنے
 روشنی کے واسطے بھی سرسبز
 نصب ہر اک جانہری تھی شجر
 جا بجا جنپر حربا و کام تھا

اوہ سیران
 محرم رکھے
 ن قبول
 زنت کری
 عمت کا
 بالیقین
 سائیکا
 حمرے
 بے ضرور
 لاکلام
 و برو
 ستان
 نے
 مفیر
 بجا
 ب
 کا

<p>تھیں بہت کثر تسے آتش بازیاں چھوٹنے میں کرتیں جو گلکاریاں سب تماشے کے لئے باقاعدہ شہر کی سڑکوں پہ باصد کرو فر پہر محل خاص تھا ایسا سجا مختصر لکھتا ہونہیں دل خواستہ عاقلم نے اس محل خاص کو واسطے ذی مرتبہ معانوں کے اب اُسے سجوایا طرز خاص سے اسمین جو کمرہ بڑا تھا بیچ کا فرش محل اسمین سب بچھوایا تھا خوب کین تھیں اُنپہ سب گلکاریاں سقف بھی سب آسمانی نگ تھی اُسپہ موقعہ موقعہ پر چھوٹے بڑے چاند سورج بھی تھے دوٹانکے گئی موتیوں کے برج بھی بہر ثبوت دیکھنا تھا جو کوئی اس کا سماں</p>	<p>پچھلے طہی مہتاب نگین چرخیاں عمدہ گل بوٹے دکھائیو ایساں نصب تھیں ہر موقعہ بہ موقعہ جا بجا تھان زرد وزری بچھے تھے رہبر جسکے لکھنے میں تسلیم نہ ہو دہوا تھا جواہر سے تمام آراستہ عمدہ بنوایا تھا باطرز نکو سب جواہر قیمتی جڑوائی تھے آبدشاہ جنار کے لئے بہر بار عام شاہی وہ سجا سبز ہر دیوار کو بھی تھا کیا اور گل بوٹو نہ مینا کاریاں عقل و مان اہل نظر کی دنگ تھی سچے توتی مثل انجم تھے بڑے جو بڑے آئین کے بنوائی تھے اسمین بنوائی محل سے تابہ حوت آسمان نوکا ہوتا تھا گمان</p>
---	---

تہ چرخیان
والیان
نہ جا بجا
تھے رہبر
ممن بخود ہوا
استہ
طرز نکو
تھے
کے لیے
وہ سجا
تھا کیا
کاریان
لی دنگ تھی
ہے جڑے
وامو تھے
تا بہ موت
گمان

چار جانب کو ہر اک دیوار پر
تختہ پر نیچے ہر اک تصویر کے
رنگ نوعیت بڑے شیشوں کے تھے
کچھ تھے فانوس و گلاس پر نصب
تھیں عجائب بیٹوں کی مشعلیں
بعض سے شکریہ مہمان کی بھی
کچھ وہاں گلستہ ہاتھ خوش نظر
تازہ و رنگین پھولوں سے بنے
اک طلائی تخت وہاں با آب و تاب
جسکے ہر پھلو میں از بس خوشنما
گرسیان حلقہ و آگے تھیں کچھی
تھے جڑے جنہیں جو اسریشمار
اور بھی اس عام کمریکے سوا
تختہ جسکے در پہ تھا لٹکا ہوا
اسکی زینت میں زیادہ اہتمام
جسکے اب لکھنوی حاجت کچھ نہیں
کچھ کتابیں وہاں تھیں نیز وہ چھین

سب تصاویر شہانہ جلوہ گر
مختصر حالات بھی تحریر تھے
ہاں بیان بھی جھاڑ بھی لٹکے ہوئے
موقع موقع پر سجائے جا سجا
نام حق ظاہر ہو کر روشن کرین
خوشنما پیدا عبارت ہوتی تھی
دلکو فرحت دینے والے پراثر
ہر طرف گوشونہیں تھے رکھی ہوئے
تھا چھایہ سے حمل میں آفتاب
تھی مجسم ایک تصویر پر
زیب و زینت سے طلائی تقری
بیل بوٹوں کی دکھاتے تھے ہمار
شہ کی خاطر ایک کمرہ خاص تھا
کمرہ خاص اسکے اوپر تھا لکھا
عام کمرہ سے ہوا تھا لاکلام
خود سمجھ لیں اپنے دلین سامعین
کچھ کئی الماریوں میں بند تھیں

جنین تھے ہر قسم کے حالات عام
 بادشاہ جو جو تھے ہر ملک کے
 سب مفصل حال ہر ملک کا بھی
 اک طرف کو خاص اک حمام تھا
 سب ضروری اُس میں سامان تمام
 قد آدم کچھ سلیبی آئینے
 اس سے ملحق ایک توشی خانہ تھا
 جس میں کل سامان پوشش تھا بھر
 سب یہ پوشاکیں شہانہ قیمتی
 اسکے پھلو میں تھا کمرہ اک بڑا
 مرتبان الماریوں میں تھو دھرے
 جنین تھے اشیاء نہایت تادہ
 چٹنیاں حلوی مربے میوہ جات
 کمرہ سب تھا حسن و خوبی سے سجا
 بیچ میں بیڑین پچھین تھیں فرش کے
 چنبہ گلدستے سجے تھے جا بجا
 غرب کو خاصے کے کمرے ذرا

سب باتوں میں تفصیل تمام
 ان کے سب حالات انہیں درج تھے
 ان کتابوں میں لکھا تھا واقعی
 آب سرد و گرم حوضوں میں بھرا
 جا بجا رکھا تھا باحسن نظام
 نصب دیوار و زمین تھو اک حسن سے
 زینت و آرائشی سامان کا
 خوشنما الماریوں میں جا بجا
 تھیں ہر اک موسم کی ہر قسم کی
 کھانا کھانے کو نہایت مہینا
 قیمتی یا قوت اور بلور کے
 پامرہ شیریں عجب خوش ذائقہ
 عمدہ سب شیرینیاں اور تھجات
 عمدہ فرحت خیر عطر و نسے بسا
 مینر پوش اونپر رکھتے تھے پڑے
 کچھ عجب سرسبز و تازہ خوشنما
 عمدگی سے کمرہ آرام تھا

جسم

جھا

کچھ

اطا

ہو

توا

ا

اٹھ

تھا

نیز

جنہ

در

اور

بعد

یعنی

ا

برا

سب نخل کی تھی چھت بھی پُرفا
 جا بجائے لٹکے تھے چھت کو دریاں
 بچھے تھے موقع بہ موقع جا بجا
 لیٹتے ہی جنبہ فوراً نیند آے
 کچھ دنوں میں جبکہ خاطر خواہ رہا
 چلے شہ گھر سے باہر کروڑ
 بہر استقبال باحسن تمام
 بیچ کو سرخمیے استاد ہوئے
 کھانے پینے کا تھا اچھا انتظام
 نیمے چھوٹے چھوٹے تھے کارٹو گئے
 انتظام اچھی طرح معقول تھا
 جھنڈیاں تھیں رہبری کیواسطے
 تھی نہایت حسن و خوبی سے بنی
 یہ خبر آئی بطرز نیک اور
 ہستی منزل پہ شاہ نیک خو
 کچھ امیر و امراں ذمی نشان
 ساتھ تھوڑی فوج کے بارہشام

جہین تھا فرش سیہ مخمل کچھا
 جھاڑ فافوس اور کنول اور ہانڈیاں
 کچھ چھپرکھٹ کوچ ونگل پُرفا
 اطلس و کجواب کے تھے جو سجائے
 ہو چکی زینا شہر و مکان
 تو انھیں ایام میں آئی خبر
 سنکے یہ ہونیکا پھر ہتمام
 اٹھ منزل تک برابر شہر سے
 تھا تکلف جن میں سب بہر قیام
 بیچ میں ہر پہنچ فرسخ راہ کے
 جنین برت شیر و آبِ سرد کا
 درمیانی راہ میں سب خیموں کے
 اوٹرک بھی سب مُصفا صاف تھی
 بعد ان سب انتظاموں کے بغور
 یعنی پہنچ گیا سلطان تاریخ کو
 سننے ہی یہ عاقلہ نے بھیجے وہاں
 بہر استقبال شاہ نیک نام

یہ تمام
 بن دج تھے
 ماتھا واقفی
 تین بھرا
 سن نظام
 واک حسن
 نساں کا
 نجا بجا
 ہر قسم کی
 بت پُرفا
 ور کے
 شذالہ
 رتھجات
 نسے بسا
 غی پڑے
 خوشنا
 مٹھا

جو کہ منظوری سے شاہ ملک کی
 الغرض ان سب نے باصد کروفر
 بطور کے استقبال عزت کیا
 پھر سلامی کے لئے شہ کی بخیر
 پاس و آداب شہانہ سے تمام
 سیر چشمی و خوش اسلوبی کیساتھ
 صبح حکم کوچ شہ نے دیدیا
 الغرض یوہین ہر اک منزل پیام
 دیکھ کر معقول حسن انتظام
 طے منازل کر کے باصد و صفاء
 آئے تادروازہ سب سگان شہر
 کروفر سے پھر بہ افضال خدا
 کچھ مکانون میں جدا باصد خوشی
 چونکہ وہ سلطان سفر کا تھا تھا کا
 پوشی خانہ میں بدل کر پیر لباس
 وہاں تناول کر کے عمدہ طعام
 بعد پہلو لہ ادا کی پھر ساز

بہر استقبال تھی رکھی گئی *
 ہشتی منزل پشہ کو دیکھ کر
 قابل توصیف و تعریف و ثنا
 تو پخانہ سے ہوئی تو پوسکے فیر
 لائے خیمہ میں اُسے بہر پیام
 شبکو دعوت کی بڑی خوبی کیساتھ
 ساتوین منزل پہ پھر خیمہ کیا
 صبح ہوتا کوچ اور شبکو مقام
 تھا تحمیر میں خدیونیک نام
 شاہ جب کشمیر میں داخل ہوا
 بہر استقبال حسب رسم ہوا
 بادشاہ ایوان میں داخل ہوا
 فوج آسائش سے ٹھہرائی گئی
 اسلئے حشام میں داخل ہوا
 خاصے کے کمر میں آیا حق شناس
 خاص کمرے میں گیا وہ نیک نام
 حق تعالیٰ کی بعد راز و نیاز

نوبتِ شب تک وہاں بیٹھا رہا
 پھر ادا کر کے نمازِ مغربین
 کمریے خاصے کے باصدا احتشام
 تخت پر شوکت فرمایا جلوس
 سامنے سب آنکر بیٹھے شیر
 رزنگارین کرسیوں پر بادب
 بادشہ کے ساتھ سب حیرتیں تھو
 ہر رودیوار کی وہ خوبیان
 تارے وہ وہ آفتابِ مانتاب
 روشنی کی وہ عجائب صنعتیں
 حال جنکے نیچے سب تحریر تھے
 دیکھی اپنی شکل بھی اُس نے
 ہو ہو بولتی تھی جو بے قیل و قال
 اُسکی صنعت کی ہر اک سے برلا
 تھا یہاں کچھ قص کا بھی اہتمام
 دیکھ کر یہ سب تماشے سرسبز
 رات کے بارہ بجے تک اُس مقام

سب کُتب کی سیر فرماتا رہا
 نوشِ خاصے کو کیا بازی بزمین
 ہو گیا وہ دامنِ دربارِ غام
 کروڑوں سے اپنا دھلا یا جلوس
 کیا صاحب کیا امیر و کیا وزیر
 اپنے اپنے عمدہ منصب سپ
 کمرہ کی آرائشوں کو دیکھکے
 چھت کا اُسکے آسمانی وہ سماں
 شیشہ و آلات کی وہ آفتاب
 بادشاہوں کی وہ عکسِ صورتیں
 جو عجائبِ لطف تھے دکھلا رہے
 غور سے اُسپر نظر کی شاہ نے
 دیکھ کر حسبِ کوئی حیرت کمال
 دیر تک تعریف نہ راتا رہا
 فرحتِ شہ کو جس انتظام
 خوش ہوا بے حد وہ شاہِ نامور
 سب کے صرف تماشہ خاص و عام

مئی گئی
 کو دیکھ کر
 بت و ثنا
 تھے فیر
 قریب
 کیا ساتھ
 کیا
 لمو مقام
 نام
 داخل ہوا
 رسم دہر
 فل ہوا
 مئی گئی
 داخل ہوا
 شناس
 یکنام
 زوتیار

بکدہ برخواستہ جلسہ ہوا
 کمرہ آرام میں پہنچا جوہرین
 ہو گیا جس سے منتظر سب باغ
 اسکی زینت میں تکلف تھا بڑا
 طبع جو سامان راحت پاگئی
 رات بہ سویا کیا وہ خوب سا
 پڑھ نماز صبح اور اوراد بھی
 کھانیکے کمرہ میں آکر باطرب
 بعد اسکے پھر کیا دربار عام
 افسروں سے اور امیروں سے ملا
 دیکھی جسکی جیسی وقعت بر ملا
 اٹھکے پھر خاصے کو کمر میں گیا
 عطر ملکہ پان کھایا بعد از ان
 دو پہر تک ہان رہا وہ خوش لقب
 دو بجے تک استراحت میں رہا
 بجگئے جب چارہ گھڑیاں میں
 پھر سواری نکلی عتد جاہ سے

استراحت کو وہ سلطان اٹھ گیا
 تو سجا پایا اسے اور عزمین
 اور ہوا دل بھی نہایت باغ باغ
 دھیمی دھیمی روشنی تھی رُصفا
 لیٹتے ہی نیند اسکو آگئی
 صبح آواز اذان سنکر اٹھا
 غسل کر کے بدلی پوشش دوسری
 چار پی اور کھائے میوہ جات سب
 دس بجے دینک بعز و احتشام
 و مہدم ہر ایک کو پوچھا کیا
 اسکو ویسا ہی کیا خلعت عطا
 پر تکلف خاصہ نوش اُس نے کیا
 پھر کتب خانہ میں پہنچا وہ جوان
 خواہیگہ میں آیا سونیکو وہ تب
 کی نماز ظہر و عصر اُس نے ادا
 تو اب آگے حال سب اسکا سنیز
 شہر کی سیر و سیاحت کیلئے

ایک دستہ فوج کا ہمراہ تھا
جامع مسجد کے قرین حب آگیا
کی تہ ساز مغیرین اسجا تمام
ٹیسوں جھاڑوں کی دیکھی روشنی
دج کے قابل تھیں خوش اندازیان
روشنی سے جب کی دن سا ہو گیا
اک دم کا سا دکھاتی تھیں سمان
چٹکے اوپر ختم تھیں معساریان
وہ دو کا ندراؤں کی خوش پوشاکین
دل ہوا جاتا تھا جن پر مقرر
شیشہ و آلات کی تھی آبِ تاب
برقِ لامع بھی ہو جسے شمسار
دوسری جانب تھی مہوونکی ہزار
زیب و زینت سے دوکانو پریان
سب ہی پیرین تھیں دوکانوں پر سجدی
نوبتے ایوان میں داخل ہوا
صبح کو وقت مقرر پراوٹھا

سب زیرون اور امیرون کے سوا
کل عجائب اور غرائب دیکھتا
تو وہاں پر ہو گئی اتنے میں شام
وہاں سے چلتے چلتے پھر ہو گئی
سلسلہ سے چھوٹیں آتشباریان
تھا وہ متابون کا عالم خوش نما
روشنی اور ساری آتشباریان
سب وہ دیوار و نکی مینا کاریان
وہ دوکانوں کی سجاد و دستان
اک عجیب دکھلا رہی تھیں سب بہار
کچھ دوکانوں میں بطور لاجواب
تھے کسی جانب جواہر بے شمار
اک طرف سبزہ فروشوں کی قطار
تھیں کہیں ہر قسم کی شیرینیان
اب لکھن تو صیف کس کس چمیری
باو شاہ یہ سب تماشے دیکھتا
کہانا کھا کر خواب راحت میں گیا

اوٹھ گیا
سین
باغ باغ
رُصفاء
کو آگئی
لکراوٹھا
دوسری
شعب
حشام
لیا
ت عطا
منے کیا
ہ جوان
ب
منے ادا
کا سنیر
کیلئے

حبِ عادت کی ادا پہلے نماز
 آپ کے بے انتہا خورسند ہوں
 پاتے ہی تحریر شاہِ نیک نام
 پردہ زربفتی اک چھوڑا دیا
 اُسکے آگے رکھی چھوٹی گول مینر
 عطردان بھی اُسکے پہلو میں رکھا
 دیکے پھر وہاں اذنِ تشریف آوی
 پادشاہِ باہر سے اگر شان سے
 عاقلہ نے تب بادابِ تمام
 جب جواب اُسے دیا یا رسمِ راہ
 بولا وہ اچھا ہوں میں شکر خدا
 بولی یہ فضلِ خدا سے شکر ہے
 آپ کے اس لطف و تکلیفات کا
 سنکے یہ بولا وہ شاہِ ذی فنون
 آپ کے کس حُسن اور خوبی کیسا تھہ
 آپ کی خوش انتظامی دیکھ کر
 بولی سب یہ حُسنِ ظن ہی آپ کا

عاقلہ کو لکھا پھر با استیاز
 اب میں بس ملتے کا خواہشمند ہوں
 عاقلہ نے تب کیا یہ انتظام
 پیچھے کر سٹی جواہر دی بچھا
 خاصدان اُسپر رکھا اک حُسنِ خیز
 حسینِ عمدہ ہر طرح کا عطرتھا
 شاہ کو بلوا کے عزت کی بڑی
 تریب کر سٹی جواہر ہو گئے
 شاہ کی خدمت میں پہنچا یا سلام
 اُس نے پھر پوچھا فراجِ بادشاہ
 حال کیسا ہے فراجِ پاک کا
 عاقبت کے میں بھی ہوں ای نیک پے
 کرتی ہوں میں دسے شکر یہ ادا
 میں نہایت آپ کا مشکور ہوں
 کی مدارات و تواضع خوش صفات
 اپنے ولیم خوش ہوا میں بیشتر
 ورنہ کس قابل یہ ادا لے اتاجرا

بولی دار السلطنت ہر کتنی دُور
 بولی پھر یہ آپ نے انی خوش سہر
 بولامین نے جس گھر میں شہرہ سنا
 تو ہوا تب آپ کے ملنے کا شوق
 بولی کی یہ مہربانی آپ نے
 ورنہ یہ کم ماہ ادنیٰ تا جہرا
 پوچھا شہ نے پھر یہ باطنِ حسین
 باپ عمو و برادر یا چچا
 بولی یہ کوئی نہیں ہی بالیقین
 سن تھا میرا جبکہ چودہ سال کا
 نسل میں اسکی کوئی میرے سوا
 بولا حیران ہو کے تب وہ نامدار
 عرض یوں کرنے لگی وہ نیک نام
 کیا بذاتِ خاص جا کر ہر جگہ
 بولا وہ میں تو نہیں جاتا کہ میں
 اہلکاروں افسروں کی معرفت
 بولی وہ ویسی ہی میں بھی بالیقین

بولا وہ نوے سنا زل میں ضرور
 کیوں گوارا کیں صعوباتِ سفر
 آپ کے اس انتظامِ حُسن و شوق
 اسلئے بھانٹک چلا آیا یہ ذوق
 عاجزہ کی قدر دانی آپ نے
 بندگانِ حق سے ہر اک عاجزا
 گھر میں کوئی مرد بھی ہی یا نہیں
 یا کہ رشتہ میں قریب و دُور کا
 میں ہوں یا میں والدہ پردہ نشین
 باپ نے کی دار فانی سے قصا
 زندگی میں تھا نہ ہی بعدِ فنا
 آپ نے کیوں کر سنبھالا کاروبار
 آپ اپنی سلطنت کا انتظام
 کرتے ہیں تدبیر سے باقاعدہ
 بلکہ اپنے تخت پر بیٹھا ہیں
 کرتا ہوں سب انتظامِ سلطنت
 گھر میں اپنی رہتی ہوں پردہ نشین

باز
 ہوں
 ام
 سار
 بن
 ع
 ی
 لے
 ام
 ماہ
 کا
 پ
 وا
 ت
 ت
 تر
 را

حُسنِ تدبیرات سے با انتظام
 بولا وہ کچھ آپ نے اسی سبب
 بولی وہ البتہ بے رنج و محن
 طبِ حدیث و فقہ منطق اور کلام
 بولا شریعہ علم ہی کا ہی سبب
 ورنہ جاہل کا کمان ہے حوصلہ
 علم ہی فضلِ خدا سے ایسی شری
 عاقلہ یہ سنکے جس دم چپ ہوئی
 اب مری درخواست ہی اک آپس
 سنکے اُسکو کچھ نہونگی دل ملول
 تو گذارش کی مین جُرات بھی کرو
 بولی ہر انسان ہر انسان سے
 سننے والے کو وہ کیوں نہ گوار
 ہاں جو کچھ ہی ماننے کی بات گر
 ورنہ گرتیلم کی تابل نہیں
 پس نہ آپ اتنا تکلف کیجئے
 ہو کے وہ اک یاس اور امیدیں

نو کروں سے اپنا سب لیتی ہو کام
 علم بھی حاصل کیا ہی یا نہیں
 سیکھے مین بچپن سے اکثر علم و فن
 ہئیت و جغرافیہ تاریخ عام
 آپ کو جو ماوہ حاصل ہو سب
 منتظم ہو وہ جو ایسے کاموں کا
 جس کے قوتِ انتظامی بڑی ہی
 شاہ نے پھر اُس سے یہ تقریر کی
 پر یہ وعدہ آپ پہلے کیجئے
 اور کرونگی مہربانی سے قبول
 ورنہ کیوں بے فائدہ تکلف و ن
 ہی محب از اسکا کہ جو چاہی کہے
 جبکہ گویا کو ہے اُسکا اختیار
 تو اجابت پاتی ہی وہ سرسیر
 تو معافی چاہی جاتی ہے وہیں
 بے تاؤل اُسکو فرما دیجئے
 بولا اچھا آپ اُسکو اب سنیں

جگا
 جوا
 سو
 اس
 عفت
 کیو
 ا
 شا
 پر
 چپ
 گف
 مین
 آپ
 اک
 کیا
 بولا
 بولی

مجموہ عرصہ کے تھی فکر و تلاش
 جو کہ ہودی سلم و عاقل ذہنی فنون
 سو بفضل و لطف رب پاک ذات
 اس لئے اب آپسے ای پاکباز
 عقد کرنا آپ اس احقر کے ساتھ
 کیون کہ میں آیا جواتنی دور سے
 سنکے کتنی دیر تک ہچپ ہی
 شاہ نے مجھے جو یہ درخواست کی
 پر مجھے ہی اس گھڑی یہ سچ و تاب
 چپ ہوں تو پاس شاہی و خلافت
 گفتگو آخر مناسب جانا کر
 میں جواب اسکا تو دنگی سوچ کر
 آپ کے ہم عصر شاہان جہان
 ایک کسی کے ساتھ انہیں سوشتاب
 کیا نہیں یہ آپ کو بد نظر
 بولا سچ و تاب سے وہ نیک پے
 بولی وہ تو مہر بانی کیجئے

کوئی عورت ایسی ہو خوش قماش
 تو میں اُسکے ساتھ میں شادی کروں
 آپ ہی موصوف میں باکل صفات
 ملتجی ہوتا ہوں میں با صد نیاز
 گر کرین منظور تو ہے خوب بات
 بس یہی تھی آرزو دلمیں مرے
 دلمیں اپنے خور یہ کرنے لگی
 گو کہ ہی منظور دل سے مجھ کو بھی
 شاہ کو اس بات کا کیا دو جواب
 کچھ کمون تو رسم جاری و خلاف
 شکے یوں کہنے لگی وہ ذی ہنر
 پر یہ سنا چاہتی ہوں پیشتر
 رکھتے ہیں زہرہ جبین شہزادیان
 اپنی شادی کیون نہیں کرتی جناب
 یا کہ انکو آپ سے ہی کچھ حذر
 مجھ کو بھی یہ امر نامنتور ہے
 وجہ ناراضی بھی نہ سرا دیکھئے

نہیں
 علم و فن
 عام
 ہر سب
 ناموں کا
 نہ ہوتی ہو
 یہ کی
 کیجئے
 قبول
 نہ
 کہے
 متیار
 رہیں
 یہ
 نہیں

سنکے یہ بولا وہ باطر حسین
 رہے جو ہر دم مری طاعت گزار
 ماسوا از روئے علم و فضل بھی
 بولی وہ ممکن نہیں امی و فی نشان
 جبکہ علم و فن میں فائق ہو گئی وہ
 بولا وہ سلطان کہ اسیر شکی نہیں
 پر بوجہ شانہ راوی ہونے کے
 جسکے باعث سی یہ ملتا ہے عمر
 بولی محکو بھی سی کافی ہوا اب
 اسلئے خدمت میں با صدا تجا
 بولا وہ یہ آپ نے فرمایا کیا
 مضطر و حیران ہوں اس حکارسی
 بولی وہ شہزادیوں کو عقل سے
 ویسے ہی سلطان ہونیکے سبب
 کیونکہ مشہور جہان ہی یہ مقال
 غیظ اڑکا ہوتا ہے حد سے سوا
 ان پر شناس گئے خاقت دہند

محکوا طینان یہ آپ نہیں
 رکھ سکین خورم محھے لیل و نہار
 ایک بھی انہیں نہوگی آپ سی
 جو نمون ذی علم و فن شہزادیاں
 تو مطیع و نیک لائق ہو گئی وہ
 ہوتی میں ذی علم و فن تو بالیقین
 رہتی میں مغرور بھی ایک ایک سے
 علم کا کچھ بھی نہیں رہتا اثر
 آپ کے شادی نہ کر نیکا سبب
 بس معافی چاہتی ہے عاجزا
 میں نہ سمجھا اس معنے کو ذرا
 وجہ اسکی صاف ظاہر کیجئے
 جس طرح مغرور سمجھا آپ نے
 آپ بھی مغرور ہوں تو کیا عجب
 بادشاہ مغرور ہوتے ہیں کمال
 اور تلون طبع میں بے انتہا
 باسلامے گاہ رنجہ میکنت

کیسے ہی ہوں اُنسی رشتہ میں قریب
 دم فنا میں سبکے اُنکے حکم سے
 ماننا پڑتا ہے وہ ہر ایک کو
 جو وہ کچھ جرات کرے اصلاح کی
 رہتی ہیں بے وقتی سی لاکلام
 دیسکین کچھ حُسن یہ قدر کہاں
 خلق دنیا میں کیا اسوجہ سے
 رنج میں راحت میں ہر شام و بکاہ
 جیسے دو قالب اور اک جان فی الحال
 ایک کا مختار ہو بس دوسرا
 عورتوں کے حق میں مرد و پیر پڑے
 عزت و وقعت بڑھانی چاہئے
 خواہ بیرون کی ذاتی سرسبر
 عورتوں کو بھی کرین اپنا شہیر
 دخل یہ بھی دیسکین ہر کام میں
 بی بیوں کو رکھتے ہیں بے اختیار
 بلکہ رکھتے ہیں کنیزوں کی مثال

بادشاہوں کے قواعد میں عجیب
 سن میں بھی چھوٹے ہوں کچھ باہون
 جاؤ سب احکم انکا جو بھی ہو
 قدرت اتنی نہیں رکھتا کوئی
 بی بیان بھی بادشاہوں کی تمام
 سلطنت کو کام میں بیجا ریان
 عورتوں کو حق نے مردوں کے لئے
 تا وہ ہوں سچی مشیر و خیر خواہ
 یکدی میں ہوں وہ یوں بالاتصال
 رکھیں غیرت نہ آپس میں ذرا
 غور سے گراپ اسکو دیکھئے
 انکو نسوان کی بڑی اخلاق سے
 کچھ ہوں دنیا میں تعلق اُنکے گر
 چاہئے اُنہیں بہ طرز بے فطیر
 ایسی آزادی خوشی سے انکو دین
 برخلاف اسبات کو سب شہیر
 دین کچھ آزادی یہ ہر امر محال

نہیں
 وہ تہا
 بسی
 ادیان
 لگی وہ
 یقین
 سے
 ناشر
 مب
 ماجرا
 لودرا
 میجئے
 نے
 ب
 ل
 نہ تھا
 نہ

میں نے اپنی کم سنی سے لاکلام
 محنت و جانکاہی و شوکت کیساتھ
 پھر میں کیوں دانستہ اب قیدی ہو
 یہ غرض اس سے نہیں ہرگز خری
 طاعتِ شوہر تو حق نے سرسبز
 سنے تے تب بولادہ شاہ خوشحال
 جانتا ہوں میں یہ پورے طور سے
 حق نے انکو خلق کر کے بے نظیر
 ایک کا حق دوسرے پر ہو رکھا
 پیاری ہو بی بی تو شوہر کو بھلا
 دشمنوں یا غیر شخصوں پر ہو گر
 بولی تب وہ شاہ کا ستر مقال
 پر دماغِ احقرہ میں لا کلام
 جسے ہی مد نظر کچھ نام بھی
 میں انھیں انجام دینا چاہوں گی
 تب مجھے افسوس ہوگا اور ملال
 اسلئے سجا یہ اب اصرار ہی

کا خانو کے کیئے میں انتظام
 وسعتِ آزادی و قدرت کیساتھ
 کیلئے محکوم شہ ہو کر ہوں
 طاعتِ شوہر سمجھتی ہوں بڑی
 فرض و واجب کی ہر سب سون پر
 میرے جانب سے یہ سجا یہ خیال
 عورتوں کو حق میں مردوں پر
 کر دیا آپس میں مثلِ شہد و شیر
 رنج و راحت کا بھی ساتھی ہو کیا
 کب غرور و غصہ کھنڈا ہو روا
 تو مناسب بھی ہو کچھ ایذی پہنر
 آدمی میں آپ بھی عالی خیال
 میں جو سچہ عجب انتظام
 اور منشا و رفاد عام بھی
 آپ مانع ہونگے شاید اسگھری
 اپنی آزادی نہ رہنے پر کمال
 عقد کرنے سے مجھو انکار ہی

آپ کو اس بات کا ہی گز خیال
 مالی اور ملکی زراہِ اعتبار
 حسبِ منشاءِ نظم اس کا کیجئے
 آپ مجھ کو سلطنت لکھ دیجئے
 خاص الفت کی نظر سے بادشاہ
 دخل وہ بھی سلطنت میں دیکھیں
 سمجھیں انکو بھی شبہ و خیر خواہ
 آپ جو فرما رہی ہیں اس گھڑی
 اس طرح کہنے لگی باک و فر
 آپ نے لیکن وہ کی تقریر تیز
 ہو گئی ہر طور سے بس لا جواب
 منحصر ہے والدہ کی راے پر
 دل میں اپنے خوش ہوا اُس دم کمال
 اُس نے پھر اس امر کی درخواست کی
 پر خوشی سے وہ بھی راضی ہو گئی
 مہلتِ ششماہی اس کے واسطے
 مملکت میں اپنے داخل ہو گیا

سُنکے یہ بولا وہ شاہ با کمال
 تو اسی دم دیتا ہوں کل اختیار
 سلطنت بھی بلکہ لکھوا لیجئے
 بولی وہ مقصد نہیں اس عرض سے
 بلکہ ہر مطلب یہی ہے اشتباہ
 بی بیوں کی اتنی تو وقعت کریں
 سارے کا سو نہیں زراہِ عز و جاہ
 بولا وہ میری غرض بھی یہی ہے
 تنگدل اسپر ہوئی وہ خوش سیر
 گرچہ میں نے ہر طرح سے کی گزیر
 جس سے میں مجبور پیشِ انتخاب
 اب یہ امر خیر اسے عالی نظر
 سُنکے یہ مژدہ وہ شاہ خوشحال
 عاقلہ کی مان سے با صد عابری
 گفت گوتا دیر گواُس سے ہی
 عاقلہ نے کی طلب اس شاہ سے
 ہو کے راضی اسپر وہ نخواست ہوا

ہر مقام
 کیساتھ
 کر ہوں
 بن بری
 ہوں پر
 یال
 بڑے
 و شیر
 و کیا
 و روا
 ہنر
 ال
 م
 می
 ری
 س

پہنچا دارالسلطنت میں جب گھڑی
 بھان زراعت قتل و دانش پر فلاح
 نظم ان محل کارخانہ جات کا
 افسروں میں ایک دیانت دار ہی
 آجسے کرتی ہوں اُسکو اپنی جا
 آپ اُسکے ہی ذریعہ سے مدام
 فروش شہا ہی لکھا کر اے حضور
 نیز ہر اک قسم کے حالات عام
 آپ میرے پاس بھیجا گئے
 میں وہاں سے رائی ہر اک امر کی
 آپ عامل ہونگی گر اسپر مدام
 جب سنی اُسنے یہ رائی سُو مند
 پھر اُس افسر کو بلا کر سامنے
 چونکہ ہو تم خیر خواہ و معتد
 اسلئے کل کارخانہ جات کا
 آجسے تنخواہ کے بھی ایک ہزار
 پرتھین زیبا ہی میرے بعد بھی

سیاہ کے کرنے لگا سامان سبھی
 عاقلہ نے والدہ کو دی صلاح
 آپ اپنے قبضہ میں رکھئے سارا
 معتد اور لائق و ہشیار ہے
 مہتمم کل کارخانہ جات کا
 جاری رکھئے کاروبار اپنا تمام
 آند و نسیج و بقایا کی ضرورت
 پیش جو آیا گرین بھان صبح و شام
 تاجھے بھی علم سب ہوتا ہی
 آپ کو لکھتی رہونگی گھر سے
 کچھ بھی پھر وقت نہونگی لا کلام
 تو اُسے آئی نہایت ہی پسند
 عاقلہ نے کم دی تاکید سے
 رے میں تدبیر میں بھی مستند
 تم کو نگران اور افسر کر دیا
 بھان سے تم یا تری ہو گے ہا ہا
 کام دو انجام ویسے ہی سبھی

<p>اک دیانت اور ہشیاری کیساتھ دیکھا بھالی جیسے کرتی تھی مین بیان آمد و نسیج و بقایا بالمتسام فروخت شمای مین لکھہ باقاعدہ مشورہ ہر کام کا بھی مجھ سے عام سب یہ سمجھا کر مراتب بر ملا بعدہ سالان شادی کیجی ہم جب کہ شادی کا زمانہ کم رہا جستہ رتھے تا بحران ہر دیار شیرکت شادی کے سبکو توقعہ جتا بادشاہ وقت کی خدمت میں بھی</p>	<p>خیر خواہی اور بڑی خوبی کے ساتھ ویسے ہی وہاں سے کرونگی مہربان نفع اور بیع و شہرا چیز و نکاح عام پاس میرے بھیجتے رہنا سدا لیتے رہتہا خط کتابت کے مدام عاقلم نے اسکو نصحت کر دیا روز و شب کرنے لگی وہ ذی ہم تو عجبت کام اُس نے یہ کیا یا عزیزان و برادر بشمار بیجھے مانگی سمت سی با صد صدا عرضی یہ اک مانگی جانب سے لکھی</p>
---	--

عرضی منجانب لہ عاقلہ پیام بادشاہ ملک

<p>طلّ سبحانی ثریا بارگاہ روز افزون دولت و اقبال ہو پھلے اسکی حمد کرنی ہے ضرور آپ کو جسے بعد لطف و عطا</p>	<p>جان پناہ و عدل گستر بادشاہ اور زیادہ چشمت و اجلال ہو سارے عالم کا جو ہی رب غفور اس زمانہ میں شہر عادل کیا</p>
---	---

بھی
ح
سدا
ہے
کا
م
نہ
م
ہی
م
ند
ہے
ند
دیا
ہوا
ہی

منزلت ہی بہ شہ زکاء کی
 اب بجز وائیکاری عاجزا
 دیکھے ذات شاہ والا کو دعا
 عدل و نظم و قیض و بخشش کے سبب
 نیک نیت ہیں جو شاہ نامور
 ملتمس ہوں اب بین آیو داگر
 شوہر اک تاجر مرافیر و تھکا
 حقہ کی صرف اک لڑکی ہو اب
 باپ نے اُسکے کیا جب انتقال
 پر اُسی حالت میں اُس نے برق و آ
 بلکہ اب تک بھی بوجہ فضل رب
 کام سارے کارخانہ جات کا
 اب بحسب رسم دنیا رونی
 اُسکی شادی ام شہ عالی تبار
 عقد کی تاریخ کے بھی آج سے
 چونکہ شادی اتفاقاً اُسکی اب
 اور رعیت شہ کی ہی یہ فدویا

اک جہان ہی تابع فرمان بھی
 لاتی ہے آداب شاہانہ بجا
 کرتی ہے شکریہ بھی اسکا ادا
 ہی رعایا امن و آسائش میں ب
 سارا شیک یہ اُسکا سے شتر
 وقت و حالت کو مناسب جانکر
 کر گیا وہ دار فانی سے قضا
 عاقلہ حبکا جہان میں ہی لقتب
 تھا بہت کم اُسکا اُس دم سن سال
 باپ کا سارا سنبھالا کاروبار
 اور پناہ عدل شاہی کو سبب
 اُس نے ہی اخبام خوبی سے دیا
 اور بحکم حاصل اللہ و نبی
 پائی ہے شاہ بخارا سے قرار
 باقی بس وہی مہینے میں رہے
 ٹھہری ہو اک شاہ ہی افضل پر
 عاجزہ یکس غریب و بے نوا

بادشاہ اپنی عسایا کے مدام
 اسلئے یہہ احتسہ یا عاجزی
 شرکت تقریب شادی کیلئے
 بندگان بارگاہی سے حضور
 اس سے شادی میں بھی وثق آئیگی
 لیکن آپ اس لڑکی کو وارث بھی پڑ
 عقد اس لڑکی کا کر دین خود حضور
 بس لحاظ آگے ہواب آداب کا
 ختم لکھ کر جب یہہ عرضی کر چکی
 کچھ جو اسراور تحائف بھی دئے
 کچھ دنوں میں افسران ذی وقار
 بعد آداب و نیاز شاہ کے
 پھر کھڑے ہو کر راعہ عاجزی
 خوب شہرہ چونکہ شہہ تھا سن چکا
 بلکہ اکثر افسران بارگاہہ
 آ کے اُن سب نے بھی تعریف و ثنا
 اسلئے شہہ نے یہہ عرضی کر چکی

میں مہرتی جون پد رسب لاکلام
 خدمت سامی میں ہواب ملجی
 عزت و حرمت فزائی کیلئے
 بھان کی کو بھیج دین اسدم ضرور
 فرویکی قدر بھی بڑھ جائیگی
 اسلئے امید یہہ کھتی ہوئیں
 اپنی جانب سے بہ الطاف و مہور
 جو کہ واجب تھا گذارش کر دیا
 تب بلا کر افسر و نکو اسنے دی
 بادشاہ کے نذر کر نیکی لئے
 بارگاہ شہین پہنچو ایکسبار
 نذر میں پہلے تحائف سب دئے
 خدمت شہین وہ عرضی پیش کی
 عاقلہ کے نظم و وجود و خلق کا
 مہمان اسلئے ہوئی تھے گاہ گاہ
 کی تھی اپنے شاہ سے بے انتہا
 تو ہوئی از بل سے حاصل خوشی

مشورہ اُسکا وزیروں سے لیا
 سے مناسب یہ شہر چاہا کہ
 کیونکہ ملک شاہ میں ہی عاقلاً
 اُسکی شادی ٹھہری ہے اُشاہ سے
 شہ نے سبکی راہ کو کر کے پسند
 عقد کی تاریخ سے کچھ پیشتر
 اپنے ولین تم کسی عنوان کا
 میں جہلوسی ساز و سامان پیشار
 حکم و خلعت دیکے شہ نے بر ملا
 آکے نزدِ عاقلہ سب نے شتاب
 پڑھکے وہ ایسی اُسو شادان ہوئی
 پھر بہ اطمینان سب سامان کئی
 شہر کو آئینہ بندی سے بجا
 قبل تشریف آور تھی بادشاہ
 نیمے زر بفتی مرصع خوشنما
 ہر طرح کا انہیں سامان طعام
 الغرض وہ شاہ با صداوح موج

متفق ہو کر یہی سب نے کہا
 عاقلہ کی ہر طرح امداد ہو
 کل رعیت سے معترف تاجرا
 نام ہو کر ہو وہ عسکر و جہا
 حکم لکھوایا اُسے یہ سود مند
 آؤنگا میں خود ہی با صد کرو فر
 خوف و اندیشہ نکرنا کچھ ذرا
 لاؤنگا ساتھ اپنے اسی عالی قمار
 رخصت اُن سب افسر و فوج کو دیا
 دیدیا حکم شہ عالی جناب
 اپنے جامے میں سما سکتی تھی
 شاہ کی مہمان نوازی کیلئے
 روشنی کا ہر جگہ سامان کیا
 تین منزل تک کیا یہ نظم راہ
 نصب کروائے تھے وہیں جا بجا
 حسن و خوبی سے مہیا تھا تمام
 لیکے اپنے ساتھ سرداران فوج

رہ میں ہر بادِ عوثین کہتا ہوا
 تو پھر اس جانب سے پہنچے اُس جگہ
 پیشوائی کر کے شہ کی اُستقام
 شاہ کی خاطر اک ایوانِ خاص تھا
 اک کچھا تھا تخت بھی بہرِ جلوس
 ساتھ لیکر سب امیر و نکوہ شاہ
 جلوہ فرما ہو کے تختِ پاک پر
 پھر کچھ عرصہ میں شہ و مچاہ نے
 اک بڑے میدان میں با صد وقار
 اُنمن تا ہوئے رات اگر مقیم
 جا بجا بازارِ رد و خوشنما
 تودی حلوائی تھے جو بازار کے
 فوج کا ہویا براتی - آدمی بہ
 جس قدر ہو گا حساب ایک ایک کا
 سب براتی خاص لوگوں کے لئے
 کھئی میٹھا اور سب اجناس کا
 ہوتا تھا شادی کا سارا اہتمام

منزلِ آخرِ چہ دم آگیا
سارے سردارانِ عالی مرتبہ
شہرینِ لائے بغر و اختتام
جسکی آرایش تھی از بس خوشنما
زیب و نیت جسکی تھی مشعلِ سوس
داخلِ ایوان ہو اباعتر و جہاد
خوش ہو اسامان شادی دیکھ کر
جا کے اپنی اہتمامِ حنا ص سے
خیمے استادہ کراے بے شمار
ہو سیکو کچھ نہ تکلیفِ سقیم
وہاں پئے ہر قوم سجاوے بجا
حکم تھا شہ کا انھیں تاک سے
جتنی جوشے مانگے دیدینا وہی
سب وہ اس سرکار سے بلجائیگا
ذی ہنر لاکھوں بورچی تھے رکھے
ہر جگہ معقول ہی سامان تھا
اک بڑے افسر کے زیرِ انتظام

اُسکے ماتحتی میں سب مہلات کے
 شہر میں سامان نہایت خوشنما
 اس طرف کے خاص جو مہمان تھے
 الغرض تیار خن شاوی آئی جب
 شاہ کا دونا ہوا قبال نصیب
 چہرے سننے ہی پھر اُس شاہ
 فوج کو اپنی کیا پیراستہ
 محل و ہودج طلائی نقری
 آگے سب کے ہاتھوں کی تھیں قطار
 ساز گھوڑوں کے طلائی تھے تمام
 پیچھے پیدل فوج تھی باغ و شان
 جلوہ گر تھا جب پہ شاہ وہی شعور
 سب امیران معزز نیک نام
 حسن و خوبی سے برائے انسا ط
 الغرض اس شان و شوکت سے وہ شاہ
 شہر سے کچھ دور جا کر ناگہان
 سب کو اپنے ساتھ لیکر باطرب

افسران و آدمی کثرت سے تھے
 روشنی آئینہ بندیکا ہوا
 وہ جہد اعزت سے ٹھہرا ہی گئے
 تو خبر دی پیکارے با صد طرب
 اب تو نوشہ کی سواری ہی قریب
 بہر استقبال سلمان یہ کئے
 ہاتھ یوں کو اسطرح آراستہ
 جھولین زر رفتی مرصع قیمتی
 اُنکے پیچھے تھے رسالوں کے سوار
 تھیں مرصع سارے اونٹوں کی تمام
 سب سے آگے تخت شاہی تھا روان
 باشکوہ و باجمہل باسور
 شہ کے آگے تھے مودب لاکلام
 جمع تھے اسپر کچھ ارباب نشاط
 پیشوائی کو چلا باغ و شاہ
 ملگیا نوشاہ سے وہ ذی نشان
 شہر میں داخل ہوا وہ ذی حسب

گو کہ اس دم ہو گئی تھی شب عیان
 اُن سے سب عالمین پھلی یہ ضیا
 جتنا تھا اہل تماشا کا ہجوم *
 آئی نوشہ کی سواری جب قریب
 وہ جلو سی ساز و سامان وہ سپاہ
 سب کا وہ آہستہ چلنا ناز سے
 دید بہ اور حسن وہ نوشاہ کا
 یس و لون پر تھا قیامت ڈھار ہا
 شان و شوکت سو براتی لوگ سب
 مطہر بان خوشنوائے زور سے
 جب اداسارے مرا سم ہو چکے
 اک بڑے اغراز سے اکرام سے
 شہر کے قاضی نے وہاں جب اصلاح
 ختم چھٹتارین بے انتہا
 پھر مطابق ایچکھ کی رسم کے
 بعدہ دولہ مع ہمراہ بیان
 جو بڑے میدانین انکے واسطے

پر جو چھوٹین ساری آتش بازیان
 اچھا خاصہ دن نظر آنے لگا
 آمد نوشاہ کی تھی سب میں مہوم
 دیکھ کر خلقت کو حیرت تھی عجیب
 وہ عزیزین سب کی پوشاک اور گلہ
 مطہر لون کا گانا وہ انداز سے
 وہ لباس و سہرہ اسکا خوشنما
 سب کو اک سکتے کا عالم ہو گیا
 آگئے درپردہن کے باطرب
 سہری گاہے حضرت نوشاہ کے
 تو معہ نوشہ براتی جتنے تھے
 پہلے محفل میں اوتروائے گئے
 حسن قرأت سے پڑیا عقد کاح
 غل مبارکباد کا ہر سوا اٹھا
 اہل جلسہ کو طرب بانٹے گئے
 جا کے خیمہ نمین ہو چلوہ کنان
 قاعدہ کے ساتھ لاکھوں نصب تھے

<p>آئے سب خیموں میں باعد از نظام سیوے شیرینی و حلوی نعمتین محفلوں میں آتے تھے با احتشام جاتے تھے خیموں میں راحت کیلئے آٹھ دن تک حسن و خوبی سراپا عورتوں کا گھر میں اک مجمع ہوا حسن و خوبی سے پسند فاضل عام اک و جب اونچا تھا گداویان بچھا تو شک و تکیہ زری کے کام کا عورتوں نے لاکھ بٹھلایا وہاں اسکو مکتب سے ملا تھا واقعی ایک کو خاتون قاضی نوجوان رونق افزا ہر طرف کو ہو گئیں ایک جانب کو ہوئیں وہاں جاوے کر تو یہ تب خاتون قاضی کی کیا</p>	<p>وقت پر خوانوین اعلیٰ سرطعام ماسوا دیگر بھی ہوتیں لذتین کھانا کھا کھا کر باتی لوگ عام اُسکے رقص و تماشا دیکھ کے جشن شادی الغرض یومین رہا پھر برائے رخصتی عاتلا جس میں اُستانی کا تھا سب اہتمام جو کہ مجمع کا مقام صدر تھا اُسکے اوپر تھا نہایت خوش نما عاتلہ کی سب عروسی کر کے نکاح زیب تن تھا جو لباس قیمتی ایک بغل کو عاتلہ کی بیٹی مان جو خوانوین معظم اور تھیں لڑکیاں مکتب کی بھی باکروفر بی بیوں کا ساری مجمع جب ہوا</p>
--	---

ہوئے استاد وہاں باغ و نشان
 رخصتی مضمون کیا سب کے بیان

مضمون رخصتی عاقلہ زبانی خاتون قاضی شہر

کر کے پہلے حمد و شکر حق ادا
 دی مبارکباد اُس خاتون نے
 بی بیوئے ساری کر کے پھر خطاب
 عمر انسان کو خدا سے پاک نے
 پہلا حصہ محض اک بچپن کا ہی
 اُسین ہوتا ہی وہ بے عقل و تمیز
 بات ہی اچھی کوئی یا ہے بُری
 اس زمانے کو اگر کچھ خیال
 آگے چلکر اس سے جب نہ وہ ذی ہم
 تو اُسے آتے ہیں تب ہوش و حواس
 سدھ بدھ اُسکو ہوتی ہی سہا تکلی
 جس زمانے تک کہ رہتا ہی یہ حال
 تیسرے حصہ میں جب آتا ہی سن
 کرتا ہی اپنی ترقی بے شمار
 علم کی تحصیل سے پاکرواغ

عاقلہ اور اسکی ماں کو بُرلا
 اپنی اور سب بی بیوں کی سمیت
 یوں بیان کرنے لگی وہ باحجاب
 چار حصے اسطر حصے میں کئے
 جسکو پہوشی میں کرتا ہی وہ ٹے
 کھیل کی چیزوں کو بھٹتا ہی غیر
 کچھ سمجھ اُسکو نہیں ہوتی کبھی
 تو نہایت ہونگے اُسکے باغ سال
 دوسرے حصہ میں رکھتا ہی قدم
 عقل بڑھتی لگتی ہی پھر بقیاس
 کرتا ہی تحصیل علم و فن کی بھی
 انتہائی ہونگے اُسکی بیس سال
 ہوتے ہیں اُسکی جوانی کو یہ دن
 ہوتا ہی آزاد اور ذی اختیار
 ہر طرح ہوتا ہی دلین باغ باغ

دیکھ کر یہ طور اسکے والدین
 گروہ لڑکا ہے تو بنتا ہی میان
 اب جو محکومی کی حالت اُسکی تھی
 تب سمجھ لیتے ہیں یہ بیان باپ بھی
 جتنا اسکا ہمپہ فرض عین تھا
 حکم حق سے پرورش ہمنے کیا
 علم حاصل کر کے جب فارغ ہوا
 فرض ہی آپ اسپہ خود باصد تلاش
 عزت و محنت بڑھائی ورتش
 جتنے ہیں خویش و عزیز و اقربا
 سمجھے آئندہ یہ ہو کر شادمان
 مطمئن ہوا اسکا دل ہر طرح پر
 حصہ چوتھا ہی جو آخر عمر کا
 ضعف ہوتا ہی طبیعت میں عجب
 ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اُسکی سوتیلی
 ہوتی ہی دنیا سے نفرت بھی کمال
 ساز و سامان سفرین راتین

عقد کر دیتے ہیں باصد زین
 اور جو لڑکی پوتلی بی شادمان
 عقد ہو نیسے وہ سب جاتی رہی
 ہمکو بھی حاصل سکدوشی ہوئی
 ہو گیا وہ فضل خالق سے ادا
 لکھنا پڑھنا بھی سکھایا خوب
 تو پھر اسکا عقد ہمنے کر دیا
 دہرین پیدا کرے اپنی معاش
 شاد اہل قوم ہوں جسکے سبب
 رسم مل جسکر کرو اُنکے سوا
 آپ کو سردار اہل خاندان
 عمر سب عیش و خوشی میں ہو سہ
 بس وہ سب پیری ضعیفی کا رہا
 حوصلے بھی لپست ہو جاتی ہیں سب
 ڈھونڈتا ہے مرضی رب ہدی
 آخرت کا رہتا ہی ہر دم خیال
 رہتا ہی مصروف وہ مرسن

پس شہنشاہ غور سے امیر کا قتل
 آپ کا ہم سب پہ جتنا فرض تھا
 یعنی پالا آپ کو با صبر جفا
 خوبی تقدیر سے انجام کار
 آپ کی یہ شہرت و عزت ہوئی
 رخصتی مضمون اب ایو نیکے
 پر یہ محبوس کا ہی سب کو تمام
 ابتدا سے آج تک اسے دلایا
 اک ہوا اس کو زمانہ متقاضی
 زینہا راس در میان میں اک ذرا
 آپ کے کھانے پہننے کی بڑی
 ایک ساعت بھی نہ بکھا اگر کبھی
 دھونڈھ کر فوراً اٹھالیتے تھے ہم
 باوہ دن آج آیا ہوا ہے نیک نجت
 آپ کو کر کے جدا آغوش سے
 اس بیان سننے ساری بی بیان
 تھم سکی رقت نہ اک سے زینہا ر

میر اس تقیر سے مطلب کیا
 کر دیا اس وقت تک پہننے ادا
 علم و فن کو بھی سکھایا تو بسا
 آپ لڑکی ہو گئیں اک ہونہار
 آکے خود اک شاہ فرخواست کی
 گو کہ ہم لوگوں کی چھاتی پھٹی ہی
 کیونکہ دنیا کی یہی ہو رہا ہم
 آپ کو آغوش الفت میں رکھا
 بست سالہ حبس کی مدت ہو گئی
 اپنی پہلو سے نہ رکھتے تھے جدا
 روز و شب ہر لمحہ ہم کو فکرتی
 تو نہایت ہوتا تھا بے چین جی
 پیار سے چھاتی لگالیتے تھے ہم
 حسین ہم چھاتی پہ رکھ کر سنگ سخت
 کرتے ہیں رخصت ہمیشہ کیلئے
 ہو گئیں اس درجہ پر درد و فغان
 خود بخود رونے لگیں بے اختیار

عاقلم بھی مجھش الفت کی سبب
 کچھ نہ تھا اسکو عروسی کا خیال
 دیکھ کر ساتون قاضی بیہوش
 عاقلم موقع یہ روئے کا نہیں
 آپ کے اور ہم بھون کے واسطے
 ہے ہمیں اس واسطے جائی خوشی
 آپ کو یوں ہے خوشی کا یہ تمام
 گذری جوان باپ کے گھر زندگی
 اپنے اک گھر کی باطن زنگ
 میں عزیز آپ ہم بھون کی تو نہال
 دیتے ہیں شو جوڑ سوا دم رخصتی
 ان بھون میں جو تکلف ہو سوا
 بی بیوں نے سنتی ہی اس بات کے
 ہار پھولوں کا گلے میں ڈال کر
 ساری سمون سے فراغت جی جی
 جتنے جوڑے بیش قیمت آئی تھے
 بعد اسکے اپنی اپنی جاے پر

یہ بیان سنکر ہوئی مضطرب
 رو رہی تھی اپنی گھونٹ میں کمال
 یوں ہوئیں آگے کو بھڑک لکسا
 بلکہ ہے جاے مسرت بالیقین
 خالق عالم کے لطف و فضل سے
 سب فرائض سے سبکدوشی ہوئی
 ہوتی ہیں آزاد آپ اب لا کلام
 تھی وہ حالت آپ کی محکومی کی
 جا کے خود مختار مالک بنتی ہو
 اسیلے ہم لوگ خوش ہو کر کمال
 گو کہ یہ لائق نہیں ہیں آپ کی
 آپ کو اس دم پہنایا جائے گا
 انہیں سوا اک جوڑا پہنایا اسے
 اک کیا سہرا طلائی زیب سر
 توجہ آیا نکل کر اس گھڑی
 بی بیوں کو سب وہ دکھلائی گئے
 بی بیان ساری ہوئیں جب جلوہ گر

اک نئے مضمون سے تقریر کی
 مدرسے کی لڑکیوں کی سمیت
 تو ہونی برخاستہ مجلس تمام
 ہر طرف ہونیکا با صد خوشی
 ہاتی اور گھوڑی ہزاروں تند و تیز
 بے بہا تحفے جو اہر بے شمار
 کر دیا نصرت بغر و احتشام
 کر کے دولسن کو محاف میں سوار
 سب سے وہاں نصرت ہوا با صد صفایا
 پہنچا دار السلطنت میں ناگمان
 پیشوائی کر کے با صد عروشان
 تادیر دولت با فراط خوشی
 لیگئیں گھر میں دولسن کو ہاتون ہا
 حسب دستور و رواج ملک کے
 جشن سار ملک میں ہفتون ہا

تو پھر آستانی نے اٹھ کر اس گھری
 قیمتی جوڑے بھی داسد م دئے
 دفعتاً جو ہو گیا پھر وقت شام
 صبح کو پھر اتہام خستہ
 بے شمار اسباب سامان جہیز
 نوڈیان کچھ خیمہ ہاے زنگار
 دیکے سب کچھ عاقلہ کو بہ نام
 بعد از ان شاہ بخارا نامدار
 اپنی فوج و کل براتی لیکے سات
 راستے میں کچھ دنوں ہو کر ولان
 سب زیران و امیران کلان
 دھوم دھولے سواری شاہلی
 آکے سب شہزادیاں اور بیگمات
 پھر مراسم بھی ادا ساری کئے
 جوش کچھ ایسا تھا اس تقریر کا

شہزادی عاقلہ کی طعنے پر شہزادہ سہیل میں

ب
 ن کمال
 با لکنا
 یقین
 دل سے
 نا ہوئی
 لاکلام
 ی کی
 نا ہو
 ہو کمال
 پ کی
 ائے گا
 یا اسے
 یہ سر
 ٹری
 گئے
 جلوہ گر

عاقلہ کچھ ایسی تھی صاحبِ حال
چہرہ و لبشر پہ اُسکے نور و شب
ایسا کچھ تیزی سے جلوہ تھا عیان
ماہِ تابان کی طرح روشن ہوا
سب کی سب شہزادیان اور بیگمات
رہتی تھیں حاضر محل میں اس سبب
کیسا دستور العمل دن رات ہی
کیسی ہے تقصیر و طرزِ گفتگو
بیٹھنے اٹھنے کا کیا ہی اس کا طور
عاقلہ لڑکی تھی زیرک اور نیم
شاہ سے معلوم اُس نے کر لیا
خاندان و خاندانی حال سب
اب جو آیتن ملنے با صد غر و شان
اُس نے اظہارِ خوشی کرتی کمال
تھیں سوا منظر جنگی فاطمین
بیشکر ساتھ اُنکے دسترخوان پر
پریسیون با ایسے سرو کبھی

مہر کا ہوتا تھا جاحتمیل
اک ذہانت اور متانت کی سبب
جس سے داخل ہوتے ہی شاہی مکان
دیکھ کر سب کو اچنبہ ہو گیا
سارے نوابوں امیروں کی بنات
دیکھیں تادلوں کے وہ تیراؤ سب
کس طرح پابند تھی اوقات ہی
اچھی عادت کی ہی یا ہتھ بندھ
عادت انصاف ہی یا خوئے جور
باتمیز و نیک و سنجیدہ سلیم
حال پردی پردی میں ایک ایک کا
رشتے کی تفصیل نام اور گل نسب
خاندان شاہ کی شہزادیان
اور تکریم و تواضع حسب حال
پر تکلف کرتی ان کی دعوتیں
تو نش خاصہ کرتی خود وہ ذمی ہنر
بی بی ملنے کو اگر آتی کوئی مولا

تب کھین ملنے کی نوبت ہوتی تھی
 بے اجازت بیٹھ جاسے آنکے
 تو سو دہ بیٹھتی تھی ایک جا
 پوچھتی پھر اُسے آنیکا سبب
 تو پھر اُسکی کرتی عرت بھی سوا
 چند ساعت بعد خست کرتی تھی
 پاس بے کام و طلب ہوتیں کھڑی
 خود بخود کر لیتی تھیں وہ ذمی ہنر
 نہ ہدایت کی ضرورت ہوتی تھی
 کہتیں تھیں ملحوظ خود ہی وہ سہ
 کرتی تھی پابندی اوقات سے
 کرتی اک جوڑا شہنازیب بر
 کرتی تھی میوونکا اول ناشتا
 یا کہ دیگر عورتیں ملنے کو ہان
 کرتی تھی سیم کتب وہ خوش لقب
 نوش خاصہ کر کے وہ عالی صفات
 شاہ کے ہمراہ راحت کرتی تھی

تو وہ پہلے لیتی اذن حاضری
 یہ نہ تھا مقدور فرطِ عیب
 گرا اشارہ کرتی اُسکو عاقلہ
 پوچھکر اُسکا مزاج و حال سب
 گر کوئی معقول باعث ہوتا تھا
 پر بہت باتیں نہ کرتی تھی کبھی
 یہ نہ قدرت تھی کینزون کو ذری
 کام اپنا سب مسیّن وقت پر
 حکم کی آنکو نہ حاجت ہوتی تھی
 وقت و حاجت کام اور سب چیز کا
 عاقلہ کے کام جو تھے روز کے
 صبح اوٹھ کر غسل کر کے پیشتر
 پھر نماز صبح بھی کر کے ادا
 بعد ازاں آتی تھیں جو شہزادیان
 قاعدی سے ملنے سب باطرب
 پھر قرینے سے شہ والا کے ساتھ
 دو بجے تک عیش و عشرت کرتی تھی

تیسرا
 نہ کو سبب
 ہا ہی مکان
 ہو گیا
 بنات
 یا وہ سب
 تہی
 ندو
 نے جو
 سلیم
 یک کا
 ہب
 بیان
 ل
 ن
 ہنر
 مزا

اٹھکے پھر مہرین کی پڑھ کر نماز بعد ازان کرتی کتب بینی کمال پھر ادا کر کے نماز مغربین	سیوے کچھ کھاتی تھی پھر وہ پاکباز دس بجے شب تک بی بی نیکفال خواب راحت کرتی با آرام و چین
--	---

عاقبے نر شاہ کے کاموں کو پابندی اوقات کے ساتھ قائم کیا

بادشاہ جو آدمی بہت نوجوان عاقبہ دشکنی شہ کے سبب اپنے دل میں پروہ کرتی تھی خیال سلطنت کو کل امور و انتظام اسکی غفلت سے متعل میں ضرر بامروت گوتھی وہ بے اشتباہ اسلئے اک دن جو شاہ خوش خدال نرمی و الفت سے توبہ نیک خو وادرسیان آج کل شاہ متین سُنکے وہ بولا کہ ہاں دائر تو میں	بہت تھا اکثر محل کے درمیان کچھ نہ اسمیں کھولتی تھی اپنی لب عیش میں رہتا ہی شہ ہر دم کمال ہر طرح کی داد و فریاد عوام آیا ہو گا لازمی سب میں قور پر تھی شوہر کی بھی دل سے خیر خواہ شاد و خورم ساتھ اسکے تھا کمال شاہ سے کرنے لگی یہ گفت گو دائر اجلاس میں کچھ یا نہیں پوچھتی میں آپ کیوں حیران نہیں
---	--

بولی موجود ہیں سلین جستبد
 بولا ہاں کیوں میں دکھا سکتا نہیں
 اسنے حکم اک میرنشی کو لکھا
 عاقلہ نے دیکھا انکو جب بغور
 کچھ مکمل اونہیں میں باصنا بطہ
 کام باقی کچھ رہا ہے بعض میں
 سال بھر سے جنہیں دائر تھی کوئی
 عاقلہ نے بادشہ سے تب کہا
 بعض میں کچھ کام باقی ہے ابھی
 میں مرتب کچھ جو پوری طور سے
 آپ ازراہ کرم اسے نامدار
 ہو کے نام تم تب ہشہ کہنے لگا
 انہیں جتنی سلین میں فیصلہ
 پر جو دائر سال کے اندر کی ہیں
 بولی مدت ہی بہت یکسالہ بھی
 روز قرہ اور ہو گا دائرہ *
 جنگی کثرت سے یہ تھکیگا مال

کیا دکھا سکتے ہو مجکو اک نظر
 بولی تو منگوائے اسدم میں
 اور اسیدم ساری سلین میں منگا
 تو یہی ظاہر ہوا ان سب کا طور
 پر میں اک عرصے سے وہ بے فیصلہ
 کچھ میں رکھی ہیں ابھی دنو استین
 تھی سہ ماہی اور ششماہی کوئی
 دیکھنے سے انکے یہ ظاہر ہوا
 بعض عرصے سے پری میں ملتوی
 تو میں بے احکام و تجویزات کے
 باعث تاخیر کیجے آشکار
 آپ کا فرمانا بیشک ہیجبا
 جسد میں کرد و گاہکا تکملہ
 کیا کروں انکا ابھی سو فکر میں
 دیکھئے گرا آپ ہر ج تدعی
 ہوگی کثرت استغاثو کی سوا
 آپ کو طے کرنا ہو گیا محال

<p> ہو مناسب اب کہ غفلت چھوڑ کر بولا اب میں کر کے محنت اختیار بولی محنت کیجئے گر شاہ اس لئے یہ رائے ناقص ہو رہی روزمرہ کام جتنے کیجئے روز طے ہوتے رہینگے کام بھی بولا مہنوں ہونگے مین ای نیک خو اک مجھے پابندی اوقات کا حاکم یہ سنکے بولی شاہ سی میرا یہ مطلب تھا اوی ذی قون پر میں غافل رہنا بیشک آپ کا بولا وہ میں تو نہایت خوش ہوا آپ کاموں کی مرے بنکر مشیر اُس نے یہ سنکر مرتب کر دیا </p>	<p> کام سب بنائے گا جلد تر طے کروں گا کام سارا ایک بار تو طبیعت ہوگی بیشک بد مزہ گر کرین تسلیم اُسکو آپ بھی ہوں وہ سب پابندی اوقات سے اور طبیعت بھی نہ کچھ گھبائیگی گر مرے کاموں کی نگرانی رکھو آپ دستور العمل بھی دین بنا آپ کچھ رنجیدہ شاید ہو گئے آپ کے کاموں کی نگران میں ہوں ایک ساعت بھی سمجھتی ہوں برا کہوں کہ غفلت سے مجھے چونکا دیا دیتی ہیں مجکو صلاحیں بے نظیر شہ کو دستور عمل اوقات کا </p>
--	--

دستور العمل مجنون عاقلہ را شاہ دیجاہ

پہلے اٹھکر صبح کو ای حق شناس	اغسل کر کے کیجئے تبدیل لباس
------------------------------	-----------------------------

۱۸۱۳۶۱۰۵

باب جو ع قلب و بارز و نیاز
 ویکھے فوجی قواعد کی بہار
 افسروں کی عزتیں سنو تمام
 کیجئے سب عدل سے طریک قلم
 لائے آہستہ اسپر خوش عنان
 سنتے حالات رعایا سر بر
 کر لین تا کچھ استرحت بھی جفا
 کمرہ شاہی میں داخل ہو جائے
 تخت شاہی پر بطر اختصاص
 کل امور ات مندری و ہم
 حکم ناطق آپ کا حاصل کرین
 جب ہر گ پہلو سچ لیں ہو چلین
 یلین استصواب راہی ہر وزیر
 افسروں کا طور و طرز انتہام
 اپنے ولین ہر طرح پر جانچئے
 ناظم ان و حاکمان ملک کی
 تاکہ حسن و قبح ان سب کا کھلے

بدر کیجے ادھق کی ہزار
 قلعہ میں پھر اسپر ہو کر سوار
 سات بجنے تک وہاں کر کے قیام
 ہوئیں جو جو فوج کے کاراہم
 دوڑے پھر قلعہ سے ہو کر روان
 دیکھتے سب شہر کا طرز و ہنر
 نوبتے ایوان میں داخل ہوں شتاب
 ستوم خاصہ نوش کر کے دس بجے
 کیجئے وہاں اولاً دربار خاص
 تا وزیران ممالک و دی شہم
 پیش کر کے آپکے اجلاس میں
 لیکن انکو آپ اسد م حکم دین
 ہے مناسب کر کے انکو بھی مشیر
 بعدہ سالی و ملکی انتظام
 کا غذات مرسلہ کو دیکھ کے
 عرضیان اور سب کو الٹ عام بھی
 ہر طرح گھری نظر سے دیکھئے

بدر
 یکبار
 بدفرہ
 بھی
 اوقات
 نیکی
 رکھو
 دین بنا
 بد ہو گئے
 بن ہوں
 ہوں برا
 چو نکا دیا
 بے نظیر
 قات کا
 جاہ
 لباس

۸۹۱۵۲۳۱
 مثنوی

پائے جس میں خطا کا کچھ سبب
 کام حسبِ کا اچھا ہو ہر طور سے
 کیجئے اُس حاکم کا عمدہ مستند
 یا خطاب عمدہ عنایت کیجئے
 جو سفیرانِ سلاطین و در
 اُنکے پرچے یا زبانی عرضیان
 اس سے سب شاہوں کا قصد و انتظام
 کر کوئی قابلِ توجہ امر ہو
 مشورہ لے کر وزیر و نئے تمام
 چوتھے جب بیکر ہوں بارہ بھی تمام
 جس میں سب شہزادہ و نام آوران
 ملک کے باشندی ایسے لوگ بھی
 آرزو مند زیارت آئینکے
 آپ با حلق و رعایا پروری
 جیسی بھی جسکی لیاقت پائے
 اگر مناسب ہوئی موقعہ ایجناب
 پانچوین جب ایک سبک ہو تمام

کیجئے اُس افسر سے کیفیتِ طلب
 تو بقدرِ حیثیت اُس کام کے
 یا کہ خوشنودی کی دیجئے اک سند
 یا کہ کچھ انعام اُس کو دیجئے
 حاضر و دربار ہوں با کثرت و فر
 آپ سے غور سے باغ و نشان
 آپ کو معلوم ہو گا لا کلام
 اس میں نازیبا ہے غفلت آپ کو
 کیجئے اُس کا مناسب انتظام
 اُس گھڑی فرمائے دربارِ عام
 اور ثواب و امیرانِ کلان
 جن کو درباری اجازت ہوئی
 نذر و تحفے ہر طرح کے لائینگے
 کیجئے بڑا و سب سے اُس گھڑی
 قدر اُسکی ویسی ہی فرمائے
 تو عطا کیجئے رئیسوں کو خطاب
 کیجئے بڑا خاستہ دربارِ عام

پڑھنے کا ظہرین کی دو نون نماز
 شان سے اجلاس اپنا کیجئے
 نایاب و میرنشی خوش کلام
 ہوینگے موجود بے شور و غیب
 لایک گیشی میں منب و ارب
 ہر ترازع کی سماعت کیجئے
 لکھنگا وہ میرنشی سامنے
 پوری تحقیقات سے باضابطہ
 حکم بھی اُسکا سنا دیجئے اخیر
 اس چھٹے نمبر پر کیجئے پھر عمل
 اوتھکے وہاں سے آؤ بیچوت ویم
 دیکھئے قدرت کو جلوہ کی بہار
 داخل ایوان شاہی ہو جائے
 پھر ادایہ کیجئے نماز مغربین
 دیکھئے اخبار سار و خاص عام
 بندت شغل کتب بینی کریں
 چسل قدمی کیجئے بہر باضمہ

مسجد شاہی میں جب کر بانیاز
 پھر عدالت کے مکانیں آنکے
 وہاں پنے عمال اور فریادی تمام
 اپنے اپنے عہدہ منصب سپ
 نائب اٹھکر استغاثے و طلب
 آپ تب فکر و توجہ خاص سے
 ہونگے جو اظہار ہر دوسم سے
 پاسے جب ہر استغاثہ تکملہ
 تو وہیں لکھ کر بطرزیہ نظیر
 چار جلیں جب تو ای عالی دول
 ختم کر کے اپنا اجلاس عظیم
 کیجئے پھر سیر باغ و سنہزار
 ساتوین بج جائیں چھ بج شام کے
 خود وضو کر کے بطرز خاصتین
 بعدہ سیر کتب کیجئے تمام
 استخوان طہیر الین جب سن بجین
 نوش کر کے خاصہ خوش ذائقہ

طلب
 م کے
 سند
 ویجئے
 باکر و فر
 و شان
 کلام
 آپکو
 نظام
 سام
 لان
 ہوئی
 ینکے
 لکھری
 مے
 باب
 رعام

بعد اسکے شاہِ عالی ذی نسر	ہوں نوین نبر کے عامل سطر ح
آنکر آرام گاہِ خاص میں	غم سہل عیش و راحت کریں
دیکھا دستورِ عمل یہ جب گھڑی	تو ہوئی بے انتہا شہ کو خوشی
تھیں تمام اسپین جو پند سو پند	اسلئے ولسے اُسے آیا پسند
ہو گیا پابند وہ اوقات کا	اُس پر روزانہ عمل کرتا رہا

انتظامِ سلطنت

عاقبت جب تک عروسی میں ہی	رسم دنیا کے کسبِ خاموش تھی
کب تھا نسب ایسی حالت میں آئے	جو امورِ سلطنت میں دخل دے
پر یہ ایسی تھی فہیم و خوش نصیب	رکھتی تھی ہر دم خیالاتِ عجیب
اندر اندر ہی دماغِ پاک کے	انتظامِ سلطنت پیچیدہ تھے
کہتی تھی اللہ میری کرد	ہوں امورِ سلطنت سے نااہل
کس طرح ہوتا ہے ملکی انتظام	نقص کیا کیا اس میں ہیں بہرِ عام
میں عدالت ہائے ملکی کس قدر	ضابطے اُنکے ہیں کس کس نہج پر
مملکت کے عاملانِ بڑیل	کتنے ہیں کیا اُنکا ہر طرزِ عمل
ہوتی ہے جو جمع سرکاری اصول	کم ہی کچھ یا ہی زیادہ ہر اصول
رقبہ ہائی ملک کی وسعت ہو کیا	حفظ و امنِ خلق کی حالت ہو کیا

مل اسطرح
سے کرین
شہ کو خوشی
ہ آیا پسند
مل کرتا رہا

جہاں میں تھی
وخل وکے
ت عجیب
بیدہ تھے
سے نابلد
یا بہر علوم
س نہج پر
ر عمل
صول
ت ہو کیا

کیسا یہاں تسلیم کا دستور ہے
الغرض ایسی ہی باتیں پڑ مآل
رفتہ رفتہ عجب عروسی کا حجاب
پاکے خوش خوش ایک دن سلطانکو
بہن جو دربار امور مملکت
تو بتانے میں کچھ اُسکے درگزر
بولاد وہ ایسا نہ ہو گا لا کلام
کیونکہ استفسار اور حسل کا
بولی وہ اچھٹا تو اک جغرافیہ
محکمہ اسدم آپ منگوا دیجئے
ملک کی قبرس کی کیا تعداد ہو
میں ریاست با اطاعت کستقد
ملک کی مروج شماری کتنی ہے
آدیو سالانہ کتنی ہے تمام
ہو کے نام شہ نے اُس سے توب کہا
میں بیا سکتا نہیں یہ سب امور
کیونکہ جانچ ان سب کی تا اندم کبھی

ہے خزانہ حسانی یا سمور ہے
سو حتی رہتی تھی وہ عالی خیال
کم ہوا اُسکا بڑا سزا جواب
عرض یوں کرنے لگی امی نیک خو
آپ سے پوچھوں زراہ منفعت
آپ فرمائینگے کیا امودی ہنہر
بلکہ میں ہوں گاہایت شاد کام
کچھ فوائد پر ہی مبنی ہوئے گا
اور اُسکے ساتھ نقشہ ملک کا
تا کروں میں اخذ اُنکو دیکھکے
کم ہے آبادی کہ کچھ ایذا ہے
کتنی ہیں خود سزا راہ شور و شر
بہر حکم کیا کیا ہیں یہاں مشہور شے
کستقد رخرچ و بخت ہی ہر مقام
ملک کا نقشہ ہے نہ جغرافیہ
قابل اطمینان کے امودی شور
خرچ سے بھی تو نہیں مُسکن ہوئی

اپنے پوپچھے میں بہتے یہ امور
 استقدر تابع ریاست میں تمام
 آمد سالانہ یہ ہے ملک کی
 بولی تب افسوس کہ وہ خوشحال
 جب نہیں دو نویں شریانی کی نام
 بولا اس دم شہ نہیں دونوں یہ گو
 ہے یہی اصلی عرض اور مدعا
 بولی وہ بان حاصل آمد تو ہے
 آتی ہی جتنی وہی ہے واقعی
 شاہ حیرت سے ہوا تب ہم کلام
 آپ چونکہ ہر طرح ہشیار ہیں
 کر کے اب تکلیف و محنت آپ ہی
 گرامت آپ کو درکار ہو
 بولی وہ اچھا جہان تک امی حضور
 تو وہاں تک برا سید فضل رب
 بعد پھر عقلمند نے سوچ کر
 حسن تدبیرات سے یا اہتمام

ہاں بتا سکتا ہوں انہیں یہ ضرور
 اتنی خود مختار ہیں بے انتظام
 استقدر خیر و بخت ہی واقعی
 نقشہ و جغرافیہ سے کھلتا حال
 تو کھلے صحت سے کیا حال تمام
 ہے حصول آمد مستقل تو
 چاہئے کیا ہم کو اور اسکے سوا
 پر یقین کس طرح اس کا شہ کو ہی
 یا تغالب کے سبب سے کچھ کمی
 واقعی لازم سے اس کا انتظام
 اس لئے اولیٰ سمجھتا ہوں یہ میں
 جلد کیجے بند و بست اس کا کوئی
 ہر طرح موجود ہوں امداد کو
 عقل کی ہوگی رسائی بقصود
 دونوں میں اس کام کو انجام اب
 اک مکان بنو یا طرز خاص پر
 غور گھر جس کا رکھا تھا اسنے نام

<p> اٹھین تاریخ کی کتابیں جمع کیں درج تھے جنہیں تجربات تمام خاص وقت ایسا مقرر کیا روزمرہ اُس معین وقت پر سلطنت کے انتظامی سب امور کچھ دنوں میں سب کتابیں دیکھ کر پھر جداگانہ لکھا ایک ضابطہ لکھ چکی جب وہ بجاہ و مہمت تو کیا یوں انتظام اُسے شروع </p>	<p> تھیں جو ساری عقل و دل لکھیں اور ضوابط اُن کے مدن و انتظام جس میں مطلب اور کاموں سے تھا غور گھر میں بس اکیلے بیٹھ کر سوچا کرتی عقل سے وہ و شیعو انتخاب اُسے کیئے کچھ ضابطے ہر دو ہر محلے ہر صیغے کا ضابطے سارے برائے مملکت دل توجہ خاص سے کر کے رجوع </p>
--	--

ترباری نقشبات ملک نیر انجینیران

<p> شاہ سے لیکر اعانت اور رائے جو بڑے زیرک تجربہ کار تھے جانتے تھے ملک کا جغرافیہ پھر سب سے بڑا جماعت بھی رکھی تھے یہ ساری منتظم اور خیر خواہ یہ کیا تھا ان کا عزم و احتشام </p>	<p> جا بجا سے نامی انجینیر لایے کام میں اپنے بہت ہشیار تھے نقشہ و کار مساحت خوب ان کے انجینیران و کار کی دیکھ کام میں بھی استعداد بے اشتباہ سب کی کین معقول تنخواہیں تمام </p>
---	---

یہ بہ ضرورت
 بے انتظام
 بہ واقعی
 ملتا حال
 سال تمام
 بقول تو
 اسکے سوا
 ناشہ کو ہی
 کچھ کمی
 انتظام
 یہ بین
 کا کوئی
 ن ادا کو
 با و قصور
 جام اب
 صاص پر
 سنہ نام

پھر پانچم جماعت میں دیا
پھر کے ہمراہ جماعت صبح شام
ایسا ایک نقشہ بناؤ ملک کا
سب بڑی آبادیاں یا بن اور جاڑ
ریاستیں یا تحت و خود مختار سب
فاصلہ شہروں کا بھی ہو سب لکھا
ساتھ ہی نقشہ کے باصدق و صفا
جس میں اس نقشہ کی سب چیزوں کو عام
مختصر ہر شہر کا ہو حال سب
جو ہوں چیزیں ہر جگہ کی یادگار
جستہ رشہ و نامی میں مقام
چار جانب تحت گہ سے تاحد و
ملک میں جتنے حد و نکلے ملحق
ہستے ہی یہ جتنے انجمنیہ وہ تھے
تھوڑے عرصہ میں یہ فضل ذات پر
ملک کا نقشہ معہ جغرافیہ
پھر حضور اقلہ میں آن کے

حکم سب انجمنیرون کو بر ملا
کل قلم و مین ہماری ہر مقام
جسین کل چیز و کا ظاہر ہوتا
نامی نامی جھیل و دریا یا پہاڑ
ہوں حدود و سمت سے انہا سب
ہو گر زنگ و نشان جہر پیر کا
ایسا ہوتا راک جعفریا
درج حالات ضروری ہوں تمام
اسکے باشندون کا بھی احوال سب
انکی کیفیت بھی ہو تب آشکار
آٹکا ہو تشریح سے حال تمام
ہو سلسل فضل شہر و کا منود
نام ہر اک کا ہو اسم شہر کا تھ
و ہائے ہمراہ جماعت چل دے
ہر جگہ گشت و مساحت کر کہ سب
سب نے صحت سے مرتب کر لیا
بے تاہل پیش و فون کر دے

عاقبت نے خوب انکو بچا سیکو بخشا او ہو کر مال و زر

جد انتظام ضلع و گز وغیرہ و شخص مالکداری سکھ

بعد اسنے بڑا اک محکمہ
تا وہ قریب پر گون ضلع کے
جتنے تھے انجینئر و افسر تمام
جا کے ہر ایک ضلع میں ہونے منتظم
ہو یہی ہر قسم کا فرض عین
جو بڑا وہاں شہر ہو مشہور عام
رقبہ اس کے ضلع کا ہو جیستہ در
حقے کر کے پر گون سے نامزد
حسب پرتہ آئین جو دیہات بھی
پر گئے توئے ہون جتنے ضلع وار
ہے یہ انجینئر کا پرنسب ہی
زیر نگرانی وزیر اہتمام
نقشہ شہروں پر گون دیہات کے
اس طرح کچھ اسے نقشہ شہر کا

ملک میں اس واسطے قائم کیا
بندوبستی کام کو انجام دے
سیکوا سنے یہ دیا تھا حکم عام
ایک انجینئر کے ساتھ اک مہتمم
منتظم ہون ضلع کا با زیرین
اسکو وہ قائم کرے صدر مقام
منتظم اسکو کرے کچھ حصوں پر
نام ہر ایک کا رکھے ہر سند
پر گئے کے تحت میں کر دے بھی
سب کی فرستین لکھاے ایک بار
مہتمم سے اسے لے ہر کام کی
ہر جگہ نقشہ کشون سے لیکے کام
جا چکر کچھ اسے وہ ہر طرح سے
جسین سب چیز و نکا و جانکے ہو پتا

رن کو بر ملا
اری ہر مقام
و نکا ظاہر ہو پتا
ریا یا پس
سے انہار سب
چہر پیر کا
بہ جغرافیہ
ی ہون تمام
ن احوال سب
ب آشکار
حال تمام
و نکا نمود
ہم شہر کے ساتھ
چلے گئے
نکر کو سب
مرب کر لیا
نا کر دئے

جیسے اقتادہ زمینیں یا مکان چہ
ضلع کا اسطور سے نقشہ کہنے
ریاستیں سڑکین علاقے پر گئے
اک نشان خاص سے ہوں پہنچے
پر گئے کے نقشہ میں بھی ہوں
نہر و دریا راستوں کا بھی وجود
نقشہ موقع کچھے اسطور سے
جو ہیں اقسام اراضیات سب
چشمے یا تالاب و آبادی تمام
نام و نمبر سب کا اسمیں ہو لکھا
سب یہ نقشہ اور زمینیں تمام
تو زمین سب مہتمم اضلاع کے
الغرض احکام یہ سن کر تمام
بعد چندے جبکہ یا حسن و صفات
تو ہر افسر نے برائے انتفاع
ڈاک کی یہ اطلاعیں پاکے سب
ملک کا اک انتظامی محکم

محکمے سڑکین عمارات کلان
جس میں دریا کوہ جنگل راستے
سب کی سمتیں اور حدود و فاصلے
تانا وقت دیکھنے میں کچھ پڑے
سب حدود و فاصلہ دیہات کا
حسن و صحت سب اسمیں ہو نمود
خاص ہوں جس میں نشان سرخیر کے
تجروہ و فروغ و باغات سب
پرتی و سائر کھیتی بھوڑ تمام
فرق ہوا اسمیں نہ کچھ بھی مطلقاً
پاکین سب اضلاع کی جب اختتام
اطلاعیں بھی زمین فوراً ڈاک سے
سب نے جا جا کر کیا اجراء کام
بلکہ زمین زمین اور سب نقشہ جات
علاقہ کو بھیجی ان کی اطلاع
انتظام اسنے کیا اک یہ عجیب
پہلے سے جو منتقل حالت میں تھا

است کلان
راست
بود و فاصلہ
ن کچھ پڑے
دیہات کا
میں ہونود
ن ہر چہر کے
ت سب
بوڑھ نام
می مطلقا
ب اختتام
ذاک سے
اجرا رکام
نقشہ جات
سلاطین
یہ عجیب
ت میں تھا

جتنے تھے اُسکے مغرر عہدہ دار
بندوبستی کام کو ہر ضلع میں
مستند اشخاص رکھ کر بے شمار
پر میں جتنے مستم اضلاع میں
وہ مگر انجہام دیوین جتنا کام
جو کہ نافذ میں براے بندوبست
حسب احکام الغرض حکام کا
تو ہر اک نے بطریق قانون کے
پہلے کچھ عمال کا اک محکما
پر گنوں میں ساری اپنے ماسوا
بعد ازان اُنکے ذریعے سے تمام
قسم و تعداد اراضیات کی
جنس بھی اُس میں ہر اک لکھی گئی
جمع بندی جانچ کر ہر گاؤں کی
مندرج تھا جس میں با نام و نشان
الغرض یہ بندوبستی سارا کام
تو تب اُسکی اطلاع میں سرسبر

سب کو یہ احکام بھیجے ایک بار
اپنی نگرانی میں قائم اب کرین
بھیج دیں حسب مراتب ضلع دار
کام ماتحتی میں اُنکی سب کرین
ہو قواعد کے بموجب ہی تمام
اُنکا ہی پابند بالا ہو کہ پست
محکمے سے جب تقرر ہو گیا
بندوبست اس طور سے جا کر کئے
اپنے اپنے ضلع میں قائم کیا
ایک اک ماتحت حاکم بھی رکھا
ہو کے سب قریب میں پائش کا کام
نگین فہرستیں سب دیہات کی
کاشتکاروں مالکوں کے نام کی
حیثیت سے اراضی پر بنی
جمع سرکاری و تعداد لگان
پا گیا اضلاع میں جب اختتام
عافلہ کے پاس آئیں بے خطر

پھر قوانین اسنے کچھ جاری کئے یہ سب قوانین میں بھی یہ استمدار جمع سرکاری بحسب بندوبست بین زمیندار و تعلق دار جو جمع سرکاری وہ ہر تحصیل میں گر کسی نے برخلاف اسکے کیا	ملک میں اپنی لگان و جمع کے اہل علم سے لکھا کر بے شمار سب پر جو واجب وہ یا لا ہو کہ پست حکم آیت دہمہ ہوا دن لوگوں کو داخل ایام مفت سر پر کریں اوپر قانونی عمل پھر روئے گا
--	---

انتظام محکمہ کے مالی و ملکی

عائد کیا تھی عقیل و ہوشیار بہر اسن و انتظام مملکت ایک جنگی انتظامی ایک تھا تھا جو ان چاروں میں جنگی اک وزیر فوج جنگی کا وہ کرتا انتظام پر وزیر انتظامی لا کلام رفع کرتا تھا ایذاوت ملک کی تحت و قبضے میں وزیر مال کے اختیارات لگان و جمع بھی	پھر وزیر خاص رکھے اُسنے چار جنگی تھے یہ عہدہ پائے مرتب ایک مالی اور ملکی ایک تھا تھے اُسے یہ اختیارات کثیر اور صلح و جنگ کا بھی اہتمام انتظامی فوج سے سب لیکے کام اور حربہ کی بھی مدد دی سبھی سب ترانہ کے تعلق کام تھے بہر جسے اسکو حاصل تھے سبھی
--	---

تھا
تھا
زیر
لیک
انہی
تھا
لیہ
اپنی
ہو
وہ
ہو
پر
جو
چہ
بک
فوج

کرتا تھا نافذ وہی سب حصول
 کرتا تھا دیوانی قضیوں کو وہ طے
 سب ریاستہائے محروسہ بھی تھیں
 دو وزیر عظام تھے فرمان روا
 رکھتے تھے سب اختیارات کثیر
 ملک کے تھے اختیار و انتظام
 سلطنت ہمارے دیگر کے ساتھ تھا
 بھیجتا تھا غائب ملکوں میں سفیر
 سب زبانوں کو بھی واقف ہو کر
 قصد و حالات شہان کی سب خبر
 کرتا طے تھیرے یہ ذی شعور
 شہ کی منظوری سو کرتے ساری کام
 لیتے تھے اعظم سے ساری مشورے
 فوج میں اشخاص نو بھرتی کئے
 از سر نو کر کے عین انتظام
 کر لیا تیار ہر دار و گیر
 دیکھی جن جن میں مناسب چھاؤنی

تختلف ملات کے بھی سب اصول
 تھا جو اک ملکی وزیر نیک پے
 زیر نگرانی اُس کے بالیقین
 لیکن ان چاروں وزیروں کے سوا
 ان میں اک اعظم تھا اعلیٰ اک وزیر
 تھا جو اعظم اُس کے قبضہ میں تمام
 لیکن اعلیٰ کا تعلق مطلقاً
 اپنی ماتحتی سے وہ روضہ نصیب
 ہوتے تھے جو ہر طرح لائق بڑی
 دیتے تھے ہر ملک سے وہ خوش سیر
 ہوتے شاہوں کے تعلق جو امور
 پر وزیر عظام دونوں لاکلام
 جو وزیر خاص چاروں کرتے تھے
 چند روزوں میں وزیر جنگ نے
 پھر سالے بھی بدلے لے تمام
 سب کو سکھلا کر قواعد سبے نظیر
 فوج اُن شہروں میں سب تقسیم کی

مع کے
 شمار
 وکست
 لوگوں کو
 پر پر کرن
 سے گا

نے چار
 مرتب
 تھا
 ت کثیر
 اہتمام
 ملے کام
 نا بھی
 نام تھے
 سبھی

اب وزیر انتظامی نے پڑے
 نامزد ہر حصہ صوبے سے کیا
 انہیں دو تھے مشرقی و مغربی
 پھر ہر اک صوبے میں ناظم رکھا
 حسبِ پرتہ تخت بین ہر صوبہ کے
 ان سبھو نہیں رکھا اک اک منتظم
 ماسوا صدرات میں ہر ضلع کے
 تا کرین طے وہ زراعت عوام
 رکھے تحصیلات میں تخصیص دار
 تا بموجب قاعدے کی یا اصول
 سب علاقوں کے بھی اپنی کاغذات
 اہل علمہ بھی تھے سب کے تحت میں
 قانونگو ہر پگنے میں اک رکھا
 اسکی ماتحتی میں سب دیہات کے
 تاکھتونی جمع بندی خسروجات
 ملک کی جو انتظامی فوج تھی
 تارعلایا کا وہ جان و مال سب

مملکت کے چار حصے کر دئے
 نام ہر صوبے کا سمتوں پر رکھا
 دو شمالی و جنوبی مابقی
 تا کرے وہ نظم ساری صوبے کا
 جسقدر اضلاع ملکی آئی تھے
 تا ہوا اپنے ضلع کا ہر منتظم
 منتظم کے چند نائب بھی رکھے
 فوجدار می ہوں کہ مالی وہ تمام
 پر گئے سوئے ہر اک کو چار چار
 جمع سرکاری کریں وہ سب اصول
 رکھیں دفتر میں مرتب باصناف
 تا وہ ہر اک کام کو اخبار میں
 جانچ اور پرتال جبکا کام تھا
 چند پٹواری مفت سر کر دئے
 رکھیں ہر سن کی مرتب اپنی سات
 ضلعوں اور سب اسکے حصوں میں رکھی
 اپنی نگرانی میں رکھے نور و شب

مجرم
 جو
 واکو
 نہر
 فن
 الف
 باقی
 ہر
 اس
 اس
 پر
 ماس
 افس
 کل
 یہ
 اس
 جو

کچھ سزا دلوای عبرت کے لئے
 ملک میں اُسنے کئے یہہ انتظام
 محکمے و ضلع میں قائم کئے
 جانچکر موقع بہ موقعہ ہر مقام
 اُسنے پھیلا یا بجھن استہام
 کرتا تو فیہ خزانہ کے لئے
 کام اُسنے یہہ کئے تھے بنیظیر
 کی تھی قائم اک عدالت باہمی
 ترکون حصوں اور قرضوں کی نزاع
 تھے انھیں دیہات کی ٹکھیا تمام
 عدل سے کرتے تھے جھگڑوں و لفصا
 اک معزز شخص ممبر رہتا تھا
 سارے بے تنخواہ کے کرتے تھے کام
 ہوتی تھیں فیصلہ زراہ منصفی
 جتنی سب دیہات میں تھیں واقعی
 صدر میں ہر ضلع کے ایک قاضی کی
 انکو فیصلہ کرتا قاضی نیک پے

مجرموں کو بھی پکڑ کر گھات سے
 جو وزیر مال تھا ذی اختتام
 ڈاکخانہ جات و چنگی نیک کے
 نہرین سڑکیں بھی نکلو اتین تمام
 فن تجارت اور زراعت کا بھی عام
 الغرض سب کام تدبیرات سے
 باقی اک چوتھا جو تھا ملکی وزیر
 ہر بڑے موضع میں ہر منصفی
 اُس میں طے ہوتین زراہ و انتفاع
 اُسکے افسر جتنے تھے ذی اختتام
 پرو دیانت و اوزیرک تھے کمال
 ماسوائے افسران ہر قوم کا
 افسر و ممبر جو ہوتے اسکے عام
 کل زراعتین ساکنان دیہ کی
 یہہ عدالت تھیں دیہی باہمی
 اُسکے اوپر بھی عدالت تھی بڑی
 جو زراعتین انہیں ہوتی تھیں نہ طے

کروئے
 ان پر رکھا
 مال بقیہ
 و بے کا
 اسی تھے
 مستحق
 بھی رکھے
 و وہ تمام
 کو چار چار
 بے حصول
 باصناف
 یا م دین
 م تھا
 رکروئے
 اپنی سات
 موٹیں بھی
 زور و شب

<p>کرتا تھا قاضی کے یا کوئی عقیل پر عدالت ہالے دیہی کے تمام انکی موقوفی بحالی ہنر سان سب عیث کا بھی اس میں شورا استغاثے ساری دیوانی کے عام فوجداری اور مالی صیغوں کے کوئی قضیہ گرنو تا ان سے یہاں یا کہ سب ان تینوں صیغوں کے اپیل</p>	<p>ان عدالت ہالے دیہی کا اپیل ہوتے تھے جو افسر و ممبر درام قیضہ میں قاضی کے تھی ازراہ شان لیت تھا وہ دورینی سے سدا سامنے قاضی کے پاتے اختتام نائبان و منتظم طے کرتے تھے کرتے جلسہ میں وزارت کے روان وہ ہی جلسہ منتا ازراہ سیل</p>
--	--

طریقہ تصفیہ مقدمات جلسہ ررا

<p>جو اپیل اور یا تراعات عوام ہوتے تھے وہ ایسی پریچ و شدید پر وہ جلسہ حق بحق کرتا تھا سب فیصلے سب دیتا تھا انصاف سے</p>	<p>ہوتے جلسہ میں وزارت کو تمام جنمیں ہوتے تھے نہ شاہد چشم دید اپنی عقل و تیز فہمی کے سبب واقعہ کی اصلیت کو جانچ کے</p>
--	---

تعمیم و مضبوطی قیامات

<p>ہو رہا تھا وصال تو ملکی انتظام</p>	<p>معرفت لائق وزیروں کے تمام</p>
---------------------------------------	----------------------------------

ملک کے نقشہ پہ کرتی تھی نگاہ
تخت گہ دیکھی جو حد کے متصل
روس سے ملحق تھی وہ سرحد کمال
شاہ سے وہ عرض یوں کر نکلی
روس کی سرحد کے آتا ہے نظر
یاہری نظر وکی میں کچھ غلطیان
کچھ تعجب کا نہیں ہی یہ مقام
تخت گہ سرحد کے ہی بالکل قریب
شہر دار السلطنت انس نہیں
کونسی اس میں قیامت کی ہر بات
رکھنے میں بس آفتیں میں بقیاس
آکے کر دیتی ہیں برباد و تباہ
ہر طرف سے اسکو رہتی ہے پناہ
باعث اطمینان و مضبوطی کا ہے
درمیان ملک ہو جوش ہر بھی
قلعہ بنوا کر بحاہ و مہینت
قلعہ کچھ مضبوط بن جائیں تمام

عاقبت بھان ایک دن ہر شاہ
ناگہان بے حد ہونی وہ مشعل
اسلئے دونا ہوا اسکو خیال
کرتجا ہل عارفانہ اسگٹھری
شہر دار السلطنت نزدیک تر
واقعی ہے کیا یہ امی شاہ زمان
شاہ نے ہنس کر کیا تب یہ کلام
حسب نقشہ ایسی ہی او خوش نصیب
بولی وہ اسدرجہ سرحد کے قرین
بولادہ فرمائے او خوش صفات
بولی اپنی تخت گہ کو حد کے پاس
اسکو فوراً ہی مخالف بادشاہ
درمیان ملک ہو چو تخت گاہ
درغینمون کا نہ پھر کچھ ایسا ہے
اسلئے ہی رائے میری اسگٹھری
اسکو قائم کیجئے دار السلطنت
سرحد و نیر بھی بحسن تمام

کا اپیل
میردام
ازراہ شان
سے
تے اختتام
نے تھے
کے روان
ہ سیل

مکرم تمام
چشم دید
سبب
خج کے

کے تمام

انہیں پھر قائم ہوں افواجِ حبشی
 سنکے یہ شہ نے دیا اسکو جواب
 کار آمد ہے یہ پسندِ سود مند
 شہ سے تب کہنہ لگی وہ ذی ہنر
 تو مطابق اسکو اب بے قیل و قال
 پس کیا شہ نے یہ اسکا انتظام
 طوس نافِ ملک میں اک شہر تھا
 ہر طرح سے اسکو فرما کر پسند
 بعد چپ کر چونکہ اب بے اشتباہ
 اسلئے فوراً بحسن انتظام
 شہر سے کچھ فصلِ پاک سمت کو
 ہو مریعِ سطح میں جسکا مقام
 قطعے وہ سب گئے چھپی ہوئے بنے
 سطح میں جو دیواروں کے ہوں چہرین
 انہیں ہوں تعمیرِ مسکن فوج کے
 اک طرف ہر قطعہ میں بازی و شان
 ساتون دیوار میں بھی ان سب قطعوں کی

تاکرین پوری حفاظت ملک کی
 آپکی بیشک ہر ای باصواب
 اسکو کرتا ہوں نہایت میں پسند
 متفق اس اسے سین آپ گر
 کیجئے اپنا عمل اور خوشحال
 عاقلہ کی اسے پر با احتشام
 خوشنما از حد وسیع و پرفضا
 سب وزیر و نو دیا حکم بلند
 طوس ہو یگا ہماری تخت گاہ
 ہر طرح اسکی درستی ہو تمام
 قلعہ مضبوط ایسا اک تعمیر ہو
 منقسم ہو سات قطعوں پر تمام
 سات دیواروں سے ہر سو ہوں گھری
 چار جانب لمبی اور چوڑی زمین
 اسلحہ خانے و تہ خانے برسے
 کچھ سپہ سالار و نو بھی ہوں مکان
 اونچی اور ایسی کشادہ ہونیگی

جنبہ
 اندر
 جھیر
 پھول
 منقہ
 ج
 سطح
 ایک
 جو نہا
 پائدا
 ہوا
 ہرو
 انہیں
 حسہ
 تاریر
 شاہ

جنہیہ وقت کا نہ کچھ ہوسا منسا
اندرونی قطعہ ہے جو ساتوان
جسین ہون تعمیر شاہی سر مکان
پتھول پھلواری بھی رنگین نوبہ نو
متصل شاہی مکان کے دلپند
جسپہ آتی ہون نظر مثل ہفت
سطح بالائی میں اُسکی خوشنما
ایک فرسخ فصل پراں شہر سے
جو نہایت ہو وسیع و خوش فضا
پانداری سے بنایا جاے وہ
ہو احاطے میں مکان کی پشت پر
ہر روش اُسکی بنے بات اعدہ
انہیں قرار ہے ہون جاری ہشمار
حسب موقعہ سرحد و نیر ملک کی
تاریخ انہیں رسالے فوج کے
سنکے یہ احکام شاہ بے نظیر
شاہ نے جو بات بھی تجویز کی *

مورچہ بندی ہو تو یون کی سوا
استدر ہو سطح اُسکے دریاں
خوشنما خوش وضع مضبوط و کلان
جسلی پیش ہر مکان تیار ہو
ہو مربع ایسا مینار اک بلند
اٹھ فرسخ کی بھی چیزیں ہر طرف
ہو مکان تعمیر اک دو طبقے کا
ایسا اک ایوان سلطانی بنے
خوشنما عمدہ نفیس و دلکشا
زیب و زینت سے سجایا جاے وہ
نصب پائین باغ عمدہ جلد تر
چشمہ و تالاب و حوضیں جا بجا
ہون نئے پھولون و درختوں کی بہار
قلعے ہون تعمیر استحکم کئی
ملک و شاہی کی حفاظت کیلئے
عرض یون کرنیلکے ساری وزیر
ہر نہایت ہی مناسب واقعی

ن ملک کی
صواب
ن میں پسند
ن آپ گر
صال
احتشام
ع و فضا
سکمند
ی تخت گاہ
ستی ہو تمام
تعمیر ہو
مونیترام
ہو ہون گھر
پوڑی ہین
نے بڑے
ہون مکان
وہ ہونگی

جلد اسکا انتظار مہلے قصور پس وزیرون نے کیا جواب تمام سرحدوں اور طوس میں باریک نظر پائی اسکی جب وزیرون نے خبر	کرتے ہیں ہم حسب غشاہ خنور چند عرصے میں بزودی تمام بنگے سب قلعے اور ساری مکان سطح شہ کو کیا بس جلد تر
---	---

دربار عام فرماتا بادشاہ کا یہ تقریب تو افروزی
جدید دارالسلطنت میں و بعدہ بموجب حکم
بادشاہ شہزادی عاقلہ کا تخت شاہی پر جلوس فرماتا

دفعۃً جو قلعوں اور محلات کا شاہان دولت سر امین اوٹھ گیا وہ بھی یہ سکر نہایت خوش ہوئی جس قدر حکام میں وہان ذی ہنر شہر دارالسلطنت ہی جو بید جمع سلمان رسد ہو خوبا افسران فوج کو بھی ہر مقام آکے تاریخ معین پر سجین	شاہ نے سب حال تیاری سنا عاقلہ کو جا کے یہہ مقرر دیا پر شہ عالم سے یہہ کہنے لگی انکو شاہ احکام بھیجیں جلد تر اسکی آرایش میں کوشش ہو فرید ہونہ کچھ اسمیں تامل مطلقا بھیجئے احکام یہ اسے نیک نام اپنی اپنی فوج کو سب طوس میں
---	--

پرو
طو
اس
طو
کہ
تو
کیو
ای
میا
عید
بول
کیا
یو
ویر
ہو

شاہ حسنہ
مقام
دارو مکان
بس جلد تر

افزونی
سک
فرمان

یاری سنا
نزع دیا
کننے لگی
جس جلد تر
ش ہو فید
مطلقا
سینک نام
لوس میں

پر وزیر جنگ جا کر پیشتر
طوس کا ہے قلعہ نو تعمیر جو
یکجے جاری اشتہار عام بھی
اس سے تاشنہ ادگان ذمی نشا
طوس میں آئین معین وقت پر
کہہ چکی وہ جب کیا تین تمام
تو بموجب اسکے پھر شاہ نے
پر بہت شکوہ تھا وہ خوش خصال
کیونکہ وہ عورت نہایت تھی عقل
اسلے آیا جو اکدن کچھ خیال
میر انشا ہی کہ باصدا ب و تاب
عین اس دربار میں ادنیٰ فنون
بولی یہ گھبرا کے تب وہ عقلمند
کیا مجھے کم فخری ای جان پناہ
بولاد وہاں یہ تو سچ ہی لا کلام
دیتا ہوں اب یوں خطاب بادشاہ
ہونہ کچھ رتبہ کیا پیش و کم

منتظم اسکا ہو وہاں باصدا
اسمین وہ تھہرے ساری فوج کو
لکھکے تاریخ و جنگ دربار کی
ساری نواب و امیر ان کلان
شرکت دربار کو با کرونہ
شاہ والا سے براے انتظام
اشتہار و حکم سب جاری کئے
عاقلمند کی عقل مند دی سے کمال
خوبصورت با اطاعت بے عدیل
عاقلمند سے یہ کیا شہ نے مقال
بادشاہ کا آپ کو دیکر خطاب
تاج شاہی آپ کے سر پر رکھوں
میں اسے ہرگز نہیں کرتی پسند
ہو نہیں زوجہ آپ کی بارسم و راہ
پر خوشی سے میں برای احتشام
آپ میں مجھیں نہ ہوتا فوق جاہ
اک نگہ سے دیکھی جائیں و تو ہم

فرق آپس میں نہواک بات کا
گو کہ اب بھی ہر طرح سے ارتباط
پس نہ آپ انکار فرمائیں ذرا
اب خطاب بادشاہ میں آیکو
بولی وہ یکدل میں جب آپ اور میں
شاہ ہونا آپ کا باعز و جاہ
بولا آپ اس امر میں سکت ہیں
میں مناسب اب سمجھتا ہوں یہی
بولی آپ اس دم زراہ منفعت
گر نہو کچھ مجھ سے فرق و اختلاف
یوں تامل سے کیا اُس نے مقال
آپ کو شاید ہو کچھ وہ ناگوار
بولی مجھ پر آپ کا ایسا گمان
بے تامل آپ ظاہر کیجئے
بولا باعث یہی امیر ہر جمین
بس یہ تحاعر و لیاقت کا سبب
ورنہ شاہوں کو یہی نشان

دن بدن دونوں کو الفت ہو سوا
پر بڑھے گا اور اس سے احتلاط
میری اب یہی خوشی ہو رہی تھا
چاہتا ہوں سُننا میں جو ہو سو ہو
تو یہ وقت آپ کیوں فرماتے ہیں
عین میرا ہونا ہے بے اشتباہ
بس اب تکرار حجت کچھ کریں
کیونکہ اس میں مصلحت ہی مختفی
دل میں جو سوچ ہوئی میں مصلحت
تو اُسے اظہار کیجئے صاف صاف
اُس کے ظاہر کرنے میں ہی خیال
پس میں ظاہر کروں گا یہ سار
ہی خلاف الفت کی امیر شاہ زمان
میں بچھپا زردہ ہونگی آپ کے
آپ جو دختر کسی شہ کی نہیں
آپ سے شادی جو کی امیر کی حسب
لائیں اپنے عقد میں شہزادیاں

میں
تخت
تاکہ
بولی
آپ
بولا
دیکھنا
آپ
بولی
شا
برخلا
ہر طرح
جتنی
جسط
شا
گفت
الغرض

میں نے اسکی اب نکالی ہے یہ راہ
 تخت پر بٹھلا کے غزو جاہ سے
 تاکہ یہ بات آپسے ہو جائے دور
 بولی وہ میں گرہ پش نہادی نہیں
 آپ سے شاہِ نریا جاہ کی
 بولا وہ بیشک یہ ہی اسے نیکو
 دیکھنا سنا میں اب ہوں چاہتا
 آپ کی ساری لسانی یہ مصاف
 بولی وہ اسدم زراہ عاجزی
 شاہ والا جاہ سے ہی التجا
 برخلافِ رای اقدس کچھ کروں
 ہر طرح سے شاہ کو بے اختیار
 جتنی ہوتی ہیں رموزِ مملکت
 جس طرح منشا خوشی ہی آپ کی
 شاہ یہ سنکر نہایت خوش ہوا
 گفت گو غصہ سے کچھ میری تھی
 الغرض تاریخ سے دس یوم قبل
 آپ کو دیکر خطابِ بادشاہ
 تاج شاہی سر پہ رکھوں آپ کے
 ذکر جسکا ہو چکا ہے ذی شعور
 پر بفضلِ رب و اور بالیقین
 ہمنشین بی بی تو ہوں باخوشی
 پر خطابِ شاہ میں بھی آپ کو
 آپ کیوں اصرار کرتی ہیں سوا
 ہی مری منشا خوشی کے برخلاف
 اپنے میں اصرار پر نادام ہوئی
 عفو نہ مائیں مری دل سے خطا
 میں کھان یہ تاب و طاقت رکھتی ہوں
 تابع مرضی ہوں میں لیل و نہار
 بادشاہی جانیں انکی مصلحت
 ہر طرح بہتری ہوگی واقعی
 پر راہِ لطف یہ کہنے لگا
 آپ نے کیوں اس قدر کی عاجزی
 جاہ و ثروت سے معہ افواج و طبل

ت ہو سوا
 سے اختلاط
 ہر ملقا
 ہو ہو ہو ہو
 مائے میں
 اشتباہ
 کچھ کریں
 ہر مختفی
 مصلحت
 ف صفا
 یہ خیال
 سار
 ناؤ مان
 آپ کے
 نہیں
 حب
 ادیان

نیراہل خاندان و اہلبیت
وہ شہرِ عاقل زمانِ فرمان روا
جبکہ شہرِ تخت گاہِ نوکی راہ
تو وہاں سے تخت گاہ تک جا بجا
قبل ہی وہاں جمع تھے شہزادگان
شہر کے استقبال کو بلوغت و جاہ
کر کے استقبال شہر با احتشام
استراحت خیموں میں کرتے ہوئے
تھا گلی کو چونین خلقت کا نجوم
شہر کا ہر اک مکان و راستہ
شاہ سب نظارہ فرماتا ہوا
اسگھر ہی وہاں آبدشہر پہوئی
اس خوشی میں جمع سا ملک کے
شہر کے باغوں میں باہر جا بجا
شہر سے لے لیکر اجازت با اوب
شہر نے اگلے دن کیا دیا عام
تخت کی زینت تھی مانند عروس

سب جلوس و تخت سلطانی سمیت
طوس کو شہرِ خجرا سے چلا
باقی دوسرے نزل ہی ہی اشتباہ
خیموں میں سامانِ اکل و شر تھا
سارے نواب و امیرانِ کھان
ساتھ تھیں توپیں بھی انکی اور سپاہ
توپیں چھڑوا کر سلامی کی تمام
شہر کو دار السلطنت میں لگے
ناکریں شہر کی زیارت بالعموم
اک عجب زینت سی تھا آراستہ
قلعہ شاہی میں داخل ہو گیا
پھر سلامی توپوں اور افواج کی
جھنڈے وہاں نواب و شہزادے تھے
ان سبھوں کے لاکھوں خیمے تھے بپا
پہنچے اپنی اپنے خیموں میں وہ سب
جمع شہزادے وغیرہ تھے تمام
شاہ نے اگر کیا اسپر جلوس

پہلے
ہوئے
کر کے
ذکر ہے
اپنی
کر کے
حکم
جس کا
تھیں
کچھ تھیں
کچھ وز
تخت
عاقبت
قدرو
تذہین
پیش
پہرے

طافی سمیت
سے چلا
بواشتباہ
ل و شر تھا
بیانِ کلام
نگار و سپاہ
ی کی تمام
ہیں لگے
ت بالعموم
ما آراستہ
داخل ہو گیا
افواج کی
نزدیقت
تھے بپا
ن وہ سب
تھے تمام
سبوس

پہلے شہزادوں نے تدرین پیش کیں
ہو کے پھر استاد وہاں تعظیم سے
کر کے طاہر خیر مقدم کی خوشی
ذکر پھر اک خوش بیانی سے کیا
اپنی خوشنودی کو سب حضار سے
کر کے پھر برخاستہ دربار عام
حکم شے اگلے دن عورات کا
جسکا درباری طریقہ پر تمام
تھیں شریک اس میں ہنسوان نے
کچھ تھیں انہیں محترم شہزادیاں
کچھ وزیروں افسروں کی میگات
تخت شاہی اک مژین خوشنما
عاقلم کے سر پہ پھر عورائے
قدر و عزت سے بٹھایا تخت پر
تدرین سب شہزادیوں نے بڑھکے دین
پیش کیں بعد اسکے سب نسوان نے
پہر بڑی ذی رتبہ شہزادی نوہان
پھر وزیروں اور نوآبون نے دین
اک بڑی شہزادی عالی قدر نے
سبکی جانب سے مبارکباد دی
حفظ اسن و انتظام ملک کا
شہ نے بھی الفاظ شکر یہ کہے
راہ خالق میں لٹایا ز تمام
جلسہ اک اندر محل کے بھی ہوا
زیب نیت سی ہوا تھا اہتمام
جو معزز ترین اور عالی خاندان
کچھ بڑی نوآبون کی تھیں بی بیان
کچھ رئیسوں کی خواتین و بنت
صدر میں نیت سے پہنچوایا گیا
تاج شاہی رکھکے شہ کی سمت سے
شان و شوکت سی ہوئی وہ جلو گر
شاہزادوں کی طرف سے اولین
اپنی اپنے شوہروں کی سمت سے
اٹھکے خوش تقریر میں کہولی زبان

سربسرمین تھا اظہار خوشی
عاقلہ نے بعد از ان فرحت کیساتھ
شانہ اوون اور نوابون کو عام
فاخر خلعت دے کچھ رو برو
مال و زر بھی باٹا اُس نے بیشمار
الغرض عیش و طرب سے جا بجا
جتنے شہزادے وغیرہ آئی تھے
منتخب افسر معہ اقوانج کے
اُن کو لیکن شاہ والا جہا کا
اپنے اپنے قلعو نہیں کر کے مقام
فوج کو اپنی قوا احد جنگ کے

سبکی جانب سے مبارکباد بھی
قدر والی سے بڑی عزت کیساتھ
کل رئیسوں افسروں کو بھی تمام
اور خطابی نام بھی ایک ایک کو
عام لوگوں کو براہِ کردگار
اس خوشی کا جشن بہفتوں تک ہا
قدر و عزت سے وہ سب نصرت ہو
سرحدوں کے قلعو نہیں بھیج گئے
اختیاراً حکم تاکید یہ تھا
ہوشیاری سے رہیں افسر تمام
روز سکھلاتے رہیں تاکید سے

تعلیم رعایا

چونکہ تھے کم لوگ ذی علم و ہنر
عاقلہ کو شوق یوں بے انتہا
ملک میں جواز رہ تعداد کے
اس نے دارالعلم بنوا بہر تمام

اور جاہل تھی رعایا ہمیشہ
دل سے تعلیم رعایا کا ہوا
شہر و قصبے اور بڑی دیہات تھے
کچھ علم رکھنے بہر عوام

واسطے
جنہیں
ان مدد
علیہ
جو حصوا
نو کری
پر جو سہ
الغرض
ارزو ہر
انہیں
تاکہ ہو
شوق
چند

جتنا تھا
چاہ اور

مدرسہ اک ہر جگہ قائم کیا
 رکھتین ذی علم و ہنر اوستانیان
 قدر سے سکھلائی جاتی سب علوم
 صنعت و حرفہ فنون پر صفات
 تو اسے حسبِ لیاقت اور دماغ
 قدر کی جاتی بڑی دربار میں
 پایا کچھ عمدہ معززہ شتاب
 ہو گئی سب ملک ہی کو احتیاج
 مدرسوں میں علم حاصل کرنیکی
 علم و فن میں جلد حاصل ہو حال
 اور ملے معقول کوئی نوکری
 سیکھتا محنت سے سب علم و ہنر
 ملک میں ہر اک ہوا لکھا پڑھا

واسطے تعلیم نسوان کے جدا
 جنہیں اسنے کر کے لطف بیکران
 ان مدارس میں سبھوں کو بالعموم
 علم اخلاق و معاش و دینیات
 جو حصولِ علم سے پاتا فساد
 نوکری دیجاتی تھی سرکار میں
 پر جو سب علموں میں ہوتا کامیاب
 الغرض اس سے ہوا بھانٹا کاج
 آرزو ہر شخص کو پیدا ہوئی
 انہیں داخل ہو کے رہتا تھا خیال
 تاکہ ہو سرکار میں عزت بڑی
 شوق کر کے اس سے ہر فرد بشر
 چند عرصہ میں نتیجہ یہ ہوا

آبادی و آسائش رعایا

کم تھا آبادی میں اکثر بیشتر
 بلکہ تھے گویا نہ وہ اکثر جگہ

جتنا تھا ملک بخارا سرسبز
 چاہ اور چشمے بھی کم تھے ہر جگہ

رکب ادبھی
 عزت کیساتھ
 کو بھی تمام
 ایک کو
 اور کردگار
 دن تک ہا
 نصرت ہو
 غنیمت بھی گئے
 سی یہ تھا
 میں فخر تمام
 ماکید سے

ایا بیشتر
 رعایا کا ہوا
 برات تھے
 بہر عوام

رکھتے جو پانی کا سامان اپنے ساتھ
 عام لوگوں کو سفر میں بارہا
 سکے تکلیفیں یہ سب مخلوق کی
 اسلئے اُس نے تعجیل تمام
 حکم ایک ایک میں قائم کیا
 گشت کر کے اُس نے سب باتیں
 چاہ اور تالاب بنوائے تمام
 پر سافر راہ گیروں کیلئے
 راستوں میں ہر سہ کو سہ فصل پر
 نیروس دس دس پر یہ بھی کیا
 درمیانی ٹرکین جو شہر و نکی تھیں
 پھر دور و یہ سب کے اوپر شمار
 جنت و جنگل تھے گنجان و رفیع
 بعض موقوفوں پر مصالح تھے جہاں
 باقی جو ایسے تھے انہیں سو کمین
 انکو کٹوا یا کہ توڑوا کر تمام
 ہر جگہ کچھ آبپاشی کے لئے

وہ سفر کرتے تھے آسائش کے ساتھ
 سخت تکلیفوں کا ہوتا سامنا
 علاقہ کو شاق ہوتی تھیں پھی
 رکھ کے انجینیر بہت سے نیک نام
 جس کا آبادی کنف رہ نام تھا
 ساری شہروں اور علاقہ جات میں
 فیض پائے تاکہ اُسے خلق عام
 اُس نے یہ سامان آسائش کئے
 چاہ بنوائے ہر طرف مال و زر
 مختصر موقعہ سے بنوا دیں سارا
 حکم سے اسکے وہ پختہ کی گئیں
 اوسنی لگوا کر درخت سائہ دار
 یا کہ غنیمت آباد میدان وسیع
 اُس نے قائم کمین وہاں آبادیاں
 جنگلی ہو قابل زراعت کر زمین
 کمیت بنوائے بحسن انتظام
 چشمہ و چاہات بھی بنوا دئے

پرچہ
 مصدا
 محکمہ
 مگول
 چٹو
 الغرض
 حشر
 سر
 جہز
 حصہ
 یا کہ
 عاف
 اُس
 سار
 صر
 یعنی
 دید

یش کے ساتھ
ہوتا سامنا
فی حقین پی
سے نیک نام
یہ نام تھا
لوقہ جاتین
مخلوق عام
انش کے
مال و زر
ادین سارا
کی گئیں
سائہ دار
ن وسیع
ن آبادیان
ن کی زمین
ن انتظام
نوادے

پر چوبنگل ایسے دیکھے واقعی
مصلحت سمجھانہ انکا کاٹنا
محکمہ سب کام جب یہ کر چکا
ملکوں ملکوں کر کے جاری اشتہار
جتنی نوآبادیان تھیں صاحب
الغرض ایسی ہی تدبیروں سے عام
حسن سے آباد کر کے ہر جگہ
سب عیثیت وہ اپنی ہر گھڑی
جس سے آدمی لوگ بسنے شوق سے
حسب خواہش اپنی اپنی آگودیاں
یا کسی نے نوکری کی اختیار
عاقبت کی عقل تدبیرین تمام
اٹھنے کس خوبی و خوش نظم کیساتھ
ساری اقتادہ زمینیں ملک کی
صرف بھی ایسا نہ اٹھیں کچھ کیا
یعنی باشندہ زمین اسکے ملک کو
دیدیا ان سب کو اٹھنے حکم عام

جس کی لکڑی مت ابل تھیں تھی
نفع کی خاطر انھیں قائم رکھا
تو سنا پھر عاقلہ نے یہہ کیا
کر لئے انسان فراہم ہیشمار
سب کو کی انکی زمین داری عطا
اٹھنے غیر آباد خطوں کو تمام
ملک کو شاداب اپنے کر لیا
وہ سے کچھ ایسی رعایت کرتی تھی
ملکوں ملکوں اور طبقہ طبقہ کے
کین تجارت بعض نے یا کشتیاں
یا کوئی حریفہ پسند روزگار
قابل تحسین تھیں سب لاکلام
سبکی خاطر اور رضا جوئی کیساتھ
کر دین فروغ بھی اور آباد بھی
فائدہ سرکاری سجد کر لیا
جو کہ نواب و تعلق دار تھے
کر کے فوراً اپنا صرف و اتہام

اپنے ماتحتی علاقوں کی زمین
انکو مزروعہ بنائیں سر بسر
کچھ باین شہر و قصبہ گاون بھی
اس سے بھی ہوں مطمئن وہ بعد ازاں
جمع مزروعہ اراضیات کی
جبتک انکے حاصل سے پٹن لین
الغرض سب ایسی تدبیرات کیں
جسے افتادہ زمینیں بہر مقام
شہر و قصبے گاون بھی ہر جائے
پھر رعیت بھی مرقع ہو گئی
ملک سارا ہو گیا رونق پذیر
ابتو بہ حالت ہوئی تھی ہر جگہ
بات یہ سب سوانحی کی تھی
جسنگون کی لکڑیوں پر بہر مقام
استقدار محمول سرکاری ہو

جو ہوں غنیمت آباد افتادہ کہیں
لیکن ان میں بعض نسبت قوی
اپنے اپنے نام سے با صد خوشی
جانب سرکار سے ازراہ شان
اُسے اُس دم تک نہ مانگی جائیگی
صرف سب آباد کرنے کی انھیں
ہر طرح سے جو مفید عام تہیں
ہو گئیں مزروعہ کو سونتک تمام
کیسی آسانی سے انہیں بس گئے
سب با سایش بسر کرنے لگی
خوشنما زرخیز خورم بے نظیر
اک ارم کا سامنہ تھا کھلا
آبد سرکار کی کشت ہوئی
اور پھاڑی پتھروں پر بھی تمام
جس سے آبد بڑھ گئی بے انتہا

مردم شماری و تمانہ شماری

انعاماً

حس

یا گھر

اس

کچھ

بعد

جسے

بعد

چونکہ

اس

پھر

کل

تار

اور

عاقلاً

کوئی فہرست اور فردا ایسی نہ تھی
 دین و مذہب و ذرہ گاہ اہل ملک
 یا مفصل ساری آبادی کا حال
 انتظام اسکا کیا یوں جلد تر
 ملک بھر میں سب جگہ جاری کئی
 محکمہ ہر سرین قائم کیا
 کاغذ و نین لکھتا ہر وجہ کمال
 ایک کی تاریخ سب کے واسطے
 اور سب علمے کا کام اچھا جو تھا
 ایک ہی تاریخ میں سب ہو گئی
 ملکیت بھر میں برای خاص عام
 مندرج ہونے لگی دن ہو کہ رات
 ہر جگہ قائم رہے بہر حساب
 کل عساکری رہنما ہر ہدام

اتفاقاً قبل سے اس ملک کی
 جس سے ہونا ہر شمار اہل ملک
 یا گھروں کی جانچ بروہ کمال
 اس غرض سے عاقلہ نے سوچا
 کچھ مرتب کر کے اسکے قاعدے
 بعد اسکے اسنے بے تنخواہ کا
 جسنے کوشش سے کل آبادی کا حال
 بعد احکام اسنے بھیج کے
 چونکہ ہر جا انتظام اچھا جو تھا
 اسلئے مردم شماری ملک کی
 پھر کیا یہ عاقلہ نے انتظام
 کل رعایا کی ولادت اور وفات
 تادم مردم شماری کا حساب
 اور صحت غیر صحت بھی تمام

شمار خانہ

نقشہ فوٹی و پیدایش کیا

عاقلہ نے جو طلب اک سال کا

ناوہ کیمین
 ہنسب قور
 با صد خوشی
 راہ شان
 نگلی جانگی
 انھیں
 مہم تبین
 تمام
 بسکے
 رنے لگی
 بے نظیر
 جدا
 ت ہوئی
 تمام
 لے انتہا

تو ہوا اُس سے یہی اُس پر بیان
غور کی ہر چہ بھی امکان میں
تب جماعت افسر و نکی بعد ازان
تا زیادہ فوتیوں کا وہ سبب
الغرض وہ سب جماعت ناکھان
ملک کے ہر شہر و قصبے میں سفر
بات جو سبجا عجائب دیکھتی
یوہین ہر جا صرت کر کے کوششیں
تو کچھ عرصے بعد واپس آنکے
ہر جگہ پھر کر جو تحقیقات کی
لوگ باشند و نہیں سو اس ملک کے
انہیں یا تو علم سے ہیں نصیب
باقی جو کچھ ہیں سو نو آموز ہیں
جو کہ ہیں حاذق طبیب با کمال
پر جو بعضے بعضے جا پر ہیں بھی کچھ
اپنی نادانی سے یا مجبوری سے
سب علاج اپنے مریضوں کو عوام

ہیں ولادت سے زیادہ فوتیان
وجہ کچھ آئی نہ اُسکے وہاں میں
بہر تحقیقات کی اسنے روان
عقل سے ہر جا کرے معلوم سب
عاقلہ سے ہو کے خست شادان
روز و شب کرنے لگی با کرفر
کر کے تحقیق اُسکو وہ لکھیتی تھی
کر چکی جب گشت ساری ملک میں
عاقلہ سے حال یوں سا کہے
تو سبب ظاہر ہوا ہم پیری
پیشہ طب کر رہی ہیں جو نے
یا وہ جان لینے کے میں آہر طبیب
پر مریضوں کو وہ سب دلسوز ہیں
اولاً تو کم ہیں عفت کی مثال
تو توجہ لوگوں کی کم دیکھی کچھ
یا طبیوں کی سوا مغروری سے
نیم حکیمو نے کراتے ہیں مدام

جس
پس ا
عاقلہ
ملک
قاعد
امتحان
بعد
عمر کی
بھیجا
سب
پھر
جسم
تولیا
ماسوا
جس
الغرض
پھیلا

ادوہ فوتیان
سیان میں
نئے روان
علوم سب
ت شانوں
گروں
ہلیتی تھی
ملک میں
سارے کے
پیری
ونے
اوہ طیب
لسونین
شال
کچھ
ہی سے
میں مدام

جس سے پیدا یہ نتیجے ہوتی ہیں
پس اسی باعث سواوی عالی صفات
عاقلہ نے وجہ یہ سچ حبانکر
ملک کی خاطر اقبابوشیار
قاعدے کے ساتھ دیکر اشتہار
امتحان لیکر سبھوں کا واقعی
بعد اسکے اک نگاہ مہرین
عمرگی سے پامدار و خوشنما
بھجکر پھر اون طبیبوں کو تمام
سب دوائیں رہتی کا بھی سلسلہ
پھر پلے تسلیم طب کا لچ بڑا
جہین لڑکے پڑھکے اعلم بحیاب
تولیاقت پر بحسب حوصلہ
ماسواطب کا مدرسہ دوسرا
جس میں وہ تسلیم پا کر بالیقین
الغرض اس انتظام نیک کا
پھیلی ساری ملک میں بے انتہا

پیشتر بیمار جانین کھوتے ہیں
ملک میں میں فوتیان کشر نگہات
انتظام اسکا گیا یوں جلد تر
حاذق و ذمی تجربہ عالی وقار
غیر ملکوں سے بلائی بے شمار
رکھا نوکر کر کے تنخواہ میں بڑی
جا بجا ہر قصبہ و ہر شہر میں
ملک میں نبواے کچھہ و ارشفا
ان شفاخانوں میں رکھا ہر مقام
کر دیا معقول اسنے ہر جگہ
اسنے شہر طوس میں قائم کیا
امتحان میں ہوتے تھے جب کامیاب
ان شفاخانوں میں پاتے تھے جگہ
عورتوں کے واسطے بھی کویا
عام نسوان کی معالج ہوتی تھیں
چند روز و نہیں نتیجہ یہ ہوا
تندرستی اور صحت جا بجا

جسکے باعث سے رعایا ملک کی	عافیت سے سب بسر کرنے لگی
اور کاموں کا بھی انکے ماسوا	انتظام اچھی طرح اُس نے کیا
دہوم ساری مملکت میں چل گئی	ہر جگہ اُسکی ثنا ہونے لگی

اختتام و نتیجہ مشنوی ہذا

صانع بخت کے علم پاک میں	جب یہ گزرا ہم بشر پیدا کریں
پس بقدرت خلق آدم کو کیا	اور شرف ساری خلائق پر دیا
اس بزرگی کے عطیہ کا سبب	یوں کتابوں میں رقم ہی عجیب
نزد حق سے خدمت آدم میں آ	عرض حب میل امین نے یہ کیا
آپ کی خاطر صفائی کبیا	تین تحفے میں یہ عقل و دین جیا
آپ کو ہو گزرتا لئے حصول	ایک تحفہ کیسے انہیں سی قبول
سنکے آدم نے یہ قول سوندا	عقل کو ان میں سے فرمایا پسند
مڑ کے تب روح الایم نے یہ کہا	جاؤ واپس تم اب اسی دین چیا
قدرت خالق سے دونوں نے کتاب	یوں دیا روح الایم کو بس جواب
کیسے واپس جائیں ہم دونوں بھلا	کیونکہ تابع عقل کے ہیں ہم سدا
پس شرف آدم کو حق نے یوں دیا	جیکہ عمرہ عقل سی شری کی عطا
حسب ورثہ سب بنی آدم پہ بھی	عقل آدم کا اثر ہے واقعی

اپنے
تاکہ
یہ بھی
یا نظر
سب
جب
اور
لیکن
عقل
دوسرا
دین
جسمیر
نفع و
فضل
پر ہوا
ع
علم

عقل سی شے اسلئے دمی فضل سے
 بخشنے والا بھی ہو اس کا کوئی
 دونوں عالم میں ہیں موجودات جو
 چیزیں انکو نہیں سماتی ہیں جو عام
 کوئی خالق ان سمجھو گا ہی ضرور
 توصفات حق کے قائل ہونگے
 واحد و یکتا بھی اسکو جانینگے
 مستقیم ایک اور فاسد دوسری
 ہوتے ہیں دنیا میں سب شر و فساد
 اسکو سب عالم میں کہتے ہیں سلیم
 اور یہاں بھی اس میں پائی جاتی ہو
 ہوتا ہی ہر امر میں بھی کامیاب
 دین بھی حاصل ہو اسکی بائیسے
 ہو قسم حق کی بڑا وہ خوش نصیب
 یہ نہ ہو تو عقل بھی ہو گا دلی
 عقل ہے زردار لوہی کی مثال
 علم کر دیتا ہو اکمل عقل کو

اپنے بندوں کو خدا ہی پاک نے
 تاکہ اس سے اونپہ ہو لے منجلی
 یہ بھی اسکی وجہ سے معلوم ہو
 یا نظر کرنے سے باغور تمام
 سب میں مصنوعی و فانی پر قصور
 جب یہ ادراک انکو حاصل ہوینگے
 اسکی ذات سرمدی پہچانینگے
 لیکن اب دو قسم میں اس عقل کی
 عقل فاسد ہی کے باعث پر عناد
 دوسری ہو ایک جو عقل مستقیم
 دین حق کی راہ وہ دکھلاتی ہو
 جسمیں ہو کرتا ہو وہ کارِ ثواب
 نفع دنیا کا ہے اسکی ذات کے
 فضل حق سے پامی جو یہ شر عجیب
 پر ہو اسکے ساتھ لازم علم بھی
 علم کا حاصل نہ ہو مگر کمال
 علم سے ہوتی ہو صیقل عقل کو

کر کرنے لگی
 سنے کیا
 نے لگی

پیدا کریں
 ملاتق پر دیا
 ہو عجیب
 نے یہ کیا
 راہ دین جیا
 نہ قبول
 فرمایا پسند
 دین جیا
 پس جواب
 میں ہم سدا
 عطا
 ہے واقعی

علم ہے بیشک مثال آفتاب
یہ نہ ہو تو ہر جگہ تاریکی ہے
علم ہی بارانِ رحمت بالیقین
گر نہ ہو بارانِ رحمت کا نزول
لازم و ملزوم دونوں چیزیں
علم سے بڑھ جاتی ہیں عقل سلیم
عقل سے انسان جو ہر دار ہے
واقعی علمی لیاقت ہی عجیب
جس سے ذہنی و دماغی قوتیں
علم کر دیتا ہے اُسکو بہر مند
کام ہو کتنا ہی دشوار و اہم
وہ ترقی بھی بحسن ظاہری
مرد ہو وہ یا زن پر وہ نشین
یہ نہ کرنا چاہئے ہر گز خیال
وہ بھی گزری علم ہی تو لا کلام
دیکھو عقل و علم سے با صد فرح
اختیار آئے کیا جو کام بھی

عقل اُسکی وجہ سے ہی فیضیاب
عقل تاریکی میں پڑ کر اندھی ہے
عقل ہی انسان کی مانند زمین
تو زمین سے کچھ نہ ہو ہی پھر حصول
سمجھیں اُسکو جو کہ باتیں زمین
یہ نہ ہو تو ہوں فساداتِ عظیم
پر نہ ہو گر علم تو بیکار ہے
جو ہر ذاتی کا کامل ہی سبب
پیدا ہوتی ہیں ہر اک انسان
حوصلہ ہو جاتا ہے اُسکا بلند
اُسکے آگے سہل ہی ہے رنج و غم
علم سے کر سکتا ہی ہر کام کی
دونوں اُس سے فیض پائیں بالیقین
کام کچھ عورت سے ہونا ہی محال
حسن سے کر سکتی ہی ہر ایک کام
عالم نے کی ترقی جس طرح
فضل حق سے ہو گیا انجام بھی

اگر
جس
اے
کیس
ہش
شون
لرکیو
آن
اے
بعد
اُسک
اُمیر
وہ
اُمیر
خو
اُمیر
ہر جگہ

اک تو تھی وہ صاحب عقل و دماغ
 جسے اُن دونوں میں کر دی اک جلا
 اُسکے بچپن پر ذرا کیجے نظر
 کیسی روز افزون ترقی اُس کی
 ہشت سالہ سن وہ اور وہ گفتگو
 شوق پڑھنے کا وہ ہونا آپ ہی
 لڑکیوں کو وہ سکھانی ساری فن
 اُن فنون سے پھر جس انتظام
 اُس سے وہ بنوانی مکتب کی مکان
 بعدہ مرنا وہ اُسکے باپ کا
 اُسکا پھر خود دوبرہنی سے تمام
 انہیں پھر دیکر ترقی وہ کمال
 وہ خیال نیک سے بہر خدا
 انہیں جہانوں کا ہونا وہ ورود
 خوف خالق سے وہ ازراہ سخا
 انہیں محتاجوں کی لینا پھر خبر
 ہر حکم موقوف بہ موقوفہ شہرین

علم کا اُس پر لا روشن چراغ
 نور پر نور اُس کو حاصل ہو گیا
 کیسی تھی وہ ابتدا سے باہر
 بات کی جو بھی تعجب خیز کی
 باپ سے اپنے زرا و جستجو
 والد مکتب کی پھر بنیا د بھی
 خانے داری کے بتائی وہ چلن
 آمد مکتب بڑھانا وہ تمام
 خرچ بھی کرنے اُسی سہل وان
 سب کا غم کہانا وہ حد سے ماسوا
 کا رخانوں کا وہ کرنا انتظام
 جمع کرنا مال و زر وہ لازوال
 اُسکا بنوانا مسافر خانوں کا
 دعوتیں کرنا وہ سب کی بانمود
 والد محتاج خانوں کی بنا
 بانساختہ است بین وہ مال و زر
 اُسکا وہ بنوانا پھر کچھ سجدین

ضیاء
 مدہی ہے
 تدرین
 حصول
 سیرین
 عظیم
 بار ہے
 سبب
 نسائین
 بلت
 پنج و غم
 کام کی
 ن بایقین
 و محال
 کلام
 طرح
 انجام بھی

انہیں پھر اُسکا برا سے فیض عام
 اُنکے باعث سے وہ باصدق و صفا
 شوق ہونا علم کا وہ خلق کو
 عاقلہ کا پھر وہ ملکوں ملکوں
 اُس سے پھر با آرزو اک شاہ کا
 شادی ہونا پھر وہ با صد احتشام
 و رطہ حیرت میں ہین ڈالے ہوئے
 تھی بلا کوئی کہ عورت ذات تھی
 پایا آخرین تو ایسا مرتبہ
 شاہ کی جانب سے با صد آب و تاب
 جس سے پھر وہ ہو گئی با اختیار
 فیض اُسکی ذات سے پھر یہ ہوا
 نام پایا اُسے عالم میں بڑا
 اُسے جو جو کچھ بھی تدبیرات کیں
 پائی تھی اُسے جو راہ مستقیم
 علم بھی اُس عقل سے حاصل کیا
 پس مرے ہم قوموں کی بھی یوں

عالموں کا کہنا با صد احترام
 چرچا پانا دین کا اسلام کا
 سیکھنا وہ سب کا با طرز نیکو
 پانا ان باتوں سے ہر جاشین
 آکے خود شادی کی کرنا اجسا
 جا کے وہاں کرنا وہ ملک انتظام
 عقل بھی ہر دنگ ان سب باتوں سے
 سطح کی عقل اُس میں تھی بھری
 تخت شاہی ہو گیا اُسکی جگہ
 شاہزادی کا ملا اُس کو خطاب
 سلطنت کرنے لگی با صد وقار
 نفع پہنچا خلق کو بے انتہا
 تھی وہ اسم با سمنی عاقلہ
 سب وہ عقل و علم کے باعث تھیں
 حق تعالیٰ بخشی تھی اُسے عقل سلیم
 نفع جسے دین و دنیا کا ملا
 عرض میری گوشت و لہے اب سنو

آپ
 یوں
 نفع
 اہل
 مش
 یا
 انکی
 ج
 بیو
 علم
 تا
 اہم
 دیر
 اس
 اب

آپ بھی اسکی طرح عامل بنیں
 یوں تو سب کچھ ہی بھرا دنیا میں ہی
 نفع اس سے دین و دنیا کے ملین
 اہل عالم بھی ہوں سارے فیضیاب
 مثنوی اب یہ پیشیر و آخرین
 یا اٹھی علم کا عارفان ہو
 انکی ساری عورتوں بچوں کو بھی
 جسکو حاصل کر کے وہ با صد خوشی
 بیوقوفی بد میسزی بھی تمام
 علم سے آئندہ حاصل ہوں انھیں
 تا وہ غیبی سے لیاقت کی سبب
 اہتمام خانہ داری بھی تمام
 دین کی باتوں سے بھی آگاہ ہوں
 اس دعا کے ختم پر اہل صفا
 اب میں آخرین ہوں اُنسے ملتی

لڑکیوں لڑکوں کو بھی تعلیم دین
 علم سے بہتر نہیں ہی کوئی شے
 اور اللہ و نبی بھی خوش رہیں
 ہوے قدر و منزلت بھی بحساب
 ختم کرتا ہے دعا پر بالیقین
 میرے اہل قوم و اہل ملک کو
 غبتیں ہوئیں حصول علم کی
 ہوئیں الزام جمالت کے بری
 دور ہوئے اُنسے اہل رب کرام
 ساری ذہنتی و دعا غنی قوتیں
 کام دنیا کے کریں انجام سب
 سب کریں اینا بحسن انتظام
 پھر نہ ہرگز وہ کبھی گمراہ ہوں
 سب کے سب آئیں کہیں کے فاصلہ
 جو کوئی صاحب پڑہیں یہ مثنوی

وہ اس احقر کو بھی حق کی واسطے
 یاد فرمائیں دعا جزیر سے

احترام
 ملام کا
 رنکو
 اشترین
 لہجہ
 نام
 باتوں سے
 سبھی
 کی جگہ
 طاب
 ردقار
 انتہا
 عاقلہ
 سب سے
 تھیں
 سلیم
 کا ملا
 بنو

قطعه تاریخ سال طبع حمیری در صنعت تمثیه
 از نتیجه طبع همیشه سال شاعر نازک خیال
 جناب سید محمد اختر صاحب اختر گینوی
 تلید حضرت داغ دهلوی

کنون مشفق من مبشر حسین
 چو از جوش طبع بلیغ و فصیح
 چگونه کنم وصف اوزربان
 بچشم من طبع از روی هوش

که در شاعری او ندارد نظم
 بگفته یکے مثنوی و پذیر
 غرض شائق اوست برنا و پیر
 عجب دلقرا مثنوی بشیر

۲۰ ۱۳

قطعه تاریخ سال طبع عیسوی در صنعت
 تجربه از نتیجه طبع رسا شاعر بے همتا

جناب

فکر

قطع کرد

قطعه

رنگ

هوئی فکر

کما باقی

چھپنے کو

دل نے کہ

قطعه

جناب سید غادر حسین صبا افسر نوی تلمیذ حضرت

فکر ت تاریخ شد افسر	دیدہ ام امروز چون نظم بشیر
قطع کردہ فرق پاسد گفت ایم	مثنوی بے عدیل و شطیر

قطعه تاریخ سال طبع عیسوی از نتیجہ طبع شتوح
رنگ شاعر خوش آہنگ جناب حکیم سید

محمد کریم صاحب آخر مکتوبی

ہوئی فکر تاریخ محکم کبھی آہستہ	چھپی مثنوی بشیر کو جب
کہا ہاتھ غیب نے تو بھی لکھ سکے	اتالیق عورایت ہی مثنوی سب

دیگر یہ صنعت تحریر

چھپنے کو بعد مثنوی اختصار کیچھی جب	سمبت میں فکر محکم کبھی تاریخ کی ہوئی
دل نے کہا کہ کاش کے اعداد کا فرق لکھ	کیا خوب مثنوی ہی بیشتر حسین کی

قطعه تاریخ سال طبع سمبت از فرزند علی

متمم
ال
وی

و نظم
پذیر
زنا و پیر
بشیر

تا
مست

الحکم لکھنوی کاتب ثنوی ہذا تلمیذ جناب
مولوی سید قاسم علی صاحب ثنوی صاحب خانہ

تیار چھکے جب ہی الحکم لکھنوی آئی نہا غیب کہ حسبِ واج و ہر	سمت میں سال طبع کی لکھنے کی فکر کی یہ خوب ثنوی ہے عورت ہو گئی
--	--

قطعہ تاریخ سال تصنیف ہجری از بشیر مصنف
مثنوی ہذا

بفضلِ راجہ ختم کی ثنوی جب کہا تلمیذ غیب نے مثنوی یہ	تجسس سے سال تصنیف کاتب ادیب و اتالیق عورت ہی سب
--	--

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از منتحی طبع میر
شاعر بے نظیر جناب مولوی سید
محمد اجتبی عرف میر بدھن صاحب حیرت خان لکھنوی

زہوشنوی و خوشاشاعری شد	بدش زبان منم بہت قاصر
پے سال طبعش رقم کن محدث	مداود ہالت عجب نظم نامور

قطعہ تاریخ سال تصنیف عیسوی از نتیجہ طبع
عالمی خیال شاعر با کمال جناب حکیم
نظام الدین صاحب حکیم دریں اول تحصیل اسکول لکھنؤ

چہ خوش فسانہ بشیر لکھنوی نوشت	کہ ہم فسانہ و پند زبان بہت دران
حکیم گرتوسن طبع اوزمن پری	ریاض فیض بگو گر چہ یک کست دران

قطعہ تاریخ سال فصلی از نتیجہ طبع و ان شاعر
خوش بیان جناب میر ریاض الحسن صاحب
ریاض نگینوی ملازم نہر تغذیہ پری

مثنوی ایسی لکھی ہو یہ بشیر	فصل حق سے ہوگی جو قبول عالم
سال فصلی کے لئے تو بھی ریاض	لکھتے تھیں اس کا نام

باب
ایمان

نئے کی فکر کی
ورات ہوئی

صفت

کاتب
سب

مع میر

سید

نحوان

قطعه تاریخ سال تصنیف سمیت از نتیجہ طبع نیک
منزل شاعر خوشدل جناب میر واجد علی صاحب

زائر گسینوی

کیا کروں وصفِ مثنوی زائر	عورتوں کے لئے یہ شری ہو عجیب
نہیں جیا اگر کہیں اسکو	بحر ذخا عسلم مدن و ادب

قطعه تاریخ سال طبع عیسوی از نتیجہ طبع رنگین
شاعر کلام شیرین جناب حکیم سید محمد بنی صاحب
سمن محرر خود شیل ازیری مجسمہ طائرانِ بگیت

تصنیف عاقلہ کی جو یہ مثنوی ہوئی	شاعر نے اس میں افعی محنت ہو جب کی
جو ستا ہی کلام کو کرتا ہو وہ پسند	قصہ ہو خور و کاگر عشق سے بری
ہر شعر سے نکلتی ہیں پند و نصیحتیں	عاقل ہے جو کہ سمجھے کچھ اس میں دل لگی
یہ عورتوں کے واسطے از حد مفید ہی	ہر طرزِ فائدہ داری ہو گلِ مثنوی بھری

جو عورتیں

ناکارہ

ورنہ تما

سال

تاریخ کا

قطعه

طائر

مثنوی

قصہ

ن

لکھ

قطعه

مست

جو خورین جهان کی سلیقہ شعاریں ناکارہ بد تمیز جو ہیں اس یانہیں وزنہ تمام سہرہ خانہ خراب ہیں سال طبع کی فکر میں تھامیں گنا گہاں تاریخ لکھ سمن سپر اعدا کو کاٹ کر	انکے لئے بھی فائدہ بخشیگی مثنوی اسپہ عمل کر نیگی تو ہر آنکی بہتری کیا فائدہ گدہ پر کو جو دی تو نیکی دلی فوراً صدایہ ہاتھ غیبی نے مجھ کو دی بے مثل مثنوی سے بیشتر حسین کی
--	--

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع گہر بار شاعر
طراز جناب سید عظمت علی صاحب عروج نلیونی

مثنوی سے عجب یہ رشک چمن قعدہ عاتق میں حسن کے ساتھ نکر تاریخ کی تو ہاتھ نے لکھ کر تو بھی بروی وچہد سرج	جس میں تازہ کھلا ہوا اک گلشن لکھتے ہیں طور نظم و طرز حلین کہا اس درجہ کیوں ہی رنج و محن کیا ہی اچھا پیشہ کرانے سخن
--	---

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع عالی شاعر
مستند ملک سخنوری لکری جناب مرزا قطب الدین صاحب

یاد
سب

یہ عجب
وادب

مین
باب

روح کی
سے بری
نہ لگی
بھری

عشقی مراد آبادی پیشتر از عرف و سرشت داری
جی و سابق و پار تمسل سبب رجبتر از نگینہ صنلع مجنوب

بعد حمد خالق ارض و سما آل اطلسار نبی پر ہو سلام عرض ہے اہل سخن سے یہ مری آپ نے دیکھی ہو تصنیف تبشیر خانہ داری کے نصایح سرسبز ہونہ کیونکر اسپہ دانا و نکاحا و پند بھی ہر اک ہی از حد سونہ ہی یہ اک گنجینہ عقل و حکم طبع جسد م ہو گئی یہ مثنوی مثنوی کا نام عشقی بر ملا	نیز نعت خواجہ بہر و سرا بین جو متبول خدا بارہ امام عاقبہ کے حال کی جو مثنوی ہو یہ بیشک بے نظیر و دلپذیر نظم میں میں کیسے جون سلک گہر شاعری سے اس میں پندیں میں یاد طرز وہ جو عاقلون کو ہو پسند جو لکھو تعریف اسکی ہے وہ کم فکر مجکو بھی ہوئی تاریخ کی مجھ سے ہاتھ نے فروغ دل کیا
--	---

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع مدیطہ شاعر
خوش تقریر جناب مجتہد الدین احمد صاحب عشق دہلوی

شہرہ

تاریخ

قطعہ

طبع

کلام

خوشا

ز تقریر

ز حسن

چو سعی

چندین

چو دید

بگوش

شهره ہی آسمان پہ کلامِ بشیر کا تاریخ طبع کیلئے امی قیش یون کہو	وہ رشک مہر و ماہ ہونی ہی پیشوی کیا خوب واہ واہ ہونی ہی پیشوی
---	---

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری و صحت تعمیر از نتیجہ
طبع فصاحت و بلاغت نظام شاعر شیرین
کلام جناب سید حکیم فرزند علی صاحب ناظم
نگینوی تلید حضرت داغ دہلوی

خوشا نسیم گلستان حسن طبع بشیر ز نقش بندی نقاش خاموش خوش ز حسن نظم سر نظام عاقلہ بین پوسعی عقل ہمایون حسن تدبیرش چنین گلے ز شگفتہ بوستان خیال چو دید خاطر ناظم بکرتا بخش بگوش جان ز سر دل سرش گفت بگو	کز شگفتہ چہ گلہا ی معنی خوشترنگ نگار خانہ چین نقش مانی وارترنگ بفضل و قہم و فراست خودہ صدترنگ نمودہ شمع شبستان زینت اورنگ بین زراکت و خوبی باین شامل و رنگ حزین و مضطرب خستہ و شکستہ و تنگ صحیفہ نہر و علم و دانش و فرسنگ
--	---

یاری
لعجبو

وسر
رہ امام
پشتوی

ولید
سلک گہر

بن بین یاد
لو ہو پسند

ہے وہ کم
تاریخ کی
غزل کیا

شاعر
پیش رو

دیگر

چو کباب فکرِ موزن بچنین طرازِ میمون پے سالِ نیک سادانِ لاناظمِ نشان	مٹے شگفتہ مضمون بہ بہارِ دستخورد گہے بقیار و جیران گہوختہ بود و مضطر
کہ بہ باغِ عقلِ عناشد مرغِ ہوش گویا	پریاضِ طبع دانا گلِ نودیدہ سنگر ۱۴

قطعہ تاریخ سالِ طبع عیسوی از نتیجہ طبع پرستانی
شاء الاثانی جناب سید وزیرِ ناظم صاحبِ ناظم
رئیس نگینہ ضلع بخورہ

ہمارے دوست کیا خوب مثنوی لکھی	کسی نے لکھی نہیں ایسی مثنوی اتنی
نہیں ہیں اسکے مضامین مٹربِ اخلاق	سطحِ العہ و جمالت ہو یک قلم منفک
یہ لکھی مثنوی تاریخِ طبع ناظم نے	کہ بابِ حکمت شعرِ کثیر ہو بیشک ۱۹

قطعہ تاریخ سالِ طبع ہجری از نتیجہ طبع خردمند
شاعرِ دلپسند جناب میرِ شاق حسین صامشاق

تکینوی شاگرد مصنف مثنوی ص ۱

کیا شنوی ہوئی یہ کاشانہ عروس	ہر شخص اسکی کرتا ہی تعریف اور ثنا
مشتاق اسکی کیا کرتو صیف بر محل	ہر عورتونکے واسطے یہ مثنوی وا
تھی فکر سال طبع جو آئی نہ اویغیب	خوش عید عقل اسکو کہیں گرتو ہر بجا

تقریب بنیطیر پر تاثیر قابل پسند جمع نفوس
نسبت مثنوی کاشانہ عروس خجواب
مولوی شیخ علی محمد صاحب سہارنوی
مدرس اول مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد گروہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی تصنیف خواہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی ہو لیکن یہ امر قریباً غیر ممکن ہے کہ اسکی خوبیاں عام طبائع کی ضیافت کے لئے کافی ہو سکیں۔ لہذا انہم وہ غیر الوجود چیز جو نوع انسان کے حق میں فی الواقع مفید ہو بلاشبہ مرغوب مقبول عام ہوتی ہے۔ اردو زبان میں اکثر بزرگوں نے مختلف مقاصد کو مد نظر رکھ کر

اپنی شا

سمیٹ

معروف

ضرورت

کالے

دلایا۔

دن کو

ہے۔

خواندہ

کی ضرورت

دلکریہ

ترقی د

اور قابل

استقامت

جملہ عیور

اوقات

اسلوب

اپنی شاعرانہ قابلیت کو جوہر کہا ہے اور اپنی مقاصد میں کامیابی حاصل کر کے تحسین و تخریر کے جوہر اُترا
 سمیٹے۔ لیکن یہ مقصد جسکو ہمارے محمد و مکرم مولانا خواجہ بہشت حسین جیسے نے کتاب ریاض فیض
 معروف بہ شبنوی کا شانہ عروس کی تصنیف سے مکمل فرمایا ہے۔ حقیقت ایک اچھوتا اور بہا ہی
 ضروری مقصد تھا۔ مجھ کو جب اول اول اس شبنوی کی طرٹ توجہ دلائی گئی تو قوت و اہمہ نے
 کالے کالے دیو کی ہدایت تک صورتوں اور راجہ اندر کے ارباب نشاط کی فسون سازوں کا خوف
 دلایا۔ لیکن جب کتاب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک مرقع ہے جس میں تہذیب و اخلاق اور تہذیب و تمدن اور سیاحت
 ملک کی نہایت پاکیزہ اور دلنشین تصویریں جلوہ افروز ہیں جسکی سادگی اور صفائی زبان حال یہ کہ یہ
 ہے ہاتھوں نے نہ مرنے کے اک سحر کیا ہے۔ یا نور کے سانچے میں انہیں ڈھال دیا ہے۔ نوت
 خواندگی علت غائی پر ایک خود رسالہ لڑکی عاقلہ کا اپنی باپ سے مقبول مناظرہ کرنا۔ اور اس فن
 کی ضرورت اور منفعت سے متنبہ ہو کر اسکی تحصیل و تکمیل پر خود بھی آمادہ ہونا اور اپنی دوسری مجلسوں کو غنیمت
 دلا کر دنیا و ایک زمانہ درس گاہ کی ڈالنا۔ اور اپنی روز افزون کوششوں سے ترقی میں مدد کو خاطر خواہ
 ترقی دیکر ہم نہ ہر صنعت و حرفت کے نہایت مقبول سامان مہیا کرنا۔ اور اسطور پر اپنی تمام عمر دولت
 اور قابلیت کو رفہ عام کاموں میں صرف کر کے سعادت ابرین چھل کرنا۔ عاقلہ کا ہوش نہ بھالتے ہی
 استقامت خانہ داری کو شہوہ اپنی والدین کے اپنی ہاتھ میں لینا۔ اور اپنی منفرسانہ توجہ سے افراط و تفریط کی
 جملہ عیوب و نقائص کو رفع کر کے اپنی گھر کو رشکِ فردوس بریں بنانا۔ ملازمین کا غل و نصب اُنکے و انصاف
 اوقات کی تقسیم۔ یا محتاج کی ہمسائی اور مواقع مناسب پر ہر چیز کا تہیہ اور اسی قسم کی جملہ امور ایسی خوبی و خوش
 اسلوبی کیساتھ معرض بیان میں آئیں کہ جن پر نظر کر کے اس شبنوی کو ضامن تہذیب و تمدن کہنا کچھ مبالغہ

ن

اور شنا

وئی وا

نویں بج

س

اب

ی

لکھ

لکھ

لکھ

لکھ

لکھ

لکھ

لکھ

نہیں ہے۔ عاقلہ نے مذکور بالا قابلیتیں اپنے باپ کی زندگی ہی میں حاصل کر لی تھیں لیکن جب اسکا
 مہربان باپ جو ایک بہت نامور سوداگر تھا اس جہان فانی سے علت کر گیا تو عاقلہ نے اپنی خوش تدبیر و علو
 ہمت سے کاروبار تجارت کو نہایت کامیابی کیساتھ انجام دیا حتیٰ کہ اسکی ولت میں ذرائع ترقی ہوئی اور حقد
 دولت بڑھتی گئی اسی قدر فائدہ خلاق کی مہمت میں اسکا پائنتاب آگے بڑھا گیا۔ انجام کار اسکی ناموسی نے
 اسکی دودوش کے بھڑش ہو کر چارہ انگ عالم کو مستخر کر لیا۔ تمام دور و نزدیک والیاں ملک اسکی کاروائیوں کو
 نہایت تعظیم و عظمت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ تاکہ ایک ترک شاہزادہ جو اخلاق انات سے مستقر ہو چکے
 تاکہ از رہنا پسند کرتا تھا۔ اسکو شادیک پیغام دیا۔ اور خوبی قسمت کے اس مقصد میں کامیاب ہوا۔ اب تو عاقلہ کو نظر
 مالوفینی ملک شیرجوڑ کر بخارا کو جا پڑا عاقلہ کی شادی کی مبارک تقریب کے وقت اگرچہ اسکا باپ زندہ نہ تھا۔
 لیکن اسکی کراست نفس سکتا تر ہو کر خوش ہنشاہ دہلی نے بحال جاہ و جلال اسکے والد مرحوم کی دیوثی کا
 رنج بام کیا وقت بخت ایک بہت بڑا جلسہ خواہن شہر کا منعقد ہوا جس میں نہایت سوز و گداز کیا تھا
 عاقلہ کے محاسن سلوک و مکارم اخلاق کا جو اسکی ذات باریکات سے پہلے وطن کے حق میں طور پذیر ہوئے
 تھے شکر ادا کیا گیا۔ اور عام حاضرین اپنی خاص غیرو کی طرح گلے مل کر باجشم اشکبار اسکو انوار
 کہی۔ اور عاقلہ ایشا مانہ جلوں کے ساتھ یکے سے رخصت ہو کر پانہ تخت ترکستان میں رونق افروز ہوئی۔
 وہاں پنچک بھی عاقلہ نے اپنی مجھنوں کو جہالت و غفلت کی نحوست میں مبتلا پایا۔ شاہی خاندان نہ خیر
 امر و ذرا کی پیدیاں اسکے ملنے کو آئیں۔ لیکن انہیں سے ایک کو بھی سچلے بالفضائل و متعلی بالزرائل نہ
 پایا بہر حال جب طور پر عاقلہ نے ان جملہ خدات عصمت کو حسن اخلاق و مروت تعلیم کی تلقین کی ہر وہ
 دیکھنے اور نصیحت پاتے کے قابل ہے۔

ان امور کو علاوہ عاقلہ نے بہت ضروری اعتبارات بھی شانہ زودہ سے حاصل کئے امور مملکت کو انجام
 دہی میں بھی ایک معقول حصہ لیا۔ شانہ زودہ کو فلاح کی معقول اصلاح کی اور اسکے لئے ایک دستور العمل مرتب کیا
 جس کے بموجب شانہ زودہ برابر عمل کرتا اور کثرت اپنے واکفی منصبی کی تکمیل سے غافل نہ رہتا تھا ملک میں جابجا
 مدارس قائم ہوئے علم و ہنر و حرفت و تجارت کی ترقی کے اسباب مہیا کئے گئے۔ تاکہ تمام رعایا کی خوشحالی اور
 انتظامات کی عمدگی سے ملک ترکستان ایک چمنستان پر بہار ہو گیا۔ القصد یشنوی بالخصوص مستورات کے
 حق میں مفید معلومات کا ذخیرہ اور امور خانہ داری کی ترتیب انتظام کا نہایت دلپذیر نمونہ ہے۔ عبارت فصاحت
 طرز بیان بے تکلف و دلنشیں آئید کجائی ہے کہ وہ مستورات جو اسکو پڑھیں یا سیکھیں انکو تحصیل علم و کتب
 فضائل اور برستی انتظام خانہ داری کی طرف ضرورت ہوگی اور قابل مصنف کو اپنی محنت و جان نثاری
 کی اہل ملک کی طرف سے ضرور داد و ملیگی واللہ الموفق و مواعداً

تقریر لفظ پذیر خوش تقریر نوید یانوس مشنوی
 کا شانہ عروس یہ پیرائی اشتہار تمنیت آثار
 از جناب حکیم فرزند علی صاحب متخلص بنیاطم رئیس
 نیکین صنایع بحسب تملیک حضرت دانع دہلوی

کا
 و
 نہ
 یوں
 پڑھنے
 و
 نما
 کا
 تا
 پڑھنے
 ر
 ی
 جمیع
 عل
 زودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

شتاقان دیدارِ مہوشانِ عباراتِ نگینِ خروزمین و دلِ باخنگانِ حسنِ لہریہِ چینانِ
مضامینِ تلمیذِ تہذیبِ اخلاقِ آئینِ کوشردہ ہو کہ یہ مجبوتہ ہوش افزائے دانش ہندی
و مطلوبہ دلِ باکسترت و خرسندی جو ایک مدتِ مکنِ خمولِ خیالِ سینِ متوازی و منسرومی تھے
اب اپنی خوش مجال کے نظارہ اور دیدارِ فائضِ الانوار کے مشاہدہ سے بعد صدق و صفا
اپکے دید و دلِ چشمِ ظاہرین کو پُر ضیا و منور فرمایا گی اور سینہ بیکینہ طالیانِ خوشید خان
معانی کو روشِ تجلی خانہ طورِ نیاسگی۔ واقعی یہ کتاب الجواب و نامہ باصواب نسخہ نمایاب
سرِ پایا انتخاب کارِ اکاہی کا عجیب و غریب ستورِ العمل ہے۔ تہذیبِ اخلاق و تدابیرِ مہنازیں سیا
مدن کے آئینِ مراسم و قوانین و قواعد کچھ اس حسنِ خوبیِ انتظام سے منضبط و مرتب کئے گئے ہیں
کہ جو ذہنِ ساقیِ کامل سائی و فکرِ زیبا کی خوش تلاشی و طبعِ عاقلہ کی جودت پر شاہدِ شوقِ بدلِ بین
حسنِ بیانِ لطفِ زبانِ متانتِ کلامِ فصاحتِ حصولِ مرامِ بنوونی سخنِ ہوزوں۔ نگینِ مضمون
سلاستِ عبارت و مناسبِ رعایتِ الفاظ و سنجیدگیِ معانی اپنی اپنی موقعہ و محل پر بہت ہیں اس
خوبی سے جلوہ گرین کہ بیاختہ دلِ ناظرین و جانِ سامعین نذر و ثار ہو جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو
اس مجموعہ دانش و خرد کے مجمعِ مکامِ اخلاقِ منبعِ محاسنِ اشفاقِ فخرِ عقل و کیا ست سعدنِ فہم
فراستِ نکتہ دانِ موزنِ سخن کا شرفِ اسرارِ تجردی واقفِ غموضِ علم و فن مہرِ بہرہ روری۔
ماہِ منہرِ سخنوی نقشِ طرازِ عروسانِ بلاغتِ چہرہ پروازِ مہرِ دیانِ فصاحتِ بندہِ خلاقِ نمن

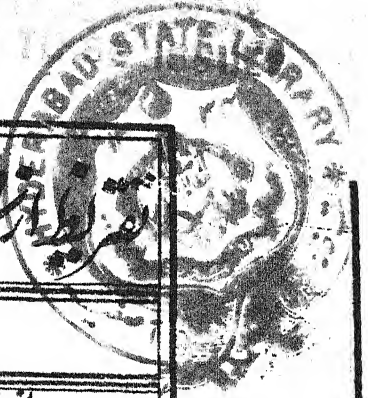
عبدغفور النورانی شوقِ نجاتِ جہ سے سادہ و سادہ ایزدی خوشنویس ازلی حجتہ اختر والا نظر نیک محضر
ہمایون منظر ہدایت آب سعادت نصاب سیددارین خواجہ ہشتہر حسین جہاں تخلص بشیر
نگینوی میں بشنوی سبوق الذکر درس و تدریس و تعلیم و تعلیم ثناء و ذکر کے لئے نہایت
سفید عام و کارگر تمام ہے۔ اور سموم جانگزا کے جہالت و نادانی و ہلاہل جگر گداز کج
سرشتی و ستم قاتل دل خراش جہل مرکب و بیط کے حق میں کہ طینت نسوان قص العقل و
فطرت مردمانِ ناعاقبت اندیش میں محروم و فطری ہوتا ہی و انامی و راستی کا چہرہ حیات اور
صدق انجام مبنی کا زود اثر تریاقِ اکبر ہے۔ انجی یہ شاید رعنا و نگار زیبا سرور و نغمہ تجسین
ولا تکت داد و آفرین اوصافِ شاعرانہ شاعرانِ نازک خیال سو قطعاً متعجب ہے۔ بصدق۔

ز وصفِ ناتمام باجمال یا استغنیست

باب رنگِ خال و خطِ حاجت و کی زیبارا

شایستگی زبان اور شرفِ کار و روزِ مصنف کتابِ ہذا کا حق و حصہ ہی۔ زیادہ عرض کی ضرورت
نہیں عیانِ راہِ بیان شائقینِ نامدار و ماجرانِ باوقار و خریدارانِ روزگار و طالبانِ خوش اطوار
اس دولتِ غیر متبرقہ کے لینے کے لئے سعی و یمن۔ اور حظ وافر و نفع کثیر اٹھائیں مگر بیان
بعد ملاحظہ ۵

انصاف کے خواہان میں ہمیں طالبِ زہم تحسین سخنِ فہم ہی مومن مسئلہ اپنا
بر رسولانِ بلاغ باشد و بس +



نظم زند علی انجم لکنوی کا تہنوی ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس چمپان یہ مثنوی از اول تا آخر خوب غور سے دیکھی۔ عورتوں کے لئے
 از حد مفید و کار آمد ہے۔ نظم نہایت پاکیزہ شستہ روز مرہ و انتہا صاف
 ستہ و حسن و عشق کے جھگڑوں اور سچ و صال کی محرب اخلاق باتوں سے
 قطعاً متبرک ہے۔ میرے نزدیک سرسبز تہذیب اور قابل پسند مفید عوام کا
 کیسٹر حکا کوئی نقص نہیں پایا جاتا۔ یوں تو کون ایسا ہو کہ جب عیب نہ لگایا جاتا ہو
 باوجودیکہ خدا کی ذات بے عیب ہے مگر لوگ اُس پر بھی الزام اور عیب لگا دیتے ہیں پھر
 یہ تو ایک مثنوی کلامِ بشر سے ہو واقعی اگر عورات اسکو پڑھیں اور عمل کریں تو قلیل
 عرصہ میں قابلہ نجائیں اور اپنے شوہروں اور تمام عزیز و اقارب کی نظر و بین اپنی
 سلیقہ شعاری سے آسمانِ عزت پر چڑھ جائیں۔ اکبری امغری کا قصہ خوشترین ہے
 اکثر عورات کی نظر سے گزرا ہوگا۔ مگر یہ بھی با محاورہ نظم میں دلچسپ و کار آمد قصہ ہو گیا
 سبب و توجہ بہتر نہیں تو کتر بھی نہیں ہے۔ عاقلہ پہلے کیا تھی مگر عقل اور تدبیر
 کے باعث شانہ و کا خطاب حاصل کر کے آخرین سلطنت و ملک کی مالک
 بن گئی گو وہ زمانہ نہیں رہا مگر اب بھی عورتیں ایسی تدبیرات و قمار حاصل کر کے اپنی انہو
 شوہروں کی پیاری پیاری بیویاں بنکر سپرد و دین حاصل کر سکتی ہیں زیادہ طولِ فصول۔

یہ قصیدہ بھی مصنفہ
 کا تہذیبی قلم اعلیٰ
 ساتھ بہاریہ پیرایہ
 خواب میں ایک
 تمام واقعات روز
 پھر صبح جناب
 نہایت سچے سچے
 علی الخصوص یہ
 دوزاری ہر معصوم
 خاص عایت کچھ

اسکو کون نہیں جانتا
 کارکردہ مقامات کی
 دیکھنے کا شوق مند
 واپس آ گئے۔ وہ
 تصویر و نگہ چوڑا
 مانیاں و غیرہ کندہ
 ایک کی نہایت عمدہ
 کہانی کا کام اعلیٰ
 پائے میں حصہ ہوا
 نذر گذرانی بھی دیکھ
 ہم نہایت دانت و
 قیمت واپس کر دیا گیا

کتاب اعلان

Checked
1987

Q31331 39 01 10N

چونکہ اس کتاب کا حق تصنیف محفوظ ہے اور بموجب ایکٹ نمبر ۲۵۱۳۶ء
مرتمہ ایکٹ نمبر ۸۹ء جسٹری کرائی گئی ہے لہذا جملہ صاحبان مطابع
و تاجران کتب و دیگر شائقین میں سے کوئی صاحب بلا اجازت امت
اسکے کلاً یا جزاً چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرماوین ورنہ بعض نفع
نقصان اٹھائینگے البتہ جن حضرات کو جلدیں مطلوب ہوں گے ان
خواجہ احمد حسین صاحب موقوفہ بازار کلان نگینہ ضلع بجنور یا راقم سے
بار سال زرقیت پیشگی فی جلد مبلغ ایک سو بیسہ تین آنہ معہ حصول ڈاک
یا بذریعہ ویلوپے ایل ٹیک بیکٹ طلب فرمائیں فوراً ارسال خدمت کیجائیگی
چند جلدوں کے خریدار کو حصول ڈاک کمیشن مٹی آرڈر کی تحفیف ہوگی کم سے کم
دس جلد تک کے خریدار اور تاجران کتب کے ساتھ خاص قسم کی رعایت کیجائیگی
جس کتاب پر راقم کے دستخط و مہر نہ ہو وہ مال سررقہ ہی اسکی خریداری سے جناب
لازم ہو صبا کتاب بلامہری و دستخطی راقم کے پاس لائینگے وہ انعام کی مستحق ہونگے
الراحم

اتھرو جیہ شہیرن بشیر صفیہ فیروز عالم افروز و کتاب نگینہ ضلع بجنور